U1060 4-12-29.

Title – TAKREEMUL MOMINEEN

Creator – Saddique Hasan Khan.

Publisher – Matba Shahjahani (Bhopal)

Date – 1300 H

Pages – 137.

Subjects – Tazkira Sahaba; Tazkira Khulfa.

# تکریم المؤمنین بتقویم
# مناقب الخلفاء الراشدین

سنہ ۱۳ ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الملک القدیر الاحد والواحد الذی لعظمته خضع الر
الساجد واصلی واسلم علی رسوله وخیر خلقه محمد بیت
علی صاحبیه ابی بکر التقی النقی الزاهد وعلی عمر العادل فلا یراقب الو
والوالد وعلی عثمان المقتول ظلماً بکف الحاسد العاند وعلی علی البحر
والبطل المجاهد وعلی سائر آله واصحابه الاقارب منهم والاباعد
اما بعد یه رساله مشتمل ہی ذکر مناقب خلفاء اربعه راشدین و مهدیین رضی
عنهم اجمعین پر اس مین موعظت و ہدایت ہے متقین کو اور حلاوت
ہے مومنین کو یہ ائمہ دین حاملان شرع مبین اور مبلغ کتاب رب العالمین
اور ناقل سنت سید المرسلین ... ال نے انکو

اور انکی اقران و اماثل کو واسطے صحبت خاتم النبیین کے پسند کیا اور انکا ذکر
خیر کتب انبیاء سابقین مین فرمایا قال تعالی محمد رسول اللہ والذین آمنوا
معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ
ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم
فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب
الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ
واجرا عظیما یہ آیت شریف آخر سورۂ فتح سے خلفاء اربعہ کو مصداق اس آیت
کا ٹہیرایا ہے اسکے سوا عموما وخصوصا اور بہت آیات بینات فضل صحابہ
مین وارد ہین اور سنن مطہرہ مین مناقب عشرۂ مبشرہ وغیرہم کے آئے ہین
اس جگہہ اولا وبالذات خاص ذکر کرنا مناقب ہر چہار خلیفۂ راشد کا مقصود
ہے اور ثانیا وبالتبع خاتمہ رسالہ مین کسی قدر مناقب بقیہ عشرۂ مبشرہ کا بہی
ذکر آگیا ہے وباللہ التوفیق

## مقدمہ بیان مین مناقب صحابہ کی عموما

حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہے خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم ان بعدہ قوما یشہدون ولا یستشہدون الحدیث
متفق علیہ اس حدیث سی خیریت تین قرن کی ثابت ہی قرن صحابہ وقرن

تابعین و قرن تبع تابعین پہر خبر دی ہے کہ بعد ان قرون کی زمانہ شر کاہے
ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث رواہ النسائی اس حدیث
سی خیریت ہر سہ قرن مذکور کی متحقق ہوئی جابر رفعا کہتے ہین لا تمس النار
مسلما رآنی او رأی من رآنی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و
تابعین مغفور ہے انمین کوئی داخل نار نہو گا و لسند احمد بریدہ نے رفعا کہا ہے
ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا و نورا لہم یوم القیمۃ
رواہ الترمذی واستغربہ زمانہ خلافت راشدہ مین تفرق اصحاب کا اکثر
بلاد عجم مین ہوا اور اللہ تعالی نے اون کی وجہ سی امم کثیرہ کو ہدایت دی
جو صحابی جس سرزمین مین مرا ہے وہ اوس گروہ کا دن قیامت کے قائد و
نور ہوگا و لسند المنۃ عمر بن خطاب کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے مینی
اپنے رب سی اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجھکو وحی
کی کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ نجوم کے ہین آسمان مین بعض
اقوی ہین بعض سے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جس نے اخذ کے
کوئی شے جسپر کہ وہ ہین اختلاف سی وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہے پہر فرمایا
اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ رزین اس حدیث کے
صحت مین اگرچہ تکلم ہے لکن معنی اسکے صحیح ہین اور حدیث دلیل ہے فضل پہ

بعض صحابہ کی بغض دیگر ہے حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے لا تسبوا
اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم و لا
نصیفہ رواہ البخاری اصل صیغۂ نہی میں اصول التحریم ہے ابو موسیٰ اشعری
نے رفعا کہا ہے انا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتا اتی اصحابی ما یوعدون
و اصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم
یعنی میں امان ہوں واسطے اپنے اصحاب کے جب میں نہ ہونگا تو ان میں
فتن و حروب واقع ہونگی اور یہ امان ہیں واسطے میری امت کی جب
یہ نرہیں گی تو امت پر بدع و حوادث آئیں گی یعنی خیر نہ رہیگی شر آئیگا یہ
حدیث معجزہ ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا
تھا ویسا ہی ظہور میں آیا حدیث انس میں فرمایا ہے مثل اصحابی فی امتی
کالملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملح حسن نے کہا فقد ذھب ملحنا فکیف
نصلح رواہ فی شرح السنۃ یعنی اب ہم طعام بے نمک ہیں صلاح کی امید نہیں
ہے عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی
اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن
ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی و استغربہ معلوم
ہوا کہ حب صحابہ عین حب نبی اور بغض صحابہ عین بغض نبی ہے اور اذیت

صحابی اذیت رسول اور اذیت رسول اذیت خدا ہی اور اللہ اپنے
موذی کو پکڑیگا ؎

ھمو اصحابہ خیر الخلق ایدھم ... رب السماء بتوفیق وایثار
فحبھم واجب یشفی السقیم بہ ... ومن احبھم ینجو من النار

علی خواص رح نے کہا ہی لا یکفی فی محبۃ اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان نحبھم المحبۃ العادیۃ انما الواجب علینا انا لو کنا قطعنا
من جھۃ محبتنا لھم لا نرجع عن محبتھم کما لا نرجع عن ایماننا بالتعذیب
کما وقع لبلال وصہیب وعمار وکما وقع للامام احمد بن حنبل فی مسئلۃ
خلق القرآن فمن لا یحتمل فی حب الصحابۃ مثل ما احتمل ھؤلاء فمحبتہ مدخولۃ
ذکرہ الشعرانی فی المنن فتامل یا اخی فربما تکون محبتک مجازیۃ لا
حقیقیۃ لتجنی ثمرتھا یوم القیامۃ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے اذا
رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم رواہ الترمذی
یہ حدیث وعید شدید ہے حق میں رافضہ کے لعنت حقیقت میں اسی
سے طرف فاعل کی لیکن احتیاطاً فعل پر لعنت کی ہی نہ ذات پر ؎

من احسن الظن فی اللہ الکریم وفی ... رسولہ کان مکتوبا من الشرفا
ومن احب صحاب المصطفی فلہ ... جنات عدن یری فی ظلہا غرفا
ومن یکن باغضا فیھم فان لہ ... نار الجحیم فیضحی باکیا اسفا

فهم نجوم الهدی فی کل مظلمة      والله حسبی فیما قلته وکفی

حدیث عرباض بن ساریه مین بطور وصیت کے فرمایا ہے اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داود والترمذی وابن ماجة اس حدیث کو دلالت عظیم ہے فضیلت خلفاء اربعہ پر بالخصوص اور عامہ صحابہ کی بارہ مین یہ حدیث ابن مسعود رضی الله عنہ کافی ہے من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یؤمن علیه الفتنة اولئک اصحاب محمد صلی الله علیه واله وسلم کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسکوا من اخلاقهم وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم رواه رزین اب جو لوگ سیرت وصورت صحابہ پر ہین ظاهرا وباطنا اون کے حق مین حدیث ابو هریره مین یون فرمایا ہے ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رآنی باهله وماله رواه مسلم اور حدیث معاویه مین کہا ہی لا یزال من امتی امة قائمة بامر الله لا یضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک متفق علیہ

یہ ایک بشارت عظمی ہی حق مین متبعین سنت وتابعین صحابہ کی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعا کہتی ہین ان اعجب الخلق الی ایمانا القوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیہا کتاب یومنون بما فیہا رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ابوامامہ کا لفظ رفعا یہ ہی طوبی لمن رانی وطوبی سبع مرات لمن لم یرنی وامن بی رواہ احمد ابوعبیدہ بن الجراح نی کہا تہا ای رسول خدا کوئی ہم سی بہی بہتر ہے ہم مسلمان ہوئے ہم نی آپ کی ہمراہ جہاد کیا فرمایا ہان قوم یکونون من بعدکم یومنون بی ولم یرونی رواہ احمد والدارمی ورزین معاویہ بن قرہ اپنی باپ سی راوی ہین کہ حضرتؐ نی فرمایا لا یزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعۃ قال ابن المدینی ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح انس کا لفظ رفعا یہ ہی مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ رواہ الترمذی الله تعالی امت کو توفیق اتباع حق وسیرت اہل حق کی عقیدہ و عمل مین بخشے آمین

## ذکر مناقب ابوبکر صدیق رضی الله عنہ

انکا نام جاہلیت مین عبدالکعبہ تہا حضرتؐ نی عبدالله نام رکہا نووی نے تہذیب مین کہا ہی ہو الصحیح المشہور انکی والد ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن

کعب بن اسد بن تیم بن مرہ ہین مرہ بن کعب ہین حضرتؐ اور یہ جاملتی ہین
انکی اور حضرتؐ کی درمیان اور مرہ کی بیچ مین چہہ شخص ہین انکی مان ام الخیر سلمی
بنت صخر بن عامر تہین اور بعض نی کہا انکا نام لیلی بنت صخر بن عامر ہی انکی مان مسلمان
قدیم ہین جبکہ مسلمان دار ارقم مین تہی عایشہ کہتی ہین حضرتؐ نی انکی طرف دیکہکر فرمایا تہا هذا
عتیق من النار اس لیی انکا نام عتیق ہوا دوسری روایت مین یون ہے کہ
من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اخرجه ابو یعلی و
ابن سعد والحاکم وصححه عن عایشة وقیل غیر ذلک عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ
ابوبکر پاس حضرتؐ کی آئی فرمایا انت عتیق الله من النار فیومئذ سمی عتیقا
رواه الترمذی مراد نام سی اس جگہہ لقب ہی کافہ علما ای پر ہین ایک جماعت
نی کہا انکو عتیق بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن وجمال کی کہا ہے وبہ قال
مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد یا اس لیی عتیق کہا کہ اون کی نسب مین
کوئی شیء عیب کی نتہی دوسرا نام انکا صدیق ہی یعنی بسیار راست گو یہ نام
بہی حضرتؐ ہی نی رکہا تہا یہی نام مجہہ ترجمان کا بہی ہی اللهم لاتحرمنا من
برکة هذا الاسم والرسم علی بن ابی طالب قسم کہا کر کہتے تہے کہ الله نی ابوبکر کا
نام صدیق آسمان سی اوتارا ہے اس لیی کہ اونہون نی خبر اسرا کی تصدیق
کی تہی بعض نے کہا وہ ملازم صدق تہی ہر حال مین کبہی اون سی کوئی شنیع
صادر نہین ہوئی اس لیی صدیق ٹہیرے اسلام مین اونکی لیی مواقف نفیسہ

ہین جلیسی ثبات دربارۂ قصۂ اسرار بجواب کفار اور ہجرت کرنا ہمراہ حضرتؐ کی بترک عیال و اطفال اور ملازمت غار و سائر طریق اور تکلم دن بدر و حدیبیہ کی وقت اشتباہ امر کی اور رونا اس حدیث پر ان عبدا خیرہ اللہ بین الدنیا و الآخرۃ اور ثبات دن وفات حضرتؐ کی اور قیام مقدمۂ بیعت مین اور اہتمام کرنا روانگی جیش اسامہ بن زید مین اور قیام کرنا قتال اہل ردت مین اور خلیفہ کرنا عمر کا بعد اپنی وکم للصدیق مناقب و مواقف و فضائل لا تحصی حضرت صدیقؓ مکہ مکرمہ مین دو سال چار ماہ کچہہ دن بعد قصۂ فیل کے پیدا ہوئی حضرتؐ سی دو برس چار ماہ کچہہ دن چہوٹے تہے جب اسلام لائے عمر اون کی ۳۷ سال کی تہی یا ۳۸ سال کی اور اسلام مین ۲۶ برس زندہ رہے مردون مین سب سی پہلے یہی مسلمان ہوئے عمدۃ التحقیق مین بحوالہ بعض کتب لکھا ہے کہ ابو بکر زمان جاہلیت مین تاجر تہے ایک دن خواب مین دیکہا او وہ شام مین تہی کہ چاند و سورج اونکی گود مین اوترے ہین انہون نی دونونکو اپنے ہاتہہ سی پکڑ کر اپنے سینے سی لگا کر ایک چادر سی چہپا لیا جب جاگے تو پاس ایک راہب نصاری کی جا کر اس خواب کی تعبیر پوچہی اوسنے کہا تو کہان کا ہے کہا مکہ کا کہا کس قبیلہ سی کہا بنی تیم کہا تو کیا کرتا ہے کہا تجارت کہا تیری زمانی مین ایک مرد نکلیگا جسکو محمد امین کہین گے وہ قبیلہ بنی ہاشم مین سے ہوگا اور تو اوسکا تابع ہیگا وہ نبی آخر الزمان ہی اگر وہ نہوتا تو اللہ آسمان

وزمین ومافیہا کو اور آدم وجملہ انبیاء ورسل کو پیدا نکرتا وہ سید انبیاء وخاتم المرسلین ہے تو اوس کی دین مین داخل ہوگا اور اوسکا وزیر وخلیفہ بعد اوسکی نبیگا مینی اوسکی نعت وصفت انجیل وزبور مین پائی ہے اور مین اسلام لایا ہون اور اوسپر ایمان رکھتا ہون لیکن خوف نصاری ہی مینے اپنا اسلام چھپایا ہے ابوبکر نے جب یہ صفت حضرتؐ کی سنی اونکا دل نرم پڑا اور مشتاق دیدار ہوئے اور مکہ کو آئے یہان حضرتؐ کو پایا اور دوستدار ہوگئے اور ایک ساعت بے حضرتؐ کی دیکھے صبر نآتا جب اس امر کو طول ہوا ایک دن حضرتؐ نے فرمایا ای ابابکر تم روز میری پاس آتی ہو اور میری ساتھ بیٹھتے ہو پھر کیون نہین مسلمان ہوجاتی کہا اگر تم پیغمبر ہو تو ضرور تمہارا کوئی معجزہ بھی ہوگا فرمایا کیا وہ معجزہ جو تونے شام مین دیکھا اور راہب نے اوس کی تعبیر دی تجھکو کفایت نہین کرتا ہے تب ابوبکر نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد ارسول اللہ انتھی سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین کہا ہے انکا شانکہ تھا یہ کہ ہی سوای تجارت کی باہر نکلتے اپنی قوم مین بڑی مالدار اور صاحب مروت واحسان وتفضل تھے ابن الدغنہ نے کہا تھا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی نوائب الدھر وتقری الضیف نووی کہتی ہین کان من رؤساء قریش فی الجاھلیۃ واھل مشاورتھم ومحببا فیھم واعلم لمعاملتھم فلما جاء الاسلام اثرہ علی ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول انتھی بالجملہ جاہلیت مین عفیف ترین مردم تھے

انہون نے نہ کبھی شراب پی اور نہ کبھی شعر کہا بخاری مین ابو الدرداء سے رفعاً
آیا ہے ہل انتم تارکون لی صاحبی قلت ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً
فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت انکا اسلام لانا بلا تردد و تفکر تہا بمجرد دعوت
کے اسلام لائے اور مرتے دم تک حضرتؐ سے جدا نہوئے نہ سفر مین نہ حضر مین
تا وقتیکہ حضرتؐ نے اونکو حج یا غزوہ مین بہیجا اور جملہ مشاہد مین حاضر رہے اور
بہت مواضع مین حضرتؐ کی نصرت کی اور دن احد اور حنین کی ثابت قدم
رہے حالانکہ اور لوگ بہاگے دن بدر کے جب فرشتے اترے تو اونہون نے کہا
اما تنزون الصدیق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العریش علی کہتے
ہین حضرتؐ نے دن بدر کے مجہسے اور ابو بکر سے کہا تم مین ایک کی ہمراہ جبریل
ہین اور دوسرے کی ہمراہ میکائیل اخرجہ ابو یعلی والحاکم واحمد علی نے کہا
ابو بکر اشجع الناس تہے دن بدر کے عریش مین پاس حضرتؐ کے کہڑے ہوئے
تلوار نکالکر کہ کوئی مشرک اوس طرف نہ آئے پہر کہا واللہ ایک ساعت ابو بکر کی
بہتر ہے ہزار ساعت سے مومن آل فرعون کی وہ ایک مرد تہا اوسنے اپنے
ایمان کو چہپایا اور ایک مرد یہ ابو بکر ہین کہ انہون نے اپنے ایمان کا اعلان کیا
پہر اتنا روئے کہ داڑہی بہیگ گئی عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر حضرتؐ کی
گلے مین ڈالکر کہینچی حضرتؐ نماز پڑہتے تہے ابو بکر نے آکر اوسکو دفع کیا اور کہا
اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم رواہ البخاری بطولہ

علی کہتے ہین جب ابوبکر اسلام لائے تو اظہار اسلام کیا اور کھلم کھلا طرف اللہ و رسول کی دعوت کی انکی ہاتھہ پر منجملہ عشرۂ مبشرہ کی عثمان و طلحہ و زبیر و سعد و عبدالرحمن بن عوف اسلام لائے جس دن حضرتؐ کا انتقال ہوا اصحابنے سقیفہ مین ان ہی بیعت کی یہ او رعمر بن خطاب سقیفۂ بنی ساعدۂ انصار مین گئے امر خلافت مین مشورہ کرنی کو آپس ہین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ بعض انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر یا معشر قریش اور بہت کچھہ غل غپاڑا ہوا اور آوازین بلند ہوئین تب عمر نی ابوبکر سی کہا ہاتھہ بڑہاؤ اونہون نی ہاتھہ بڑہایا عمر نی بیعت کی پہر ساری مہاجرین نے پہر انصار نی پہر دوسری دن سارے عامہ نی اوس بیعت سی علیؓ ابن ابی طالب و بنو ہاشم و زبیر بن العوام و خالد بن سعید بن العاص و سعد بن عبادہ انصاری نے تخلف کیا پہر بعد موت فاطمہ بنت رسول کی سب نی بیعت کی یہ بیعت علی الصحیح بعد چہہ ماہ کے موت فاطمہ سے ہوئی کہتی ہین سب سی پہلی بشیر بن سعد انصاری نی بیعت کی تہی پہر عمر نی پہر ابوعبیدہ بن الجراح نے پہر سعد بن عبادہ نی پہر مہاجرین وانصار نی بہر حال ابوبکر نی بعد ولایت کے لوگون کو خطبہ سنایا بعد حمد وثنای الٰہی یہ کہا اما بعد ایھا الناس قد ولیت امرکم ولست بخیرمنکم وان اقواکم عندی الضعیف حتی اخذ لہ بحقہ وان اضعفکم عندی القوی حتی اخذ منہ ایھا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فان احسنت

فاعینونی وان زغت فقومونی انتہی

## صفت ابی بکر

نحیف خفیف اللحم ابیض خفیف العارضین معروق الوجہ ناتی الجبہۃ
غائر العینین عاری الاشاجع ستہ حنا وکتم کا خضاب کرتی معروق الوجہ
سے مراد قلیل اللحم ہے اور ناتی الجبہۃ ہی بلند پیشانی اور اشاجع پیوند ہاے
بن انگشتان کو کہتے ہین انہون نی کبہی شراب نہین پی نہ جاہلیت مین اور
نہ اسلام مین اور نہ کبہی کسی بت کو سجدہ کیا اور جملہ مشاہد مین حاضر ہوے
انتہی مترجم جس طرح ہمنام انکا ہے اسی طرح محمد و تعالی حلیہ مین بہی اشبہی
بجز وصفت کے ایک نوجہہ دوم غور حلیتین حضرت کی صحابہ مین بہی اشمط تہی
یعنی سپید موی بسیاہی آمیختہ **ف** فضل مین ابوبکر کے آیات واحادیث
کثیرہ آئے ہین کشاف وغیرہ مین کہا ہے کہ کریمہ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک
التی انعمت علی وعلی والدی الخ حق مین ابوبکر اور ان کی والدین کے
اوتری ہی علی بن ابی طالب نی کہا یہ آیت حق مین ابوبکر کے نازل ہوئی ہے
انکی مان باپ سب اسلام لائی مہاجرین مین سوا ان کی یہ بات کسی دوسرے
کے لیے جمع نہین ہوئی بغوی نی اپنی تفسیر مین کہا ہے ابوبکر کے لیے اسلام ابوین
و اولاد کا مجتمع ہو گیا ابو قحافہ و ابوبکر و عبدالرحمن سب نی حضرت کو پایا ولم یکن
ذلک لاحد من الصحابۃ انتہی وقال تعالی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول

لصاحبه لاتحزن ان الله معنا فانزل الله سکینته علیه سیوطی نی کہا
مسلمانون کا اجماع ہے کہ مراد صاحب سی اس جگہہ ابوبکر ہین وقال تعالی
واللیل اذا یغشی الی قوله ان سعیکم لشتی بعض مفسرین نی کہاہے کہ آیت
حق مین ابوبکر و ابوسفیان بن حرب کی اوتری ہی وقوله تعالی وسیجنبہا
الاتقی الذی یوتی ماله یتزکی تا آخر سورت بغوی نی کہا یہ آیت حق مین
ابوبکر کے ہی سب کے نزدیک ابن الجوزی نے کہا اجمعوا علی انہا نزلت فی
ابی بکر ابو یعلی وقال تعالی واما من اعطی واتقی اسکا نزول حق مین ابوبکر کی ہوا ہے
جنکو ابو بکر نسا ر مکہ مین سلام لائین ابوبکر اون کو خرید کرکی آزاد کردیتی اور سات
بردی آزاد کیے جن کو راہ خدا مین عذاب کیا جاتا تھا ابن عباس نی کہا
سکا مجمع فانت اناء اللیل ساجدا وقائما حق مین ابوبکر کے اوتری ہے
جہیر ہے البغوی فی تفسیرہ عایشہ کہتی ہین ابوبکر کبہی اپنی قسم مین حانث نہوتی
عروہ پر یہان تک کہ آیۂ کفارہ یمین نازل ہوئی وقال تعالی والذی جاء بالحق
دینار یا لد وصدق به ابوبکر ابن عساکر نی کہا هكذا الروایة ولعلها قراءة لعلی
ہین ہیر ہال تعالی وشاورهم فی الامر ابن عباس نی کہا یہ آیت حق مین ابوبکر و
پاس اہر کے اوتری ہے وقال تعالی ولمن خاف مقام ربه جنتان شوذب نے
عندنا نہا یہ آیت حق مین ابوبکر کے نازل ہوئی ہے رواه ابن ابی حاتم ابن عباس
ہارد نے کہا قوله تعالی وصالح المؤمنین یہ آیت دربارہ ابوبکر و عمر آئی ہی وقال تعالی

یا ایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ حسن بصری نے کہا ہو واللہ ابوبکر و اصحابہ لما ارتدت العرب جاھدھم ابوبکر و اصحابہ حتی ردھم الی الاسلام وقال تعالی وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ تا آخر سورت ابن الزبیر نے کہا یہ آیت حق میں ابوبکر صدیق کی اوتری ہے مجاہد نے کہا یہ آیت ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ الی آخرہا حق میں ابوبکر کے آئی ہے زین العابدین نے کہا ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین حق میں ابوبکر و عمر و علی کرم اللہ وجہہ نازل ہوئی ہے ابن عباس نے کہا نزول کریمہ ووصینا الانسان بوالدیہ جس میں ذکر اشتباہ کا ہے حق میں ابوبکر کے ہوا ہے ابن عیینہ نے کہا اللہ نے سب سے نقار ایسا ہی اشتہا تھی دربارہ رسول خدا مگر ابوبکر کو کہ وہ اس عتاب سے خارج رہا

فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین الخ

ذکرہ اشکر نعمتک الدین کے نازل ہوئی ہے وہ ایسی دوسرے عرب اسلام ابوین اسلام کے ابوبکر ہیں یا اولاد اذا یقول

## ذکر احادیث

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت پاس آئی فرمایا کہ پھر میرے پاس آنا اونے کہا اگر میں آؤں اور تمکو نہ پاؤں گویا کہتی تھی کہ میں تم مرجاؤ فرمایا اگر تو مجھکو نپاوے تو پاس ابوبکر کے آنا۔ میں مجھکو بنو المصطلق نے پاس حضرت کے بھیجا یہ دریافت کرنے کو آپ کی کس کو صدقہ دیں میں نے آکر پوچھا فرمایا کہ ابوبکر کے پاس صدقہ

ابن عباس کہتی ہین ایک عورت پاس حضرتؐ کی آئی کچہہ مانگتی تہی فرمایا
پہر آنا اوسنے کہا اگر مین آئی اور تمکو نپایا اشارہ موت کا کرتی تہی فرمایا اگر تو
آئے اور مجہے نپائے تو پاس ابوبکر کے جانا کہ بعد میرے وہی خلیفہ ہے
عایشہ کہتی ہین حضرتؐ نی مرض موت مین فرمایا ابوبکر اور اپنے بہائی کو بلا
کہ مین ایک کتاب لکہہ دون مجہی ڈر ہے کہ کہین کوئی تمنی تمنا کری اور کوئی
قائل کہی کہ مین اولی تر ہون اور اللہ و مومنین نمانین مگر ابوبکر کو رواہ مسلم
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نفع ندیا مجہکو کسیکی مال نی جتنا نفع دیا مجہکو مال
ابوبکر نی ابوبکر نے روکر کہا ھل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ رواہ احمد
مصرع از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ۔ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے
کسیکا مجہپر احسان نہین لیکن مینے اوسکا بدلا کردیا مگر ابوبکر کہ اونکا احسان
مجہپر ہے اوسکا بدلا اللہ تعالی دن قیامت کی کریگا رواہ الترمذی عایشہ
و عروہ بن زبیر کہتی ہین جس دن ابوبکر اسلام لائی اونکی پاس چالیس ہزار
دینار یا درہم تہے سب حضرتؐ پر خرچ کردیی اخرجہ ابن عساکر ابوبکر کہتے
ہین مین ابو قحافہ کو پاس حضرتؐ کی لایا فرمایا تو نی شیخ کو چہوڑا ہوتا کہ مین خود
پاس اوسکی آتا کہا وہ احق ہی کہ پاس آپ کی آئی فرمایا انا نحفظہ لایادی ابنہ
عندنا یعنی ہمکو انکا خطر ترجیہی اس لیی کہ انکی فرزند کے احسانات مین پاس
ہماری اخرجہ البزار ابن عباس نی رفعا کہا ہے میری نزدیک کوئی ابوبکر سی

اعظم ترنہین ہی اپنی جان ومال سی میری ساتھہ مواسات کی اوراپنی بیٹی
مجھکو بیاہ دی رواہ ابن عساکر حدیث ابوہریرہؓ مین فرمایا ہے میری پاس
جبریل آئی میرا ہاتھہ پکڑکر مجھے وہ دروازہ جنت کا دکھلایا جس سی میری امت
داخل ہوگی ابوبکرنی کہا ای رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بہی آپکی
ہمراہ ہوتا یہان تک کہ نظر کرتا فرمایا تو ای ابوبکر سب سی اول داخل جنت
ہوگا میری امت مین سی رواہ ابوداود حدیث ابوسعیدؓ مین کہا ہے کہ سب
سی زیادہ احسان والے لوگون مین مجھپر یعنی میرے لیے صحبت ومال مین ابوبکر
ہے اگر مین کسیکو سوا اپنی رب کی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو خلیل بناتا
ولکن اخوت ومودت اسلام حاصل ہے باقی نرہی مسجد مین کوئی کھڑکی مگر کھڑکی
ابوبکر کا دوسری روایت مین یون ہی لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت
ابابکر خلیلا متفق علیہ تمام لفظ ابن مسعود کا رفعا یہی لو کنت متخذا خلیلا
لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم
خلیلا رواہ مسلم ابوالدرداء کہتی ہین حضرتؐ نی مجھکو دیکھا کہ مین آگی ابوبکر
کے چلا جاتا تہا مجھسے فرمایا ای ابوالدرداء کیا تو آگی ایسے شخص کے چلتا ہے جو
تجھسے بہتر ہے دنیا وآخرت مین نہین نکلا سورج اور نہین ڈوبا نبیون ومرسلین
کے افضل تر پر ابوبکر سے علی بن ابی طالب کہتے ہین وفات نکی حضرتؐ کی
یہان تک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد رسول خدا کی ابوبکرؓ ہے

اور نہین وفات کی حضرتؐ نی یہان تک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد
ابوبکر کے عمر ہین دوسرا لفظ علی کا نزدیک ابن ماجہ کی یہ ہے کہ ہم پاس
حضرتؐ کے تہے کہ اتنے مین ابوبکر و عمر آئی فرمایا ای علی ھذان سیدا کھول الجنۃ
من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین ولا تخبرھما یا علی مینی اونکو
خبر نکی یہان تک کہ وہ مر گئے انس کا لفظ رفعا یہ ہے ابو بکر و عمر سیدا
کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی
ابن عباس نی رفعا کہا ہے ابوبکر میرا صاحب و مونس ہے غار مین ابن عمر کا
لفظ یہ ہی کہ حضرتؐ نی ابوبکر سی کہا تو میرا صاحب ہے حوض پر اور میرا صاحب ہے
غار مین رواہ الترمذی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری
ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم ابوبکر نی کہا ای رسول خدا اگر آپ حکم دین
تو مین اپنی جان کو قتل کرون فرمایا تو سچا ہے انس کا لفظ رفعا یہ ہی ابوبکر کا
حب و شکر واجب ہی میری ساری امت پر عائشہ رفعا کہتی ہین سب کا حساب
لیا جاویگا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر عتیق ہے آسمان مین اور عتیق ہے زمین
مین رواہ الدیلمی اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر بمنزلہ سمع و بصر کے ہین رواہ الترمذی
اور فرمایا ابوبکر افضل ہین اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیق نہوتے تو
اسلام جاتا رہتا اور فرمایا مثل ابی بکر کی مثل شیر کی ہے صفا مین اور فرمایا مثل
ابوبکر کی جیسی باران کہ جہان گرے نفع دی عمرو بن العاص کہتے ہین کہ حضرتؐ نے

مجھکو جیش ذات السلاسل پر بھیجا مین نی پاس حضرتؐ کی آکر کہا کون شخص تمکو
بہت دوست ہی کہا عائشہؓ مینی کہا مردون مین فرمایا اوسکا باپ مینے کہا
پھر کون فرمایا عمر پھر کئی آدمی گنے مین چپ ہو رہا اس ڈر سی کہ کہین مجھکو
سب کی آخر مین نکر دین متفق علیہ محمد بن حنفیہ کہتی ہین مینے اپنے باپ سے
کہا کون شخص بہتر ہے بعد نبی صلعم کے فرمایا ابوبکر مینے کہا پھر کون کہا عمر مین ڈرا
کہ کہین یہ کہین کہ پھر عثمان مینے کہا پھر تم ہوگے کہا ما انا الا رجل من المسلمین
رواہ البخاری ابن عمر کہتے ہین ہم زمانہ حضرتؐ مین کسیکو برابر ابوبکر کے نکرتی
تھے پھر عمر پھر عثمان پھر ہم اصحاب حضرتؐ کو چھوڑ دیتے درمیان اون کے
تفاضل نکرتی رواہ البخاری دوسر الفظ یہ ہے کہ حضرتؐ زندہ تھی اور ہم
کہتے تھے افضل امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حضرتؐ کی ابوبکر ہین پھر عمر
پھر عثمان رضی اللہ عنہم عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ابوبکر ہماری سید و خیر و احب
الی رسول اللہ ہین رواہ الترمذی حدیث عائشہؓ مین فرمایا ہی لائق نہین
کسی قوم کو کہ اونمین ابوبکر ہون کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص سوا ابوبکر کے
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب عمرؓ کہتے ہین حضرتؐ نی ہمکو حکم دیا
کہ ہم صدقہ کرین پس آپکا حکم میری پاس مال آنی کی موافق ہوا مینے کہا آج مین ابوبکر
پر سبقت لیجاؤنگا اگر سابق ہونیوالا ہون اور مین نصف مال پاس حضرتؐ کے
لایا فرمایا ما ابقیت لاھلک مینی کہا مثل اسکی اور ابوبکر اپنا سارا مال لیکر آئی

فرمایا ای ابابکر ما ابقیت لاھلک کہا ابقیت لھم اللہ و رسولہ یعنی کہا مین
کسی شی مین اون سے سابق نہونگا کبھی رواہ ابو داود والترمذی و قال
حسن صحیح ابن عمر نے رفعا کہا ہے اول مجھی سے زمین شق ہوگی پھر ابوبکر
پھر عمر پھر مین پاس اہل بقیع کے آونگا اونکا حشر میری ہمراہ ہوگا پھر مین اہل مکہ
کا انتظار کرونگا یہان تک کہ محشور ہونگا مین درمیان اہل حرمین کے
رواہ الترمذی عمر کی سامنی ذکر ابابکر کا ہوا عمر نے رو کر کہا مین چاہتا ہون
کہ میرا سارا عمل مثل ایک دن کی عمل کے اون کی ایام مین سے اور مثل
ایک رات کی اون کی راتون مین سی ہوتا پھر شب غار کا ذکر کیا اور روز
ردت عرب اور اون کی قتال کا ذکر کیا الحدیث بطولہ رواہ رزین حدیث
طویل ابوہریرہ مین آیا ہے فقال ابوبکر ما علی من یدعی من تلک الابواب
من ضرورۃ فہل یدعی منہا کلہا احد قال نعم ارجو ان تکون منہم یا
ابابکر رواہ الشیخان اور حدیث جبرئیل مین ابن عمر سے رفعا آیا ہے انک
لست تصنع ذلک خیلاء رواہ البخاری اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
ما اجتمعن فی مرء الا دخل الجنۃ رواہ مسلم بطولہ مراد صوم و اتباع جنازہ
و اطعام مسکین و عیادت مریض ہے دوسری روایت مین وجبت لک الجنۃ
آیا ہے حذیفہ نے رفعا کہا ہے جنت مین پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابوبکر
نے کہا انہا لناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا و انت ممن

یا کلاہما اخرجہ البیہقی سعید بن جبیر کہتے ہیں بیٹھے پاس حضرت کے یہ آیت پڑھی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ ان ہذا الحسن فرمایا اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت اخرجہ ابو حاتم و ابو نعیم سلیمان بن یسار رفعا کہتے ہیں خصال خیر تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی بندے کی ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو کوئی خصلت اوسمین منجملہ خصال مذکورہ کے رکھدیتا ہے جس کی وجہسے وہ جنت میں جاتا ہے ابو بکر نے کہا اے رسول خدا فی شئ منہا فرمایا نعم جمیعا من کل اخرجہ ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق ایک جماعت اہل علم نے خلافت صدیق کی قرآن و حدیث دونوں سے استنباط کی ہے تفصیل اس اجمال کی تاریخ الخلفاء میں ہی جو یہ ہی کہا کریمہ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید حجت ہے خلافت صدیق پر اس لیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی قتال نہیں ہوا جس کی لیے لوگ بلائے جاتی بجز دعار ابی بکر کے بجانب قتال اہل ردت و مانعین زکوٰۃ و بہ قال ابن شریح ابن کثیر نے کہا کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الایہ منطبق ہے خلافت صدیق پر بلکہ ولایت ابوبکر و عمر دونوں پر ابو بکر ابن عیاش نے کہا ابو بکر خلیفۂ آنحضرت ہیں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے للفقراء المہاجرین الی قولہ اولئک ہم الصادقون سو جس کو اللہ نے صادق کہا ہے وہ کاذب نہیں ہوتا

اور اون سب نی کہا یا خلیفہ رسول اللہ ابن کثیر کہتے ہین ہذا استنباط
حسن علی نی کہا ہے اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابا بکر اول من
جمع القرآن بین اللوحین ف بعض احادیث مین فضل ابو بکر و عمر کا معاً آیا
ہے ابو ہریرہ کہتی ہین ایک آدمی گاؤ ہانکے لیے جاتا تھا جب تھک گیا تو
اوسپر سوار ہوا گاؤ نی کہا مین اس لیے نہین پیدا ہوئی ہون مجہسے تو زمین
کی حراثت کے لیے پیدا کیا ہی لوگون نی کہا سبحان اللہ گاؤ بات کرتی
ہے حضرتؐ نی فرمایا فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر اور یہ دونون وہان پر
نہ تھے اسی طرح ایک آدمی بکری چراتا تھا ایک گرگ نی ایک بکری پکڑ لی
اسنے جاکر اوس سی چہڑائی گرگ نی کہا دن سبع کی کون اسکو چہڑاویگا جس
دن کہ کوئی راعی اسکا نہوگا لوگون نی کہا سبحان اللہ گرگ بولتا ہے حضرتؐ
نی فرمایا ادمن بہ انا و ابو بکر و عمر اور وہ دونون وہان نہ تھے متفق علیہ
علی بن ابی طالب کہتے ہین مینی حضرتؐ کو بارہا سنا کہ فرماتے تھے کنت و ابو بکر
و عمر و فعلت و ابو بکر و عمر و انطلقت و ابو بکر و عمر و دخلت و ابو بکر و
و خرجت و ابو بکر و عمر الحدیث متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ
رفعا یہ ہی کہ اہل جنت اہل علیین کو دیکہین گے جس طرح کہ تم کوکب دری کو
دیکہتے ہو کنارہ آسمان مین اور بیشک ابو بکر و عمر اونہین مین سے ہین اور
اچہے ہین رواہ فی شرح السنۃ و دوی نحوہ ابو داود و الترمذی و ابن ماجۃ

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرتؐ جب مسجد مین داخل ہوتی کوئی شخص اپنا سر نہ اوٹھاتا سوا ابوبکر و عمر کے یہ دونون حضرتؐ کو دیکھکر مسکراتی اور حضرتؐ ان دونون کو دیکھکر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ابن عمر کہتے ہین ایک دن حضرتؐ گھر سی نکلی اور مسجد مین آئے اور ابوبکر و عمر مین سے ایک جانب یمین اور دوسرا جانب یسار تہا اور حضرتؐ دونون کی ہاتھ پکڑی ہوئے تہے فرمایا ھکذا نبعث یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب عبد اللہ بن حنطب کا لفظ نزدیک ترمذی کی مرسلاً ہے کہ حضرتؐ نی ابوبکر و عمر کو دیکھکر فرمایا ھذان السمع والبصر حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ نہین ہے کوئی نبی لکن اوس کی دو وزیر ہوتے ہین اہل آسمان سی اور دو وزیر اہل زمین سی سو میرے وزیر اہل سما رسے جبرئیل و میکائیل ہین اور اہل ارض سے ابوبکر و عمر رواہ الترمذی ابن مسعود کہتی ہین حضرتؐ نی فرمایا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنی مین ابوبکر آئے پہر کہا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنے مین عمر آئے رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث غریب عائشہ کہتی ہین حضرتؐ کا سر میری گود مین تہا چاندنی رات مین مینی کہا ای رسول خدا بہلا کسیکی حسنات برابر عدد نجوم سما کے بہی ہونگی فرمایا ہان عمر کی مینی کہا ابوبکر کی حسنات کدہر گئی فرمایا انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین حذیفہ نی رفعاً کہا ہے

انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی
سعید بن زید کہتے ہین مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ
و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ پہر ساری عشرۂ بشرہ کا ذکر کیا ابو اروی دوسے
رضی اللہ عنہ کہتی ہین مین پاس حضرتؐ کی تہا کہ اتنے مین ابوبکر و عمر آئی فرمایا الحمد للہ
الذی ایدنی بکما حدیث عمار بن یاسر مین رفعا آیا ہی کہ میری پاس جبریل آئے
مینے کہا کچہہ فضائل عمر کی بیان کرو کہا جب سی نوح اور اونکی قوم ہوئی ہی تب سی گر
ابتک کی فضائل عمر بیان کرون تو ختم نہون اور عمر ایک حسنہ ہی حسنات ابی بکر سی
حدیث عبد الرحمن بن غنم مین رفعاً آیا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر جمع ہو تم دونو کسی
مشوری مین تو مین خلاف تمہاری نکرون ابن مسعود کہتے ہین حب و معرفت ابوبکر و عمر
سنت ہے بسطام بن مسلم نی رفعا کہا ہی کہ حضرتؐ نی ابوبکر و عمر سے کہا امیر نہو تم پر
کوئی بعد میری انس کا لفظ مرفوعاً یون ہی حب ابوبکر و عمر ایمان ہے اور بغض ان دونوکا
کفر ابن مسعود نی رفعاً کہا ہی ہر نبی کا ایک خاصہ ہوتا ہی اوسکی امت سی میرا خاصہ میرے
اصحاب مین سی ابوبکر و عمر ہین رواہما فی نور الابصار انس نی رفعا کہا ہی انی لا رجو لامتی
فی حبہم لابی بکر و عمر ما ارجو لہم فی قول لا الہ الا اللہ اخرجہ ابن عساکر مین کہتا ہون اس
سے زیادہ مبالغہ اختیار حب شیخین مین نہین ہو سکتا ہی اللہم احینا علی حبہما و امتنا علیہ آمین
تشبیہ اللہ تعالی نی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چار خصلتون کے ساتہہ خاص کیا تہا ایک یہ کہ
اونکا نام صدیق رکہا یہ نام کسی اور کا نہ تہا دوم یہ کہ وہ صاحب غار تھے ہمراہ رسولؐ خدا کے

کی سوم رفیق ہجرت ہوی چہارم یہ کہ حضرتؐ نے اونکو حکم نماز پڑہانے کا دیا اور سب
مسلمان حاضر تھے یہ دلیل ہی ابوبکر کے اعلم ہونے پر و لہذا یہ اور عمر زمان
آنحضرتؐ مین فتوی دیتے تھے ابن کثیر نے کہا صدیق اقرء و اعلم صحابہ تھے ساتھ
قرآن کی اسی طرح اعلم بالسنۃ بہی تھے صحابہ طرف اون کے اکثر مواضع مین
رجوع کرتے اور اونسے روایت سنن کرتے بسبب قلت مدت و سرعت وفات کے
احادیث مسندہ اونسے کم آئی ہین آنکی عادت تہی کہ جب کوئی معاملہ سامنے آتا تو پہلے
موافق کتاب اللہ کے حکم دیتے اگر قرآن مین نہوتا تو موافق سنت کے حکم کرتے اگر سنت مین
نہوتا تو لوگونسے سوال قضاء آنحضرتؐ کا کرتے اگر بتا دیا گیا تو کہتے الحمد للہ الذی جعل
فینا من یحفظ عن نبینا اگر یہہ بہی نہوتا تو رؤس خیار مردم کو جمع کر کے مشورہ لیتے
جسپر اونکی رای کا اتفاق ہوتا وہی حکم دیتے عمر بن خطاب بہی اسی طرح کرتے تہے اور
بعد قرآن و حدیث کے فقہ ابوبکرؓ کو دریافت کرتے اگر پاتے تو خیر ورنہ مشورہ پر کام کرتے
ابو جعفر نے کہا ہی ابوبکر بجای وزیر آنحضرت صلعم تہے حضرتؐ جمیع امور مین اونسے مشورہ
لیتے اور ثانی حضرتؐ تہے اسلام مین اور غار مین اور عریش مین دن بدر کے اور قبر مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو اونپر مقدم نکرتے یہ اعلم الناس بانساب عرب تہے لاسیما قریش
جبیر بن مطعم کہتے ہین مینے اخذ نسب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا حالانکہ خود انسب عرب تہے ابن
سیرین کہتے ہین وہو المقدم فی ہذا العلم اسیطرح بعد حضرتؐ اعبر امت للرؤیا تہے اور افصح خطبا تہے صحابہ مین
حکایت جب ابوبکر ہمراہ حضرتؐ کی طرف غار کی متوجہ ہوی تو کبہی آگے اور کبہی پیچہے اور کبہی

دائین اورکبهی بائین حضرتؐ کے چلتے حضرتؐ نے فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو کہا
مین رصید کو یاد کرکے آگی چلتا ہون اور خوف طلب سی پیچہے ہو جاتا ہون اور
حفظ طرق کی لیے یمین وشمال چلتا ہون فرمایا لاباس علیك یا ابابکر الله معنا
حکایت حضرتؐ نے جب چاہا کہ اندر غار کے گہسین ابوبکر نے کہا تمکو قسم
ہی اوس خدا کی جسنے تمکو نبی برحق کیا ہے کہ تم آمین ابہی نجاؤ پہلی مین
جاکر دیکہہ لون پہر غار مین گہسکر تاریکی شب مین اپنی ہاتہہ سی غار کو صاف
کیا اس ڈرسی کہ مبادا کوئی شے حضرتؐ کو ایذا دی پہر حضرتؐ وہمین داخل ہوے
حکایت ابوبکر نے غار مین چند سوراخ دیکہے اپنا کپڑا پہاڑ پہاڑکر سوراخ
کو بند کیا ایک سوراخ باقی رہگیا اوس کی لیے کپڑا نہتا اوس کی قریب خود
بیٹہے اور اپنی ایڑی اوسپر جمائی اور اوسکو اپنے عقب سی بند کیا اوس کے
اندر کی سانپ کاٹنے لگے ابوبکر کے آنسو نکل پڑے حضرتؐ سوتے تہے اور
سر ان کی گود مین تہا ابوبکر نے مردانگی کی اور حضرتؐ کو نہ جگایا جب اونکی
آنسو حضرتؐ کے چہرۂ مبارک پہ گری فرمایا کیا ہے کہا مجہے سانپ نے کاٹا ہے
حضرتؐ نی اوس جگہہ پہ آب دہن ڈالدیا اثر سانپ کا جاتا رہا جب صبح
ہوئی حضرتؐ نی حال کپڑے کا پوچہا ابوبکر نی خبر دی کہ سوراخون کو بند کیا ہے
تب آپ نی دعا کی اور کہا اللهم اجعل ابابکر معی فی درجتی فی الجنة
ندا ہوئی کہ تمہاری دعا مستجاب ہی حکایت ابوبکر نی جب دیکہا کہ قافلہ اور کچہہ

جوانان قریش تیروتلوار سمیت دہن غار پر کہڑی ہین سخت غمگین ہوے اور
کہا اگر مین مارا گیا تو مین ایک آدمی ہون اور اگر تم ای رسول خدا
مارے گئے تو امت ہلاک ہوجائیگی فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا اور اللہ نے
اونپر سکینہ اوتارا یعنی ابوبکر پر اس لیے کہ اونہین کو اس مرسی انزعاج ہوا
تہا نہ حضرتؐ کو مراد سکینہ سے وہ امن ہے جس کی لیے دل ساکن ہوجائے
حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے کہ جبریل نی کہا ان اللہ یامرک ان تستشیر
ابابکر رواہ ابن عساکر دوسری روایت مین فرمایا ہے ان اللہ یکرہ فی السماء
ان یخطأ ابوبکر اخرجہ الطبرانی وابونعیم وابن اسامۃ ورجالہ ثقات
یہ بغایت سدید الرای وکامل العقل تہے انکو سارا قرآن حفظ تہا ذکرہ
جماعۃ منہم ابن کثیر بالجملہ فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لاتحصی اور مناقب
اون کی لاتستقصے ہین اور یہ حکایات روایات ہین جن کو اہل علم نی ذکر کیا
ہے یہ بڑے بہادر تہے صحابہ مین اور بڑے ثابت قدم تہی دین خدا مین
معالم التنزیل مین کہا ہے جب حضرتؐ کا انتقال ہو گیا اور خبر وفات منتشر
ہوئی عامہ عرب دین سے پہر گئے مگر اہل مکہ و مدینے و بحرین اور بعض نے
زکوۃ دینا بند کر دیا تو ابوبکر نے ارادہ قتال کا کیا اصحاب رسول خدا نی
اسکو اچہا نجانا عمر رضی اللہ عنہ نی کہا تم کس طرح لوگون سی قتال کروگے
حالانکہ حضرتؐ نی فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

فاذا قالوها عصموا منی دماءهم واموالهم ابوبکر نے کہا کیا حضرت نے
الا بحقها نہیں فرمایا ہے سو منجملہ اس حق کے اقامت صلوۃ و ایتاء زکوۃ ہے
واللہ لو منعونی عقالا وفی روایۃ عناقا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ ولو خذلنی الناس کلہم
لجاہدتہم بنفسی عمر بن خطاب نے کہا فواللہ ما ہو الا ان رایت ان اللہ قد شرح
صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق پھر کہا واللہ لقد رجح ایمان ابی بکر
بایمان ہذہ الامۃ جمیعہا فی قتال اہل الردۃ انتہی **ف** ان کی خلافت
اگرچہ مدت یسیر رہی لیکن فتوحات کثیرہ ہوئے بعد خلافت کے سب سے پہلے
یہ کام کیا کہ لشکر اسامہ بن زید کو روانہ کیا ایک قوم نے صحابہ میں سے اسامہ
کو صغیر سمجھکر عمر بن خطاب سے کہا ابوبکر سے کہو کہ تم رجوع مسلمین کرو اگر نہ مانیں
تو ہم میں سے کسی شخص کو جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو اوسکو سردار لشکر مقرر
کریں عمر بن خطاب نے یہ ذکر ابوبکر سے کیا ابوبکر نے کہا لو خطفتنی الکلاب
والذئاب لم ارد قضاء قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب عمر نے
یہ ذکر انصار سے کیا انصار نے کہا تم ابوبکر سے پھر اس بارہ میں مراجعت کرو
عمر نے پھر دوبارہ اونسے کہا ابوبکر نے عمر کی داڑہی پکڑ کر کہا ثکلتک امک یا
ابن الخطاب استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامۃ وامرہ
وتامرنی ان انزعہ اوس وقت عمر نے پھر کر لوگوں سے یہ ذکر کیا وہ طیار ہو کر نکلے

اور ابوبکر نے نکلکر اون کی مشایعت کی ابوبکر پیادہ تھے اور اسامہ سوار اور عبدالرحمن بن عوف دابۂ ابوبکر کو لیے ہوے تھے اسامہ نی ابوبکر سے کہا ای خلیفۂ رسول خدا آپ سوار ہولین ورنہ مین اوترتا ہون ابوبکر نے کہا واللہ مین سوار نہونگا اور نہ تم اوترو وما ضرنی ان اغبر قدمی ساعۃ فی سبیل اللہ پھر ابوبکر نے عود کیا اور اسامہ لشکر لیکر طرف روم کے چلی جب ابنے کحیلے تک پہونچی اونپر شب خون مارا اور اونکے حریم کو قید کر لیا اور اونکے گھر جلا دیے غنائم ہاتھ آئے اسامہ اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار تھے اور انہون نے باپ کے قاتل کو قتل کیا کیونکہ اون کی باپ سریۂ موتہ مین شہید ہوئے تھے اور ایسا ہی واقعہ روم مین ہوا **ف** ابوبکر نے یمامہ فتح کیا اور مسیلمہ کذاب و جموع اہل ردت کو قتل کیا یہانتک کہ وہ راجع بدین خدا ہوے اور اطراف عراق و بعض شام کو فتح کیا **ف** محاضرات مین کہا ہے ابوبکر خطبہ مین فرماتے تھے این الوضاۃ الحسنۃ وجوہہم المعجبون بشبابہم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوہا بالحیطان این الذین کانوا یعطون الغلبۃ فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانہم حتی اخنی بہم الدہر فاصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا النجا النجا **حکایت** محاضرات مین کہا ہے کہ جب حضرتؐ بیمار ہوے تو ابوبکر نے عیادت کی جب حضرتؐ کو شفا ہوئی تو ابوبکر بیمار ہو گئے حضرتؐ نے اونکی عیادت کی اور اسلئے

افضلیت ابوبکر از قول خود ابوبکر

ابوبکر کو شفا دی جس طرح کہ وقت عیادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیمار ہو گئے تھے ابو بکر نے اس بارہ مین یہ شعر کہے ؎

مرض الحبیب فعدته　　فمرضت من حذری علیه

شفی الحبیب فعادنی　　فشفیت من نظری الیه

شعرانی رح نے طبقات مین کلام ابو بکر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے از انجملہ یہ ہے اکیس الکیس التقوی واحمق الحمق الفجور واصدق الصدق الامانۃ واکذب الکذب الخیانۃ یعنی تقوے سے بڑھکر کوئی عقل نہین اور فجور سے زیادہ کوئی حمق نہین اور امانت سی زیادہ کوئی راستی نہین اور خیانت سے بڑھکر کوئی دروغ نہین فرماتے تھے ان ھذا الامر لا یصلح آخرہ الا بما صلح بہ اولہ ولا یحتملہ الا افضلکم مقدرۃ واملککم لنفسہ اور جسکو وعظ کرتے کہتے ای برادر اگر تو میری وصیت کو یاد رکھے تو چاہیے کہ کوئی غائب دوست تر نہو تجھکو موت سی اور موت ضرور ہی تجھکو آئیگی اور کہتے تھے بندے کو جب کسی زینت دنیا سے کچھہ بھی عجب آ لگتا ہے تو اللہ اوس کو دشمن رکھنے لگتا ہے یہان تک کہ اوس زینت کو جدا کر دی اور کہتے تھے ای معشر مسلمین اللہ سے شرماؤ واللہ مین جب قضاء حاجت کو جاتا ہون تو اپنی رب سی شرما کر منہہ پر کپڑا ڈال لیتا ہون معاذ بن جبل کہتے ہین ابو بکر ایک باغ مین گئے ایک ڈھیسی زیر سایہ درخت دیکھی آہ سرد کھینچکر کہا

طوبی لک یا طیر تاکل من الشجر وتستظل به وتصیر الی غیر حساب یا
لیت ابا بکر مثلک رواه الحاکم اور کہتے تھے لوددت انی شعرة فی جنب
عبد مومن مجاہد نے کہا ابوبکر جب نماز مین کھڑے ہوتے تو گویا ایک چوب
تھے یعنی بوجہ خشوع حسن نے کہا فرماتے تھے لیتنی کنت شجرة تعضد ثم
توکل اور نوک زبان کو پکڑ کر کہتے هذا الذی اوردنی الموارد اونٹنی کی باگ
اگر ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اونٹنی کو بٹھا کر باگ اوٹھاتے لوگ کہتے ہم سے
کیون نکہا فرماتے حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کسی شے
کا سوال نکرون اور اگر دہوکے سے طعام شبہ کہا جاتی تو بجرد معلوم ہونے
کے قے کر ڈالتے اور پیٹ سے نکالکر پھینکدیتے اور کہتے اللهم لا تواخذنی
بما شربته العروق وخالط الامعاء انتہی خلیفہ ہو کر کہا تہا انی ولیتکم ولست
بخیرکم جب یہ بات حسن بصری کو پہونچی کہا بلی ولکن المومن یهضم نفسه
یعنی وہ بیشک سب سے بہتر تھے لکن مومن کسر نفسی کرتا ہے ؎

جون جون بلند ہم ہوئی پستی نظر پڑے
دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے

جب کوئی شخص ابوبکر کے مدح کرتا تو کہتے اللهم انت اعلم بی من نفسی وانا
اعلم بنفسی منهم اللهم اجعلنی خیرا مما یحسبون واغفر لی ما لا یعلمون ولا
تواخذنی بما یقولون لطیفہ بعض سائلین سے پوچھا تہا کہ تم نے ابوبکر کو
دیکھا ہے کہا ہان رایت ملکا فی زی مسکین حکایت ابوبکر نے اپنے صحاب

سے کہا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے ہو ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
وقولہ تعالی الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کہا استقاموا ای لم
یذنبوا وبظلم ای خطیئۃ کہا تم نے اسکو غیر محمل پر حمل کیا پھر کہا استقاموا
ای لم یمیلوا الی الہ غیرہ پھر کہا قد قالھا الناس فمن مات علیھا فھو ممن
استقام ولم یلبسوا ایمانھم بشرک اور تفسیر کریمۂ للذین احسنوا الحسنی
وزیادۃ مین کہا ہے النظر الی وجہ اللہ تعالی ف ابن عیینہ کہتے ہین
ابوبکر جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو کہتے لیس مع العزاء مصیبۃ و
لیس مع الجزع فائدۃ الموت اھون مما قبلہ واشد مما بعدہ اذکروا فقد
رسول اللہ تصغر مصیبتکم واعظم اللہ اجرکم حکایت ابوبکر جب کسے
میت پر نماز پڑھتے کہتے اللھم عبدک اسلمہ الاھل والمال والعشیرۃ
والذنب عظیم وانت غفور رحیم ف محاضرات ومسامرات مین کہا ہے
کہ جب ابوبکر کی وفات حاضر ہوئی عمر بن خطاب کو بلا کر کہا مین تمکو ایک
وصیت کرتا ہون اگر تم اوسکو مجھسے قبول کرو وہ وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالی کا
ایک حق دن مین ہے جسکو رات مین قبول نہین کرتا اور ایک حق رات مین ہے
جسکو دن مین قبول نہین کرتا اور اللہ عزوجل نافلہ کو قبول نہین کرتا
جب تک کہ فرض ادا نہو اللہ نے ذکر اہل جنت کا احسن اعمال کی ساتھہ کیا
ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ میرا عمل کب برابر اون کی اعمال کی ہو سکتا ہے

یہ اس لیے کہ اللہ تعالی نے اونکی سیئات اعمال سے تجاوز کیا اور اسکو ملامت
نہین کی اور اللہ نے ذکر اہل نار کا اسوء اعمال سے کیا ہے اور کوئی کہنے
والا کہتا ہے کہ مین اونسے بہتر ہون یہ اس لیے کہ اللہ تعالی نے اونکی احسن
اعمال رد کردیے اور اوسکو قبول نکیا تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو بھاری
ہوئی وہ آخرت مین اسی اتباع حق کی وجہ سے دنیا مین بھاری ہوئی اور
یہ حق اوسپر بھاری ہوا اور حق ترازو کا یہ ہین کہ سوا حق کے اور کچھہ رکھا نجائے
یہی ہے کہ وہ بھاری ہوجائے تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو ہلکی ہوئی وہ آخرت
مین اسی اتباع باطل کی وجہ سے دنیا مین ہلکے پڑے اور یہ باطل اوسپر سبک
ہوا اور حق ترازو کا یہ ہین کہ بجز باطل کی اور کچھہ نرکھا جائے یہی ہے کہ وہ
ہلکی ہوجای تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے آیت رجا نزدیک آیت شدت کے
اور آیت شدت نزدیک آیت رجا کی نازل کی ہے تاکہ بندہ راغب راہب
رہے اپنے ہاتھہ سے ہلاکت مین نہ پڑے اور اللہ پر سوا حق کے تمنا نکرے
تو اگر میری اس وصیت کو یاد رکھیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑہکر
محبوب نہوگا اور یہ موت تجھکو ضرور ہی آئیگی اور اگر تو میری اس وصیت کو
ضائع کردیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑہکر مبغوض نہوگا اور تو موت
کو عاجز نکرسکیگا **ف** عائشہ رض کہتی ہین ابو بکر نے یہ وصیت لکھی تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما اوصی بہ ابو بکر بن ابی قحافۃ عند خروجہ

من الدنيا حين يومن الكافر وينتهي الفاجر ويصدق الكاذب اني
استخلفت عليكم عمر بن الخطاب فان يعدل فذلك ظني به ورجائي
فيه وان يجر ويبدل فلا اعلم الغيب وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب
ينقلبون ابو سلیمان نے کہا کاتب اس وصیت کی عثمان بن عفان تھے
**ف** قاضی ابوبکر کے عمر بن خطاب تھے اور کاتب عثمان بن عفان و
زید بن ثابت اور دربان سدید مولی ابی بکر اور سرہنگ ابا عبیدہ بن الجراح
سب سے پہلے اسلام مین ابوبکر ہی تے دربان و سرہنگ مقرر کیا انکی مہر
وہی حضرت صلعم کی مہر تھی یہ مہر چاندی کی تھی اوسپر محمد رسول اللہ نقش تھا پھر
وہ مہر ہاتھہ مین عمر کے رہی پھر ہاتھہ مین عثمان کے پھر چاہ اریس مین ہاتھہ سے
معیقیب کے گر گئی اور نقل مرویات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک سو بیالیس حدیثین
ہین اور محاضرات مین ایک سو تیس بتاسے ہین واللہ اعلم مین کہتا ہون یہ
مرویات مسند احمد وغیرہ مین موجود ہین

## تتمہ ذکر مرض و موت و غسل و تعداد اولاد و نحوہا مین

ابن شہاب کہتے ہین ابوبکر و حرث بن کلدہ حریرہ کہا رہے تھے یہ حریرہ ہدیۃ
مین پاس ابوبکر کے آیا تھا اتنے مین حارث بن کلدہ نے کہا اے خلیفہ رسول خدا
اپنا ہاتھہ اوٹھاؤ واللہ اس حریرہ مین زہر ہے اور مین اور تم ایک ہی دن مرینگے
ابوبکر نے ہاتھہ کہینچ لیا اور دونون بیمار ہوے یہان تک کہ ایک دن مین بعد

انقضا ایک سال کی مرے بعض نے کہا ٹھنڈے دن مین نہائے تھے تپ
آئی اور پندرہ دن بیمار رہے نماز کو باہر نہ آتے تھے لوگون کو عمر بن خطاب
نماز پڑہاتے بعض نے کہا سبب موت کا یہ تہا کہ غار مین سانپ نے کاٹا تہا اوسکی
زہر نے حرکت کی ذکرہ ابن الاثیر وقیل غیر ذلک انکا انتقال شب سہ شنبہ
یا روز جمعہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ سنہ تیرہ ہجری کو ہوا یہ ۶۳ سال کی تہی علی الصحیح
اتقا مین کہا ہے آخر کلام ابوبکر کا یہ تہا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
مین کہتا ہون یہ دعا اصل مین یوسف صدیق کی ہے قرآن مین اسکا ذکر
آیا ہے یوسف صدیق عزیز مصر تھے اور ابوبکر صدیق خلیفہ مدینہ مناسبت
مابینہما ظاہر ہے میرا نام بہی صدیق ہے اور مین بہی یہ دعا اکثر ورد زبان کہتا
ہون اللہ سے توقع ہے کہ میرے لیے بہی اس دعا کو قبول فرمائے وما ذلک
علیہ بعزیز اور بفحوای المرء مع من احب میرا حشر بہی ہمراہ صدیق رضی اللہ عنہ کرے ع
فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا — بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است
جس دن ابوبکر صدیق کا انتقال ہوا مدینہ گریہ وزاری سے گونج اوٹہا اور قوم
دہشت مین آگئی جس طرح کہ دن وفات نبوت کے حال ہوا تہا ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے وصیت کی کہ اونکو زوجہ اونکی اسما بنت عمیس نہلائے یہ پہلے بی بی ہین
جنہون نے اپنے شوہر کو اسلام مین نہلایا اور وصیت کی کہ مجہے پاس حضرت کے
دفن کر دینا اور جب مین مرجاؤن تو مجہکو دروازہ مقبرہ نبوی پر لیجانا اور دروازہ

کھڑکھڑانا اگر دروازہ کھل جائے تو وہان دفن کردینا جابر کہتے ہین ہم لیگئے اور دروازہ ٹھونکا اور کہا یہ ابوبکر صدیق ہین یہ چاہتے ہین کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہون دروازہ کھل گیا ہم نہین جانتے کس نے کھولدیا اور ہم سے کہا ادخلوا ادفنوہ کرامۃ ہم نے وہان کسی شخص اور شے کو نہین دیکہا کذا فی الصفوۃ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک اوسنی کو دیکھتا ہے ضموا الحبیب الی الحبیب عمر بن خطاب فی مسجد رسول خدا مین درمیان قبر و منبر کے نماز جنازہ پڑہی اور اوسی سریر پر جنازہ رکہا جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکہا تہا سریر عائشہ رض کا تہا اور دوچوب ساج کا تہا اور چہال سے بنا تہا اور سیرات عائشہ مین چار ہزار درہم کو فروخت ہوا معاویہ کے ایک غلام نے اوسکو خرید کرکے مسلمانون کے لیے چہوڑدیا کہتے ہین وہ ہمیشہ مین ہی پہر قبر ابوبکر مین عمر و عثمان طلحہ و عبدالرحمن بن ابی بکر اوترے اور وقت شب کے اونکو دفن کیا گھر مین عائشہ کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سر اونکا نزدیک دوش آنحضرت رکہا

**ف** سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین کہا ہے کہ اہل سنت کا اجماع ہے اسپر کہ افضل مردم بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین پہر باقی عشرہ مبشرہ پہر باقی اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر باقی اہل بیعت رضوان پہر باقی صحابہ ہکذا احکی الاجماع علیہ ابومنصور البغدادی بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم

عثمان طبرانی میں اتنا اور زیادہ کیا ہے فیعلم بذلک النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ولا ینکرہ ابوہریرہ کہتے ہیں ہم معاشر اصحاب کہتے تھے کہ افضل هذه الامة
بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم نسکت اخرج احمد وغیرہ عن علی
قال خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر وعمر ویہی فی کہا هذا متواتر عن علی
فلعن اللہ الرافضۃ ما اجهلهم عمر نے منبر پر چڑھ کر کہا الا ان افضل هذه الامة
بعد نبیها ابوبکر فمن قال غیر هذا فهو مفتر علیہ ما علی المفتری اخرجہ
ابن عساکر سعد بن زرارہ رضا کہتے ہیں ان روح القدس جبریل اخبرنی
ان خیر امتک بعدک ابوبکر رواہ الطبرانی فی الاوسط زہری کہتے ہیں
حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا تو نے کچھ حق میں ابوبکر کے بھی کہا ہے
عرض کیا ہاں فرمایا پڑھ میں بھی سنوں کہا ؎

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد	طاف العدو به اذ صعد الجبلا
وکان حب رسول اللہ قد علموا	من البریۃ لم یعدل به رجلا

فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال
صدقت یا حسان هو کما قلت اخرجہ ابن سعد حدیث انس میں فرمایا
ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر اللہ عمر واصدقهم حیاء عثمان
الحدیث رواہ احمد والترمذی واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر و
زاد فیہ واقضاهم علی اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد

ہین اوس ایضاً **ف** ابو قحافہ والد ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ کی بعد وفات
صدیق چھہ ماہ زندہ رہے محرم سنہ ۱۴ہجری مین بعمر ۹۷ سال انتقال کیا علما
نے کہا ہے لم یل الخلافۃ احد فی حیاۃ ابیہ الا ابو بکر ولم یرث خلیفۃ
ابوہ الا ابا بکر ابن عمر کہتے ہین ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشہر اخرجہ
الحاکم نووی فی تہذیب مین کہا ہے کہ مرویات ابو بکر ۱۴۲ حدیثین ہین
سیوطی فی تاریخ الخلفا مین ۱۰۴ احادیث مرویۂ صدیق رض کو مع نام مخرج
کے ذکر کیا ہے بعد الحمد پھر ایک فصل مین ذکر تفسیر قرآن اور آثار موقوفہ کا قولاً
وقضاءً وخطبۃً ودعاءً کیا ہے **ف** ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تین پسر تھے اور تین دختر
تھین عبد اللہ اکبر اولاد تھے انکی مان کا نام قتیلہ یا قتلہ تھا قبیلہ بنی عامر بن
لوی سے تھین عبد اللہ فتح مکہ وحنین وطائف مین ہمراہ حضرت کے حاضر ہوئے
اور طائف مین زخمی ہوئے ابو محجن ثقفی کا ایک تیر اونکو لگا باپ کی خلافت
تک مندمل ہوا اور زمانۂ خلافت پدر ہی مین وفات پائی ماہ شوال سنہ ۱۱ مین
اور بعد ظہر کے دفن ہوئے باپ نے اونپر نماز پڑہی اور اونکے بہائی عبد الرحمن
وعمر وطلحہ وعبید اللہ قبر مین اوترے اخرجہ ابو نعیم وابن مندہ وابو عمر و
وکذا فی اسد الغابۃ دوم عبد الرحمن بن ابی بکر تہے انکی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو
محمد یا اور کچھ تھی ان کی مان ام رومان بنت حارث قبیلہ بنی فراس بن غنم بن
کنانہ سے تھین اسلام لائین اور ہجرت کی یہ عبد الرحمن شقیق عائشہ صدیقہ تھے

بدر و احد مین ہمراہ مشرکین کے حاضر ہوئے اور بڑے بہادر و تیر انداز تہے جاہلیت
و اسلام مین ان کے مواقف مشہور ہین دن بدر کے انہون نی مبارزہ طلب کیا
انکے باپ ابوبکر واسطی مبارزہ کے نکلے حضرتؐ نے کہا متعنی بنفسک
پہر اللہ نے عبدالرحمن پر یہ احسان کیا کہ وہ مسلمان ہوگئے صلح حدیبیہ مین ان کا
نام عبدالکعبہ تہا حضرتؐ نی عبدالرحمن نام رکہا یہ ہمراہ خالد بن الولید کی حاضر
یمامہ ہوئے اور سات نفر اکابر یمامہ کے قتل کیے اور ہمراہ اپنی بہن عائشہ
کے حاضر وقعہ جمل ہوئے اور مکہ معظمہ مین قبل اتمام بیعت یزید یکایک سنہ ۵۳ھ
مین مرگئے اونکی مرویات کتب احادیث مین آٹھہ حدیثین ہین اور انکی نسل
بہی ہے نقلہ بعضہم سوم محمد بن ابی بکر انکی کنیت ابوالقاسم ہے انکی مان
اسماء بنت عمیس خثعمیہ مہاجرات اول کی تہین پہلے شوہر ان کی جعفر بن ابوطالب
تہے یہ ہمراہ اونکی ہجرت کرکے حبشہ کی طرف گئین تہین جب جعفر موتہ ارض شام
مین شہید ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نی بعد اونکے انسی نکاح کرلیا انسی محمد
ذی الحلیفہ مین پیدا ہوئی ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۰ ہجری مین اور یہ حج کرنی کو جاتی
تہین حجۃ الوداع مین ہمراہ حضرتؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرتؐ نی حکم دیا
کہ غسل کرکے کوچ کرین اور حج کا اہلال کرین اور جو کام حاجی کرتا ہے وہ سب
کرین مگر طواف بیت کہ نکرین یہ سبب ہوئین اس حکم شرعی کی قیام ساعت تک
پہر جب ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو علی بن ابی طالب نی انسی نکاح کرلیا محمد بن ابی بکر کا

نشو ونما کنار مرتضوی مین ہوا اور محمد دن جمل کے ہمراہ علی مرتضے تہے اور صفین
مین بہی ہمراہ اون کے حاضر رہے اور عثمان رضے اللہ عنہ نے محمد کو اپنے
وقت مین والی مصر کر دیا تہا اور اونکے لیے عہد لکہد یا تہا یہی سبب اون کے
استشہاد کا ہوا اور علی نے بہی محمد کو والی مصر بجای قیس بن سعد کی بعد
رجوع کے صفین سے مقرر کر دیا تہا ابن خلکان نے کہا ہے کہ علی نے محمد
کو والی مصر کیا وہ مصر مین ۳۷ھ ہجری کو داخل ہوئے اور وہین رہے یہانتک
کہ معاویہ بن ابی سفیان نے عمرو بن العاص کو مع لشکر ہائے اہل شام بہیجا اور
اونکے ہمراہ معاویہ بن حدیج بجای مہملہ مضمومہ و دال مفتوحہ و در آخر جیم تہے باہم
قتال ہوا محمد شکست کہا کر گہر مین ایک زن دیوانہ کے روپوش ہو گئے اصحاب
معاویہ بن حدیج کا گذر اوس مجنونہ کے گہر پر سے ہوا وہ راہ مین بیٹہی تہی اور اوسکا
ایک بہائی لشکر مین تہا کہنے لگے کیا تم میرے بہائی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہا نہین
کہا محمد بن ابی بکر میرے گہر مین گہسے بیٹہے ہین معاویہ نے اپنے اصحاب سے کہا
کہ اندر جا کر مشکین باندہکر زمین پر گہسیٹتے ہوئے لاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا محمد نے کہا
مجہے بخیال ابو بکر کے چہوڑ دو اور محفوظ رکہو کہا تو نے میری قوم کی قصہ عثمان مین
اسی مرد قتل کیے ہین اب بہلا مین کہین تجہکو چہوڑ دونگا اور تو اوسکا صاحب ہے
لاو اللہ پہر ماہ صفر ۳۸ھ مین اونکو قتل کر ڈالا اور معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو راہ مین
گہسیٹتے طرف سے خانہ عمرو بن العاص کے لیجاؤ کیونکہ وہ اوسکو مکروہ رکہتا تہا اور

حکم دیا کہ ایک جیفہ حمار مین رکھکر آگ مین جلادو اور بعض نے کہا کہ زندہ جیفہ
حمار مین کرکے جلادیا سبب اس بلا کا بد دعا اون کی بہن عائشہؓ کی تہی کہ دن
جمل کے اون کے ہودج مین اپنا ہاتھ داخل کیا اونہون نے نہ پہچانا اور
اجنبی سمجھکر یہ کہا کہ یہ کون ہے جو حریم رسول خدا سے تعرض کرتا ہے اللہ اوسکو
آگ مین جلائے کہا یا اختاہ قولی بتار الدنیا یعنی اے بہن آگ دنیا کو کہو
تب اونہون نی کہا بنار الدنیا اور جس جگہہ یہ مارے گئے تہے اوسی جگہہ دفن ہوگئے
جب ایک سال اونکی دفن پر گذرا اونکا غلام آیا اور اوسنے اونکی قبر کہودی
اوسمین سوا سر کے کچہہ نپایا تب سر کو نکالکر مسجد مین زیر منارہ یا قبلہ دفن کردیا ف
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین شقیقہ عبدالرحمن تہین حضرتؐ نے آن سے
تزوج کیا اور احب مردم تہین طرف حضرتؐ کے کسی نے حضرتؐ سی پوچہا تہا
من احب الناس الیک یا رسول اللہ فرمایا عائشۃ فقیل من الرجال فقال ابوہا
انکا ذکر دوسرے رسالی مین بذیل ازواج حضرتؐ انشاء اللہ تعالی آئیگا دوم
اسماء شقیقہ عبداللہ تہین اور سب خترون مین کلان انکو ذات النطاقین کہتے
تہے کیونکہ انہون نی اپنا کمربند کاٹکر دہن جراب کو جسمین زاد ہجرت تہا اور ابوبکر کے
گہر کا وہ زاد تہا باندہا تہا اس قصہ کا ذکر عائشہ فی حدیث ہجرت مین کیا ہے اور
کہا ہے فجہزناہما احسن الجہاز ووضعنا لہما سفرۃ فی جراب الخ اہل سیر نے
ذکر کیا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا جب ہم پر بعد حضرتؐ مخفی رہا تو کچہہ نفر قریش کے

ہماری پاس آئے اونمین ابوجہل بہی تہا کہا تیرا باپ کہان ہے بیٹے کہا
واللہ مین نہین جانتی اوسنے مجہے ایک ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ گر گیا
اور جب ہمکو معلوم ہوا کہ حضرت کدہر گئے تو ہم نے ایک جنی کی آواز سنی اور
اوسکی شخص کو نہین دیکہا وہ کچہ ابیات پڑہتا تہا ۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ — رفیقین حلا خیمتی ام معبد

الی آخر الابیات جب ہم نے یہ ابیات سنے تب جانا کہ حضرت کدہر گئے ہین یہ
اسمار کا بیاہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہوا تہا مکہ مین اور اونکی
شکم سے چند ذکور و اناث پیدا ہوئے منذر و عبداللہ و عروہ اور یہ ایک مین
فقہاء سبعہ سے اور خدیجہ کبری وام الحسن و عائشہ یہ سب چہہ بچے ہوئے تین پسر
تین دختر پہر زبیر نے اسماء کو طلاق دیدی وہ اپنے فرزند عبداللہ کے ساتہہ
مکے مین رہتی تہین یہانتک کہ حجاج نے عبداللہ کو قتل کیا اسماء نے عبداللہ کو
آب زمزم سے محضر صحابہ وغیرہم مین غسل دیا کسی نے اس امر کا انکار اسماء پر نہین
کیا بلکہ فقہاء نے اس ہی سے استدلال کیا ہے جواز ازالہ نجاست پر آب زمزم سے
یہ غسل ایک سبب اظہار حکم شرعی کا تا یوم القیامۃ ہو گیا اور بعد عبداللہ کے کم
زندہ رہین ان کی عمر سو برس کی ہو گئی تہی مگر ایک دانت بہی نگرا تہا انتقال اسماء
کا مکہ مین ہوا سوم ام کلثوم یہ دختر خود ابوبکر رضی اللہ عنہ تہین انکی ماں ام
جبیبہ بنت خارجہ بن زید تہین ابوبکر کا نزول انپر ہجرت مین ہوا ان سے

بیاہ کر لیا اور انکو حاملہ چھوڑ کر انتقال فرمایا بعد وفات کی ام کلثوم پیدا ہوئین
انکا بیاہ طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ ہوا ذکرہ ابن قتیبہ وغیرہ ولم اقف لہما
علی وفاۃ رضی اللہ عنہم اجمعین حکایت شیخ عبد الغفار قوصی رح نے
کتاب الوحید فی علم التوحید مین لکھا ہے کہ ایک شخص اکابر علما مین سے ہمارے
یار تھے وہ مرگئے ہم نے اونکو خواب مین دیکھا اور دین اسلام سے سوال کیا
وہ جواب مین رکی ہنی کہا کیا یہ دین حق نہین ہے کہا ہان حق ہے میتے طرف
اون کی چہرے کی نظر کی وہ سیاہ تہا جیسے زفت جالانکہ زندگی مین وہ ایک
مرد سفید رخ تھے مینے کہا تمہارا چہرہ سیاہ کیون ہے اگر دین اسلام حق ہے
آواز پست سی کہا کنت اقدم بعض الصحابۃ علی بعض بالھوی والعصبیۃ
شیخ نے کہا یہ عالم اوس شہر کا رہنے والا تھا جو منسوب برفض تھا اتنے مین کہتا
ہون شاید یہ علی مرتضےٰ کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ پر فاضل اعتقاد کرتا ہوگا واللہ اعلم

## ذکر سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

انکی کنیت ابوحفص ہے یہ ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح
بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب ہین حضرتؐ سے کعب
مین جا ملتے ہین ان کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن
مخزوم تھین یہ حضرتؐ کے مولد شریف سے تیرہ سال بعد پیدا ہوے وقیل غیر ذلک
انکا نام جاہلیت و اسلام مین بھی عمر تھا اور ابوحفص کنیت ان کی حضرتؐ سے

رکھی تھی حفص کہتے ہین ولد اسد کو یہ کنیت دن بدر کے رکھی ذکرہ ابن اسحق
مین کہتا ہون ایک کنیت میری بھی ابوحفص ہے اس لیے کہ میری دختر صغیر
مرحومہ کا نام حفصہ تھا اور جس دن دار ارقم مین یہ اسلام لائے حضرتؐ نے
انکا نام فاروق رکھا ان کے مسلمان ہونے پر عدد اربعین اہل اسلام کا پورا
ہوگیا سنہ ٦ ہجری مین بعمر ٢٧ سال مسلمان ہوئے قال الذہبی یہ اشراف قریش
مین تھے جب درمیان قریش وغیرہم کے حرب ہوتی تو یہ سفیر مقرر کیے جاتے
تھے بعض نے کہا یہ بعد ٣٩ مرد اور ١١ عورت کے اسلام لائے اور کسی نے کہا بعد
٢٣ عورت کے اور بعض نے کہا بعد ٤٥ مرد اور ١١ عورت کے واللہ اعلم
بہرحال جب یہ اسلام لائے مسلمانون کو نہایت خوشی ہوئی اور سب نے باہر نکلکر
اظہار اسلام کیا اور اللہ نے ان کی سبب سے حق کو باطل سے جدا کر دیا جبریل
علیہ السلام آئے اور کہا اے محمدؐ آسمان والے اسلام عمرؓ سے خوش ہوئے رواہ
ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباس سب سے اول یہی امیر المومنین کہلائے اور
سب سے پہلے انہین نے تاریخ لکھی اور سب سے پہلے انہین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کو اشارہ طرف جمع قرآن کے مصحف مین کیا اور لوگون کو شہر رمضان کی قیام
پر جمع فرمایا اور سب سے اول درہ واسطے تادیب و تعزیر کے انہین نے مقرر کیا
اور خراج رکھا اور شہر بسائے اور قاضی مقرر کیے ان کا نقش خاتم یہ تھا کفی
بالموت واعظا یا عمر اور یہ کاغذ پر حضرتؐ کی مہر لگاتے انکی مسلمان ہونیکی بابت

کئی روایتین ہین جن کو سیوطی نی تاریخ الخلفا مین ذکر کیا ہے اشہر یہ ہے
کہ قریش نی مجتمع ہوکر دربارۂ حضرت مشورہ کیا اور کہا کون آدمی اونکو قتل
کرے عمر بن خطاب نی کہا مین قتل کرونگا کہا ای عمر یہ کام تہین سے بنیگا
عمر اپنی تلوار لگا کر طلب آنحضرت مین نکلے حضرت مع اصحاب خود منزل حمزہ مین
تہے جو کوہ صفا کی جڑ مین تہا جب عمر طرف صفا کے چلی اونکو سعد بن ابی وقاص
زہری ملے کہا ای عمر کدہر جاتے ہو کہا مین چاہتا ہون کہ محمد کو قتل کرون
سعد نے کہا تم احقر و اصغر ہو اس سی کہ تمکو بنی ہاشم و بنی زہرہ مین کیونکر
امن ملیگا جبکہ تم محمد کو قتل کروگے عمر نے کہا مین دیکہتا ہون کہ تم بہی صابی
ہوگئے ہو اور جس دین پر تہے اوسکو تم نے چہوڑ دیا ہے دوسری روایت
مین یہ ہے شاید تو بہی طرف محمد کے ہوگیا ہے اب مین تجہی سے شروع کرونگا
اور اول تجہی کو قتل کرونگا اوس وقت سعد نی کہا جان رکہو کہ مین محمد پر ایمان
لایا ہون و اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ عمر نے اپنی تلوار کہینچی
اور سعد نی اپنی تلوار میان سے نکالی اور ایک نی دوسرے پر ہاتہ چلانا چاہا
قریب تہا کہ مختلط ہو جائین سعد نے کہا ای عمر تم اپنی بہن آمنہ بنت الخطاب
کی خبر نہین لیتے اوسکو کیون نہین قتل کرتے کہ وہ بہی تو ایمان لائی ہے
مواہب مین فاطمہ بنت الخطاب کہا ہے اونکی زوج سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
تہی عمر نے کہا کیا وہ دونون مسلمان ہوگئے ہین کہا ہان تب عمر سعد کو چہوڑ کر

جلد طرف منزل آمنہ کی چلی اور اون کی پاس پہونچے وہان ایک مرد انصاری
جناب بن الارت نام تہا اور وہ سب سورۂ طٰہٰ پڑہ رہے تھے خباب نی جب
آہٹ عمر کی پائی تو گہر مین چہپ رہے عمر نے بہن بہنوئی پر داخل ہو کر کہا یہ
کیا آواز نرم تہی جو مینے پاس تمہارے سنی کہا ہم آپس مین باتین کرتے تہے
کہا شاید تم دونون صابی یعنی بے دین ہو گئے ہو عمر کے بہنوئی نی کہا بہلا
ای عمر اگر حق تمہارے دین کے غیر مین ہو عمر نے سعید پر جست کی اور داڑہی
پکڑی عمر ایک مرد قوی و سخت تھے سعید کو زمین پر دے مارا اور سینے پر چڑہ بیٹھے
عمر کی بہن نی آکر اونکو چہڑایا عمر نے اپنی بہن کو بہی ایک ایسا طمانچہ مارا جس سے
اونکا چہرہ چہل گیا جب بہن نی اپنے چہرے پر خون دیکہا تو وہ بہی غضبناک
ہوئین اور کہا ای دشمن خدا تو مجہکو اس بات پر مارتا ہے کہ مین اللہ کو ایک
بتاتی ہون کہا ہان دوسری روایت مین یون ہے کہ بہن نی یون کہا یا عمر
ان کان الحق فی غیر دینک اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ لقد
اسلمنا علی رغم انفک فاصنع ما انت صانع جب عمر نی یہ بات سنی تو پشیمان
ہوئی اور سینۂ سعید پر سی اوتر کہڑے ہوئے اور الگ ہو گئے اور کہا وہ صحیفہ
جو تم پڑہتے تہے اوسکو مجہپر عرض کرو اور عمر قاری کتب تہے اون کی بہن
نے کہا مین ہرگز یہ نکرونگی عمر نے کہا جو بات تو نی کہی ہے وہ میری دل مین پڑی
تو وہ صحیفہ مجہے دے مین اوسکو دیکہون اور مین تجہسے عہد کرتا ہون کہ مین خیانت

نا ڈونگا یہان تک کہ تجہے پہیر دون اور تو جہان چاہے اوسکو رکہے بہن نے
کہا تو نجس ہے جا نہا کر آ یا وضو کر کیونکہ اس کتاب کو بجز مطہرین کے کوئے
نہین چہوتا ہے عمر نہانے کو نکلی خباب بن الارت نی نکل کر کہا تو یہ کتاب عمر
کو دیتی ہے اور وہ کافر ہے کہا ہان مین امید کرتی ہون کہ اللہ میرے بہائی کو
ہدایت کرے خباب گہر مین چہپے اور عمر نہا کر آئے بہن نے وہ صحیفہ عمر کو دیا
اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ
انّنی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری اس آیت پہ عمر نی کہا
جو کوئی اسکا قائل ہے اوسکو پہونچتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتہہ غیر کی عبادت
نکرے پہر کہا مجہے پاس محمد کے لیچلو خباب نی جب یہ بات سنی گہر سے نکل آئی
اور کہا بشارت ہو تجہے ای عمر مین امید کرتا ہون کہ آج کی شب دعای آنحضرت
تیرے حق مین سابق ہو گئی ہو حضرت نی کہا تہا اللّٰہم اعزّ الاسلام بعمر
بن الخطاب وبابی جہل بن ہشام دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ عائشہ نی کہا حضرت
نے یون فرمایا تہا اللّٰہم اعزّ عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز بالجملہ عمر
نے کہا ای خباب مجہے پاس رسول اللہ کے لیچل خباب اوٹہے اور اونکی ساتہہ
سعید بہی تہے یہان تک کہ حمزہ کے گہر پہ آئے دار ارقم مین جو جڑہ مین صفا کی
تہا اور دروازہ ٹہونکا بعض اصحاب نے اونہکو اوس کی درز سے نظر کی اور
پہر کر حضرت سے کہا ای رسول خدا ہذا عمر نعوذ باللہ من شرہ فرمایا دروازہ کہولدو

اگر خیر لیکر آیا ہے تو ہم اوس کو قبول کرینگی اور اگر شر لیکر آیا ہی تو اوسکو قتل
کرڈالینگی تب دروازہ کہولدیا عمر اندر آی حضرتؐ نے صحن خانہ تک
بڑہکر لیا اور اونکا جامہ مع حمائل سیف خوب سا مضبوط پکڑ لیا دوسری روایت
مین یون ہی کہ بازو پکڑکر خوب سا ہلایا یہان تک کہ عمر ہیبت رسول خدا سی
کانپنے لگی اور بیٹھہ گئے حضرتؐ نی فرمایا ای عمر تو باز نہین آتا یہان تک کہ نازل
کری تجہپر اللہ وہ جو ولید بن المغیرہ پر نازل ہوا یعنی خزی و نکال اللھم ھذا عمر
ابن الخطاب اللھم اعز الدین بعمر بن الخطاب عمر نے کہا اشھد ان لا
الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ گہر والون نی تکبیر کہی جسکو اہل
مسجد نی سنا اور ایک روایت مین ہے کہ آواز تکبیر کی اطراف مکہ مین سنی گئی عمر
نے کہا ای رسول خدا کیا ہم حق پر نہین ہین مرین یا جیین فرمایا ہان قسم ہے
اوس کی جس کے ہاتہہ مین ہے جان میری تم حق پر ہو جیو یا مرو کہا پہر
اخفا کیون ہے دوسری روایت مین ہے کہا اے رسول خدا ہم اپنے
دین کو کیون چہپائین اور ہم حق پر ہین اور وہ باطل پر ہین فرمایا ای عمر
ہم تہوڑے لوگ ہین اور تو نی دیکہا جو تکلیف ہم نے پائی عمرؓ نے کہا والذی
بعثک بالحق لا یبقی مجلس جلست فیہ بالکفر الا جلست فیہ بالایمان پہر
حضرتؐ درمیان دو صف کی نکلے ایک جانب حمزہ تہی اور دوسری جانب
عمر رضی اللہ عنہما عمر کی آواز مثل چکی کی تہی جب مسجد مین داخل ہوئے قریش نے

عمر و حمزہ کو دیکھا اون کو اس طرح کا صدمہ ہوا کہ ویسا صدمہ کبھی نہوا تھا
اوس دن حضرتؐ نے عمر کا نام فاروق رکھا انکا اسلام تین دن بعد اسلام
حمزہ بن عبد المطلب سنہ ۶ نبوی مین علی الراجح تھا

## صفت عمر رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ سرخی آمیز اصلع سخت سرخ چشم تھے عارضین مین خفت تھے
اضبط تھے اضبط وہ شخص ہوتا ہے جو دونون ہاتھ سے یکسان و برابر کام کرے
انکی صفت توریت مین یہ ہے کہ وہب نے کہا قرن من حدید امین شدید
قرن کہتی ہین کوہ خرد کو زر کہتے ہین مینے عمر کو دن عید کے دیکھا پیادہ چلے
جاتی تھے شیخ اصلع آدم اعسر طوال مشرف علی الناس تھے گویا دابہ پر سوار ہین
واقدی کہتے ہین وہ آدم نہ تھے مگر عام الرمادہ مین اونکو دیکھا ہوگا کہ تیل
کہاتے کہاتے گندم گون پڑ گئے تھے ابن عمر نے کہا عمر مرد سفید تھے سرخی
اونپر چڑہی آتی تہی دراز قد اصلع اشیب تھے عبید بن عمیر نے کہا کان عمر
یفوق الناس طولا سلمہ بن الاکوع نے کہا کان عمر رجلا ایسر یعنی
یعمل بیدیہ جمیعا ابو رجاء عطاردی کہتے ہین کان عمر رجلا طویلا
جسیما اصلع شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفۃ سبلتہ
کبیرۃ وفی اطرافہا صہبۃ انتہی تاریخ ابن عساکر مین کہا ہے ان کی ماں حنتمہ
بنت ہشام خواہر ابو جہل بن ہشام تہین ابو جہل ان کا ماموں تہا ذکرہ السیوطی

ان کی فضائل مین آیات و احادیث آئے ہین بعض خاص اور بعض مشترک
ہین درمیان ان کے و ابوبکر کے چنانچہ ترجمہ ابوبکر مین بعض احادیث کا
ذکر گذر چکا ہے اور یہ چند احادیث خاص ہین ساتھ ان کے حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے تم سے پہلے امتون مین محدث ہوتے تھے میری امت مین
اگر کوئی ہوگا تو وہ عمر ہے متفق علیہ توربشتی نے کہا محدث کہتے ہین مرد
راست گمان کو اور حقیقت مین یہ وہ شخص ہے جس کے دل مین کوئی شئے
طرف سے ملأ اعلیٰ کے پڑے یعنی ملہم ہو اور یہ کلام کچھ وارد مورد تردد نہین ہے
بلکہ بطور تاکید وقطع کے ہے کذا فی المرقاۃ سعد بن ابی وقاص کہتے ہین عمر نے
حضرتؐ پر اذن چاہا آپ کی پاس کچھ عورتین قریش کی تہین باتین کرتین اور
نفقہ زائد مانگتین اور چلا چلا کر گفتگو کر رہی تہین جب عمر نے اذن چاہا وہ جلد
آڑ مین جا چہپین عمر اندر آئے حضرتؐ ہنس رہے تھے عمر نے کہا اللہ آپ کے
دانت کو ہنسائے فرمایا مجھکو ان عورتون سے تعجب ہے جو اسدم میرے پاس تہین تعجب
آیا کہ تمہاری آواز سنکر سب جلدی سی آڑ مین جا چہپین عمر نے کہا اے اپنی جان
کی دشمنو تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہین ڈرتین اونہون نے کہا
ہان تم افظ اغلظ ہو یعنی سخت کلام وبدمزاج حضرتؐ نے فرمایا ایہا یا ابن الخطاب
والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک
متفق علیہ فج کہتے ہین طریق واسع کو درمیان دو پہاڑون کی حدیث جابر مین

رفعاً آیا ہے کہ مین جنت مین گیا مینے جنت مین ایک محل دیکھا اوس کی صحن
مین ایک جاریہ تہی مینے کہا یہ محل کس کا ہے کہا عمر بن الخطاب کا مینے
چاہا کہ مین اوس کے اندر جاؤن اور نظر کرون مجہے تمہاری غیرت یاد
آئی عمر نے کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ ابو سعید نے
رفعاً کہا ہے مین سوتا تہا مینے لوگون کو دیکھا کہ مجہپر عرض کیے جاتی ہین
اور اونپر قمیص ہین کوئی سینے تک پہونچتا ہے اور کوئی کمتر اس سے اور
عرض کیے گئے مجہپر عمر بن الخطاب اونپر ایک قمیص تہا وہ اوسکو کہینچتے تہے
کہا اس کی کیا تاویل ہے فرمایا دین متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمر دین مین
کامل تہے اور دوسرے فی الجملہ ناقص ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو سنا
فرماتی تہی کہ مین سوتا تہا کہ ایک پیالہ شیر کا میری پاس لایا گیا مینے اوس کو
پیا یہان تک کہ مین اوس کی سیرابی کو دیکہتا ہون کہ ناخنون سے نکلتی ہے
پہر مینے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا کہا اے رسول خدا اسکی تاویل کیا ہے
فرمایا علم متفق علیہ حدیث دلیل ہی علم عمر پر مین کہتا ہون کتاب ازالۃ الخفا
مین فتاوای عمر رضی اللہ عنہ کو یکجا تتبع کرکے لکہا ہے اوس ہی کمال علم
حضرت عمر کا ثابت ہے وللہ الحمد یہ حدیث ابلغ ہے منقبت مین حدیث
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے فافہم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے مین سوتا تہا
مینے اپنے آپکو دیکہا کہ مین ایک چاہ پر ہون اوس چاہ پر ڈول ہے مینے جسقدر

اللہ نے چاہا ڈول کہینچے پہر اوس ڈول کو ابن ابی قحافہ نے لیلیا اور ایک یا
دو ڈول کہینچے اور اون کے کہینچنے مین ضعف تہا اللہ اونکی ضعف کو بخشے
پہر وہ ایک ڈول عظیم ہوگیا اوس کو ابن خطاب نے لیا مینے لوگون مین کوئی
ایسا عبقری یعنی زبردست و قوی نہین دیکہا کہ وہ عمر کا سا کہینچنا کہینچے
یہان تک کہ لوگ اپنے اونٹ پانی پلاکر تہانون پہ لیگئے دوسری روایت
مین یون ہے ابن عمر نے کہا پہر اوس ڈول کو ابن خطاب نے ہاتہ سے
ابوبکر کے لیلیا وہ عمر کے ہاتہ مین غرب یعنی ایک ڈول بزرگ ہوگیا فلم ار
عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ اس حدیث
مین اشارہ ہے طرف قصر مدت خلافت ابوبکر کے چنانچہ یہ خلافت دو سال
۳ ماہ رہی بعض نے کہا یہ شک راوی کا ہے اور روایت صحیح دو ہی ڈول ہے
اور ضعف کا ہونا اشارہ ہے طرف اضطراب امر امارت وارتداد بعض عرب کے
اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس برس سے کچہہ زیادہ ہے اور نہایت قوت
و سطوت کے ساتہ تہے ابن عمر نے رفعا کہا ہے ان اللہ جعل الحق علی
لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی اور ابوداؤد کا لفظ ابوذر سے یہ ہے ان اللہ
وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ علی مرتضے کہتے ہین ہم کچہہ بعید نجانتے
تہے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمر پر ناطق ہوتا ہے رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
مراد سکینہ سے وہ بات ہے جسپر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہون اور یہ

ایک امر غیبی ہے یا مراد وہ فرشتہ ہی جو الہام قول حق کرتا ہے ابن عباس
نے کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا تہا اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او
بعمر بن الخطاب صبح کو عمر پاس حضرتؐ کے آئی اور اسلام لائے پہر
حضرتؐ نی مسجد مین ظاہر طور نماز پڑہی رواہ احمد و الترمذی جابر کہتے ہین عمر نی
ابوبکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلعم ابوبکر نی کہا سنو اگر تم ایسا
کہتے ہو تو مینے بہی حضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تہے ما طلعت الشمس علی
رجل خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب حدیث
عقبہ بن عامر مین رفعا آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر رواہ الترمذی
واستغربہ بریدہ کہتے ہین ایک جاریہ دف بجاتی تہی ابوبکر آئے پہر علیؓ
پہر عثمان وہ بجائے گئی جب عمر آئے دف ڈالکر اوسپر بیٹہ گئی حضرتؐ نے کہا
ان الشیطان لیخاف منک یا عمر الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن صحیح غریب حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایک جاریہ حبشیہ ناچتی تہی
اور گرد اوس کے کچہ صبیان تہے مین مابین منکب و راس آنحضرتؐ او نکا
تماشا دیکہتی تہی کہ اتنے مین عمر آئے لوگ چل دیی حضرتؐ نی فرمایا انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر الحدیث رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ف انس و ابن عمر نے کہا ہے کہ
عمر کہتے تہے کہ مین تین امر مین موافق اپنے رب کے ہوا مینے کہا ای رسول خدا

کیا خوب ہوتا کہ ہم مقام ابراہیم کو مصلے ٹھیراتے اوسپر یہ آیت آئی واتخذوا
من مقام ابراھیم مصلی یعنی کہا ای رسول خدا آپ کی عورتون پر اچھے
برے سب طرح کی لوگ آتی ہین کاش آپ ان کو حکم دیتے کہ یہ پردہ
کیا کرین اوسپر آیت حجاب نازل ہوئی پھر نسا حضرت غیرت مین یعنی قصہ
شرب عسل مین مجتمع ہوئین مینے کہا عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا
خیرا منکن پھر آیت اسی طرح اوتری ایک روایت مین ابن عمر سے یون
ہے کہ وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراھیم وفی الحجاب وفی اساری بدر
متفق علیہ مین کہتا ہون یہ کچھ حصر نہین ہے بلکہ موافقت عمر کے ساتھ رب
العالمین کے ۲۰ موضع مین واقع ہوئی ہے سیوطی فی ان مواضع کو
استقراء کر کے رسالہ مستقل مین لکھا ہے ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ فاضل
ہوئے عمر بن الخطاب لوگون پر چار امر مین ایک درباره اسیران روز بدر
کہ عمر فی اون کے قتل کا حکم دیا تھا اوسپر یہ آیت آئی لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوم امر حجاب نساء نبوی اسپر زینب
نے کہا تھا کہ ای عمر کیا تم ہمپر حکمران ہو اور ہمارے گھرون مین تو وحی اوترتی
ہی اوسپر یہ آیت آئی واذا سألتموھن متاعا فاسألوھن من وراء حجاب سوم
دعوت آنحضرت کہ اللھم ایدالاسلام بعمر بن الخطاب چہارم درباره رائے
خود بحق ابی بکر کہ سب سی پہلے بیعت اون کی عمر فی کی رواہ احمد ابو سعید

کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ذالک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ ہم یہ مرد
عمر کو خیال کرتے تھے یہاں تک کہ اونکا انتقال ہوا رواہ ابن ماجۃ ابن عمر
کہتے ہیں میں نے کسیکو بعد حضرت کے جب سے کہ مقبوض ہوئے احد واجود تر
عمر سے نہیں دیکھا یہانتک کہ آخر عمر کو پہونچے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ
رفعا یہ ہے کہ جبریل نے مجسے کہا البتہ اسلام موت عمر پر رویگا اور فرمایا اگر
میں تم میں مبعوث نہوتا تو عمر مبعوث ہوتا رواہ الدیلمی اور فرمایا لو کان نبی بعدی
لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد اور فرمایا کہ اگر عذاب اوترتا تو کوئی نہ بچتا
مگر عمر بن خطاب رواہ ابن مردویہ اور فرمایا عمر میرے ساتھ ہے اور میں
عمر کے ساتھ ہوں اور حق ہمراہ عمر کے ہے جہاں کہیں وہ ہو رواہ الطبرانی
اور فرمایا عمر بن خطاب سراج اہل جنت ہے رواہ البزار اور فرمایا نہیں
ملا شیطان عمر سے لیکن منہ کے بل گرا اور نہیں سنی اوسکی آہٹ عمر نے
مگر یہ کہ گرا رواہ الحکیم الترمذی فی النوادر اور فرمایا ای اخی عمر تو مجھے اپنی دعا
سے نہ بھولنا رواہ احمد اور فرمایا کاد ان یصیبنا فی خلافک شر یا عمر رواہ
الدیلمی اور فرمایا رضا رب کی رضائے عمر میں ہے رواہ الحاکم اور فرمایا
لو لم ابعث لبعث بعدی عمر رواہ الدیلمی اور فرمایا اے عمر تو صاحب
رای رشید ہے اسلام میں رواہ ابو داؤد اور منجملہ احادیث مشترکہ کے علاوہ احادیث
مذکورہ کی یہ حدیثیں ہیں صالح المؤمنین ابوبکر و عمر ہیں رواہ الطبرانی ابوبکر

وعمر بمنزلہ سمع وبصر کے ہین رواہ الترمذی ابوبکر وعمر دو سراج اہل جنت ہین رواہ الدیلمی ابوبکر وعمر مجہسے بمنزلہ ہارون کی موسے سے ہین رواہ الخطیب

**ف** بعد موت ابوبکر کے عمر سے روز شنبہ کو بیعت کی ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۳ ہجری سے آٹھہ دن باقی تھے بعد دفن ابوبکر منبر پر چڑہے اور ایک درجہ مجلس ابوبکر سے نیچے بیٹھے پہر کہڑے ہوکر اللہ کی حمد وثنا کی اور حضرت پر درود بہیجی پہر کہا ایہا الناس انی داع فامنوا اللھم انی غلیظ فالھنی لی طاعتک بموافقۃ الحق ابتغاء وجھک والدار الاخرۃ وارزقنی الغلظۃ والشدۃ علی اعدائک من غیر ظلم ولا اعتداء علیھم اللھم انی شحیح فسخنی فی نوائب المعروف قصدا من غیر سرف ولا تبذیر ولا ریاء ولا سمعۃ ابتغی بذلک وجھک الکریم والدار الاخرۃ وارزقنی خفض الجناح ولین الجانب للمومنین فانی کثیر الغفلۃ والنسیان والھمنی ذکرک علی کل حال پہر کہا الا ورب الکعبۃ لاحملنھم علی الطریق پہر منبر پر سے اوتر آئے

**ف** زمانہ عمرؓ مین بہت سے شہر فتح ہوئے ازانجملہ دمشق ہے اس کو ہاتہہ سے روم کی نکال لیا اور طبریہ وقیساریہ وفلسطین وعسقلان اور خود جاکر بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا اور نیز بعلبک وحمص وحلب وقنسرین وانطاکیہ وجلولا ورقہ وحران وموصل وجزیرہ ونصیبین وآمد ورہا وقادسیہ ومدائن کو مفتوح کیا ملک فارس زائل ہوگیا اور یزدجرد بہاگ گیا اور فرغانہ وترک

کی پاس پناہ پکڑی اور نیز کور دجلہ والبلہ اور کور اہواز وجابیہ ونہاوند
واصطخر واصفہان وبلاد فارس وتستر وشوش وہمدان ونوبہ وبربرہ
آذربیجان اور بعض عمال خراسان فتح کیے وللہ الحمد نقلہ بعضہم عن الریاض
النضرۃ اور مصر غرہ محرم سنہ ۲۰ ہجری کو ہاتھ پر عمرو بن العاص کے فتح ہوا
اور نیز اسکندریہ وطرابلس وغرب اور سواحل متصلہ اوس کی مفتوح ہوئے
حیاۃ الحیوان میں منجملہ فتوح کی جو ایام عمر میں ہوئے راس العین اور خابور
وبیسان ویرموک وری وما یتصل بہا کو شمار کیا ہے سیوطی نے ذکران
فتوح بلاد کا بقید سنوات تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنہ ۱۷ میں
مسجد نبوی کو زیادہ کیا اسی سال حجاز میں قحط پڑا اوسکو عام الرمادہ کہتے
ہیں اور عمر نے عباس کو لیکر استسقا کیا اوس وقت دوش عمر پر چادر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی کرامت عمرو بن العاص نے جب مصر فتح کیا تو
اہل مصر نے آکر کہا نیل ہر سال ایک جاریہ بکر کا محتاج ہے جو جاری میں
بہت خوبصورت ہو ہم ایک حسین دختر نیل میں ڈالا کرتے ہیں ورنہ وہ جاری
نہیں ہوتا ہے اور شہر ویران ہوجاتے ہیں اور قحط پڑتا ہے عمرو بن العاص
نے ایک شخص پاس عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا اور اس حال کی خبر دی عمر نے
عمرو کو لکھا کہ الاسلام یجب ما قبلہ یعنی اسلام قاطع امور جاہلیت ہے اور ایک
بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ بھیجا اور حکم دیا کہ اسکو نیل میں ڈالدو عمرو بن العاص

نے اوسکو لیکر پڑہا اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر
وان کان اللہ الواحد القہار ہو الذی یجریک فنسأل اللہ الواحد القہار
ان یجریک عمر نے وہ بطاقہ نیل مین ایک دن قبل یوم الصلیب کے ڈالدیا
صبح یوم الصلیب کو اللہ تعالی نے نیل کو ۱۶ گز بلند جاری کر دیا اور وہ سنت
سیئہ اہل مصر سے منقطع ہوگئی ذکرہا غیر واحد مین کہتا ہون اس کرامت
کو ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین لکہا ہے الفاظ کا کچہ تفاوت ہے کرامت
ابو القاسم بن بشران نے فوائد مین کہا ہے کہ ابن عمر کہتے ہین عمر بن الخطاب
نے ایک شخص سے پوچہا تیرا کیا نام ہے کہا جمرہ کہا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب
کا کہا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا کہا مسکن تیرا کہان ہے کہا حرہ کہا کون سا حرہ
کہا ذات اللظی کہا ادرک اہلک فقد احترقوا وہ شخص اپنے گہر کو واپس گیا
دیکہا سب جل گئے واخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوہ واخرجہ
ابن درید فی الاخبار المشہورۃ وابن الکلبی فی الجامع وغیرہم ابو عذبہ
حمصی کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امیر کو
سنگسار کیا غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑہی اور نماز مین سہو ہوگیا
جب سلام پہیرا کہا اللہم انہم قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم بالغلام
الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم

اخرجہ البیہقی فی الدلائل سیوطی کہتے ہین یہ اشارہ ہے طرف حجاج کے
ابن لہیعہ نی کہا اوس دن حجاج پیدا ہوا تہا یعنی قبل واقعہ کی خبر دی یہ
کرامت ہے حضرت عمرؓ کی حسن کہتے ہین ان کان احد یعرف الکذب
اذا حدث فہو عمر بن الخطاب انتہی یہ بہی ایک طرح کی کرامت اور فراست
صادقہ تہی کرامت عمرو بن الحرث کہتے ہین عمرؓ دن جمعہ کے خطبہ پڑہ رہے
تہے کہ دو بار یا تین بار پکار کر یہ کلمہ کہا یا ساریۃ الجبل پہر بدستور خطبہ پڑہنے لگی
کچہہ لوگون نی اصحاب آنحضرتؐ سے کہا کہ یہ کچہہ مجنون ہو گئے ہین کہ خطبہ
چہوڑ کر یا ساریۃ الجبل کہتے ہین عبد الرحمن بن عوف عمرؓ سے خوش طبعی کرتے
تہے اونہون نی کہا ای امیر المومنین تم لوگون کو اپنے حق مین گنجایش گفتگو
کی دیتے ہو خطبے کے اندر یا ساریۃ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہا واللہ مینے
جب ساریہ اور اوسکی اصحاب کو دیکہا کہ پاس پہاڑ کے ہین اور دشمن اون کے
سامنے اور پیچہے سے ہے تو مجہسے نرہا گیا مینے پکار کر کہا کہ ای ساریہ پہاڑ پر چڑہ جا
تہوڑی دن گذرے تہے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا کہ دن جمعہ کے دشمن
ہمارے روبرو آئے اور ہمنے تا صبح سی تا حضور جمعہ اون سے مقاتلہ کیا
یہان تک کہ آفتاب جہکا ایک منادی کی ندا سنی کہ وہ کہتا ہے یا ساریۃ الجبل
دو بار ہم پہاڑ پر چڑہ گئے اور دشمن غالب ہے یہان تک کہ اللہ نی اونکو ہزیمت
دی انتہی من الریاض النضرہ بعض نی کہا کہ جبل نہاوند مین ایک غار ہے

اوس غار سے آواز عمر کی سنی کہ وہ کہتے ہین اے ساریہ پہاڑ کو پکڑ چنانچہ
اب تک لوگ اوس غار کو معظم جانکر تبرک حاصل کرتی ہین مین کہتا ہون قصہ
ساریہ کو بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین اور لالکائی نے شرح السنہ
مین اور دیر عاقولی نی فوائد مین اور ابن الاعرابی نے کرامات الاولیا مین
اور خطیب نی رواۃ مالک عن نافع مین ابن عمر سے روایت کیا ہے الفاظ کا
کچھہ فرق ہے حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے اسناد حسن یہ یہنا و تذر مین
عجم مین ہے اور ابن مردویہ نی اس کرامت کو طریق میمون بن مہران سے
عن ابن عمر روایت کیا ہے اور نزدیک ابو نعیم کے دلائل نبوت مین عمرو بن
الحرث سی مروی ہے کہ تقدم نادرہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حطیئہ لوگونکو
اپنی ہجو سے ستاتا ہی اوسکو بلاکر اس وہم مین ڈالا کہ اوسکی زبان کاٹی جایگی
حطیئہ نی کہا ای امیر المومنین آپ مجھکو معاف کرین کہ مینے واسطے اپنے مان باپ
اور اپنی جورو اور خود اپنی ہجو کہی ہے عمر نے کہا تو نی اپنے مان باپ کے
بارے مین کیا کہا ہے کہا یہ کہا ہے ؎

ولقد رأیتك في النساء فسؤتني　　　وأبا بنيك فساءني في المجلس

اور یہ بھی کہا ہے ؎

تنحي فاجلسي مني بعيدا　　　أراح الله منك العالمينا
أغربالاً إذا استودعت سراً　　　وكانوناً على المتحدثينا

پھر یتیئے اپنی بی بی کے حق مین کہا ہے ؎

اطوف ما اطوف ثم اوی   الی بیت قعیدته لکاع

پھر یتیئے ایک چاہ مین نظر کی اور اپنا چہرہ دیکہا مجہے برا لگا یتیئے کہا ؎

ابت شفتای الیوم الا تکلما   بشر فما ادری لمن انا قائله

اری لی وجہا قبح اللہ خلقه   فقبح من وجه وقبح حامله

عمر نے حکم دیا کہ اس کو قید کرو حطیئہ نے بعد چند روز کے لکہا ؎

ماذا تقول لافراخ بذی مرخ   زغب الحواصل لا ماء ولا شجر

القیت کاسبہم فی قعر مظلمة   فاغفر علیک سلام اللہ یا عمر

انت الامام الذی من بعد صاحبه   القت الیک مقالید النہی البشر

ما اثروک بہا اذ قدموک لہا   لا بل لانفسہم قد کانت الاثر

عمر رض نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ آیا اوس سے توبہ کرائی اور اوسکو چہوڑ دیا کذا فی المحاضرات ایضاً عمر رضی اللہ عنہ کا گذر مدینہ کی بعض گلی کوچون مین ہوا ایک عورت کو سنا کہتی ہے ؎

الا طال ہذا اللیل وازور جانبه   ولیس الی جنبی خلیل الاعبه

فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبه   لحرک من ہذا السریر جوانبه

مخافة ربی والحیاء یعفنی   واکرام بعلی ان تنال مراتبه

عمر نے پوچہا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی بی بی ہے اور وہ آٹہہ ماہ سے

غزا مین ہے تب حکم دیا کہ کوئی مرد اپنی عورت سے چار ماہ سی زیادہ
غائب نہ رہے ایضا ابن الجوزی رح کتاب تلقیح فہوم الاثر مین محمد بن عثمان
بن ابی حثمہ سلمی عن ابیہ عن جدہ سے نقل کیا ہے کہ ایک رات عمر بن
خطاب کو جہائے مدینہ مین گشت کرتے تھے ایک عورت کو سنا کہتی ہے

هل من سبيل الى خمر فاشربها ام من سبيل الى نصر بن حجاج
الى فتى ماجد الاعراق مقتبل سهل المحيا كريم غير ملجاج
تنميه اعراق صدق حين تنسبه اخي وفاء عن المكروب فراج

عمر نے کہا مین ہمراہ اپنے مدینے مین کسی ایسے شخص کو نہین دیکھتا کہ عواتق
اوسکی ساتھہ ہتف کرین نصر بن حجاج کو میرے پاس حاضر کرو جب صبح ہوئے
اوسکو لاکر حاضر کیا دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت خوش موئے شخص ہے
عمر نے کہا امیر المومنین نے قسم کہائی ہے کہ تو اپنے سر کے بال منڈا ڈال
اوسنے ایسا ہی کیا جب وہ پاس سی عمر کے باہر نکلا اوسکی دونون رخسار ایسے
تھے جیسے چاند کے دو ٹکڑے اوس سی کہا تو عمامہ باندہ اوسنے عمامہ باندہا لوگ
اوسکی آنکھون پر مفتون ہوئے عمر نے کہا تو اس شہر مین کہ جہان مین رہتا ہون
اوسنے کہا ای امیر المومنین میرا کیا قصور ہے فرمایا جو مینے کہا وہی کر پھر اوسکو
طرف بصرہ کے روانہ کر دیا اور وہ عورت جسکے شعر عمر رض نے سنے تھے ڈری
کہ دیکھیے اب میری ساتھہ یہ کیا کرینگے تب اوسنے یہ ابیات چپکے سے پاس

اون کے بھیجے ؎

قل للامام الذی تخشی بوادرہ ‎ ‎ ‎ ‎ مالی وللخمر او نصر بن حجاج

لاتجعل الظن حقا ان تبینہ ‎ ‎ ‎ ‎ ان السبیل سبیل الخائف الراجی

ان الھوی زم بالتقوی فیحبسہ ‎ ‎ ‎ ‎ حتی یقر بالجام و اسراج

عمر نے یہ شعر پڑھکر گریہ کیا اور کہا الحمد للہ الذی زم الھوی بالتقویٰ نصر بن الحجاج ایک مدت دراز بصرہ مین رہا ایک دن اوس کی ماں فی درمیان اذان و اقامت کی عمر رضی اللہ عنہ سے تعرض کیا عمر ایک ازار وردائین باہر آئے تھے اور ہاتھہ مین درہ تھا اوسنے کہا ای امیر المومنین واللہ مین اور تم دونون سامنے اللہ کے کھڑے ہونگے اور اللہ تم سے حساب لیگا کیا عبداللہ وعاصم تمہاری پہلو مین شب بسر کرین اور درمیان میرے اور میرے بیٹے کے دشت و بیابان ہون عمر نے کہا میرے بیٹون کی ساتھہ عواتق نے اپنے پردون مین ہتف نہین کیا پھر عمر نے طرف بصرہ کے ایک قاصد پاس عتبہ بن غزوان کے بھیجا وہ چند روز وہان رہا پھر عتبہ نی ندا کرائی کہ جس کسی شخص کو طرف امیر المومنین کے کچھہ لکھنا ہو وہ لکھے کہ قاصد جانیوالا ہے نصر بن الحجاج نے یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام علیک یا امیر المومنین اما بعد فاسمع منی ھذہ الابیات ؎

لعمری لئن سیرتنی او حرمتنی ‎ ‎ ‎ ‎ وما نلت من عرضی علیک حرام

فاصبحت منفیا علی غیر ریبة — قد کان لی بالمکتین مقام

لئن غنت الزلفاء یوما بمنیة — وبعض امانی النساء غرام

ظننت بی الظن الذی لیس بعدہ — بقاء ومالی جرمة فلام

فیمنعنی مما تقول تکرمی — وآباء صدق سالفون کرام

ویمنعها مما تقول صلاتها — وحال لها فی قومها وصیام

فهاتان حالانا فهل انت راجعی — فقد جب منی کاهل وسنام

عمر نے یہ خط پڑھکر کہا اما ولی السلطان فلا ف لکن بصرہ مین ایک گھر اوسکو دلوا دیا جب عمر کا انتقال ہوگیا تو اسنے راحلہ پہ سوار ہوکر متوجہ بدینہ ہوا انتہی سن الست طرف ف ایک مرد پاس عمرؓ کے اپنی بی بی کا شکوہ لیکر آیا اور دروازہ پہ انتظار مین بیٹھا اوسنے سنا کہ عمر کی بی بی عمرؓ پہ زبان درازی کررہی ہین اور وہ خاموش ہین کچھ جواب نہین دیتے وہ وہان سے اوٹھکر چلا اور کہا کہ جب امیر المومنین کا یہ حال ہے تو پھر مین کیا چیز ہون آتنے مین عمر باہر آئے اور اوسکو جاتے ہوے دیکھکر پکارا اور کہا ای برادر تیرا کیا کام ہے اوسنے کہا ای امیر المومنین مین آیا تھا اپنی بی بی کی بدخلقی کا شکوہ لیکر کہ وہ مجھسے زبان درازی کرتی ہے جب مینے سنا کہ خود تمہاری بی بی ایسی ہے تو مینے کہا کہ اذا کان هذا حال امیر المومنین مع زوجته فکیف حالی عمر نے کہا مینے تحمل اس لیے کیا کہ اوسکے مجھپر حقوق ہین ودسرے

طعام کی نان پزہے میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دہوتی ہے
میری اولاد کو دودہ پلاتی ہے یہ امور کچہہ اوسپر واجب نہین ہین اور
اوس کی سبب سی میرا دل حرام سی ساکن رہتا ہے اس وجہ سی مین اوسکی
سخت گوئی کا تحمل کرتا ہون اونے کہا میری جورو کا بہی یہی حال ہے
فرمایا بہائی تم بہی تحمل کرو فانما ھی مدۃ یسیرۃ یعنی چند روز کی باربردار
ہی ذکرہ ابن عبد البر کذا فی حاشیہ البجیرمی علی المنہج **ف** عمر رضی اللہ عنہ
اپنا ہاتہہ قریب آگ کی کرتی اور کہتے یا ابن الخطاب ھل لک علی ھذا صبر
اور روتی یہان تک کہ اونکی چہرے پر دو سیاہ خط ہو گئے تہے اور کہتے
ہے کوئی جو اس خلافت کو با فیہا لیلے کاش مین پیدا نہوا ہوتا کاش میری
مان نے مجہے جنا نہوتا کاش مین کچہہ چیز نہوتا کاش مین نسیاً منسیاً ہوتا **ف**
عمر مسجد سے باہر نکلے جارود عمری اون کے ساتہہ تہے نا گاہ طریق پر ایک عورت
ملی عمر نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا پہر کہا رویدک یا عمر
حتی اکلمک کلمات قلیلۃ ای عمر ٹہیرو کہ مین تم سے ذراسی بات کرون کہا
کہو کہا ای عمر مجہے وہ وقت یاد ہے کہ تمہارا نام عمیر تہا اور تم سوق عکاظ مین
لڑکون سے کشتی کرتی تہے کچہہ زیادہ زمانہ نگیا کہ تمہارا نام عمر ہوا پہر زیادہ زمانہ
نہ گذرا کہ تم امیر المومنین کہلائے سو تم اللہ سے حق مین رعیت کے ڈرو اور
جان لو کہ من خاف الموت خشی الفوت عمر روئی جارود نے کہا ھیہ قد اجترات

علی امیر المومنین وابکینیہ عمر نی کہا اسکو جانی دو امی جارود تم اس کو نہین پہچانتے ہو یہ خولہ بنت حکیم ہے اللہ نے اسکی بات سات آسمانون کے اوپر سے سنی تو عمر لائق تر اسکے ہے کہ اسکی بات کو سنے مراد یہ آیت ہے قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجہا وتشتکی الی اللہ ایضاً اعمش کہتے ہین ایک دن مین پاس عمر کے تہا ۲۲ ہزار درہم آئے وہ اوس مجلس سے نہ اوٹھے یہان تک کہ سب تقسیم کردیے اونکی عادت تہی کہ جب کوئی شی اونکو اپنے مال مین سے پسند آتی تو اوسکو خیرات کردیتی اکثر شکر صدقہ مین دیا کرتے تہی کسی نی اس بارہ مین کہا فرمایا مین شکر کو دوست رکہتا ہون اور اللہ نی کہا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ایضاً عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار غلام آزاد کیے اپنے غلامون مین جب کسیکو دیکہتے کہ ملازم نماز ہے تو اوسکو آزاد کردیتے کسی نے کہا یہ تمکو دہوکا دیتے ہین فرمایا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ ایضاً جب عمر شام سے مدینے مین پہر کر آئی لوگون سی علیحدہ ہوگئے تا کہ حال رعیت کا معلوم کرین ایک بڑہیا کی راوٹی پر گذر ہوا وہان گئے اوسنے کہا عمر کا کیا حال ہے کہا وہ شام سی سلامت پہر کر آیا ہے کہا یا ھذا لاجزاہ اللہ خیرا یعنی کہا تو کیس سبب سی کہتی ہے کہا جب سی وہ والی امر المسلمین ہوا ہے تب سی مجکو کبہی ایک دینار ایک درہم تک اوس کی عطا سے نہین ملا کہا عمر کو تیرا حال کیا معلوم اور تو اس جگہہ رہتی ہے اوسنے کہا سبحان اللہ واللہ مجکو یہ گمان نہ تہا کہ کوئی شخص والی مردم

ہو اور وہ بخاتی کہ مابین اوس کی مشرق و مغرب کی کیا ہوتا ہے عمر روئی اور
کہا واعمراہ کل واحد افقه منك حتی العجائز پہر اوس سے کہا ای امۃ اللہ
تو اپنا مظلمہ عمر سے کس قیمت کو فروخت کرتی ہے کیونکہ مجھکو عمر پر آگ دوزخ
سے رحم آتا ہے اوس نی کہا ای شخص خدا تجھپر رحم کری تو مجھسے دل لگی نکر عمر
نے کہا مین تجھسے دل لگی نہین کرتا ہون اور یہان تک اوس کی درپے ہوئے
کہ اوس سی وہ ظلامہ ۲۵ دینار کو خرید کیا اتنی مین علی و ابن مسعود آگئی
اور کہا السلام علیك یا امیر المومنین اوس بڑہیا نی اپنا ہاتھہ سر پر رکھا اور کہا
واسوءتاہ شتمت امیر المومنین فی وجہہ عمر نے کہا لاباس علیك یرحمك اللہ
پہر ایک ٹکڑا پوست کا طلب کیا کہ اوسمین کچھہ لکھین جب باوجود تلاش کی نملا
تو ایک پارہ اپنی مرقعہ مین سی لیا اور اوسمین یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا ما اشتری عمر من فلانۃ ظلامتہا منذ ولی الخلافۃ الی یوم کذا و
کذا بخمسۃ وعشرین دینارا فما تدعی علیہ عند وقوفہ فی المحشر بین
یدی اللہ تعالی فعمر بریٔ منہ شہد علی ذلك علی و ابن مسعود پہر وہ رقعہ
اپنے فرزند کو دیا کہ جب مین مرون تو اسکو میرے کفن مین رکہدینا کہ مین اس
سمیت اللہ تعالی سی ملون کذا فی اعلام الناس ایضا جب عمر خلیفہ ہوئے
اونکی پاس مال آیا وہ اوسکو تقسیم کرتے تہے تفریق مال کی حسن وحسین سے
شروع کی اونکی بیٹے عبد اللہ نی کہا ای باپ مین احق بتقدیم عطیہ ہون اس لیئے

ثم خلیفہ ہو کہا ہات للك ابا کا بہ بہما وحبا لجدهما حتی اقدمك بالخطبة
حسن وحسین نے آکر یہ قصہ اپنے باپ سے کہا علی نے کہا تم پاس عمر کے جاکر
اون کو خوش کرو اور کہو کہ مینے حضرت صلعم کو سنا فرماتے تہے عن جبریل عن اللہ عز
وجل ان عمر سراج اهل الجنة حسنین نے آکر یہ حدیث پہنچائی عمر کو فرحت بے نہایت
حاصل ہوئی کہا اپنے باپ سے یہ حدیث لکہوا لاؤ وہ جاکر لکہوا لائے وقت قبض
کے اپنے فرزند سے کہا اسکو میرے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا
نقل الاسحاق ایضا اوزاعی کہتے ہین ایک رات تاریکی شب مین عمر بن خطاب
باہر نکلے طلحہ نے اون کو دیکہا وہ ایک گہر مین گئے پہر دوسرے گہر مین جب
صبح ہوئی طلحہ اوس گہر مین گئے دیکہا ایک اندہی بڑہیا اپاہج ہے اوس سے کہا
یہ آدمی تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا حال ہے کہا یہ اتنے دنون سے میری
خبرگیری کرتا ہے اور میرا کام کاج کرلاتا ہے اور میری اذی مجہسے باہر لیجاتا ہے
طلحہ نے کہا روے تجہکو مان تیری ای طلحہ تو عمر کے عثرات کا تتبع کرتا ہے بالجملہ
مناقب حسنہ و سیرت مستحسنہ و زہد و شجاعت و ہیبت عمر فوق الوصف ہے بلکہ
اسی قدر کافی ہے کہ وہ وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہے اور اونکے
کاتب عبد الرحمن بن خلف خزاعی و زید بن ثابت و زید بن ارقم تہے اور
قاضی اونکی مدینے مین زید بن ابی النمر اور ابو امیہ شریح بن الحرث الکندی
کوفہ مین اور قیس بن العاص سہمی مصر مین تہے پہر کعب بن یسار اور حاجب

اونکی برقی یا یشر نام مولی اونکا تہا اور امرا عمر کی مصر مین عمرو بن العاص

سہمی تہے پہر اونکو صعید سے پہر کر بجاے اون کے عبد الله بن ابی سرح

عامری کو مقرر کیا اور شام مین امیر معاویہ بن ابی سفیان تہی نقلہ بعض المورخین

اور سال اول مین حج پر عبد الرحمن بن عوف کو والی کر کے بہیجا اونہون نے

لوگون کو حج کرایا پہر خود زمانہ خلافت مین لوگون کو حج کراتے تہا تخمینًا دس

برس تک حج کیا اور آخر حج مین ازواج مطہرات کو حج کرایا ابن عباس

کہتے ہین کہ مینے ہمراہ عمر کے گیارہ حج کیے اور عمر نے اپنی خلافت مین تین

عمرہ کیے ایضا عائشہ کہتی ہین عمر نے جب اخیر حج مع امہات المومنین

کے کیا تو میرا گذر محصب پر ہوا مینے ایک مرد کو اوسکے راحلہ پر سنا کہتا ہے

این کان عمر امیر المومنین دوسری کو سنا کہتا ہے ههنا قد کان

اوسنے اپنا راحلہ بٹہایا اور آواز گریہ بلند کی اور کہا ؎

علیك سلام من امام وبارکت — ید الله فی ذاك الادیم الممزق

فمن یسع او یرکب جناحی نعامة — لیدرك ما قدمت بالامس یسبق

قضیت امورا ثم غادرت بعدها — بوائق فی اکمامها لم تفتق

عائشہ کہتی ہین ہمین معلوم نہوا کہ وہ سوار کون تہا ہم یہ چرچا کرتے تہے

کہ کوئی جن ہے جب عمر اوس حج سے مدینہ مین قدوم لائے تو زخمی کیے

گئے اور وفات پائی کذا فی المحاضرات وغیرہ حکایت سعید بن المسیب

کہتی ہین عمرؓ نی حج کیا جب ضجنان مین پہونچی کہا لا الہ الا اللہ العظیم المعطی
ماشاء لمن شاء مین اس وادی مین خطاب کی اونٹ چرایا کرتا تہا ایک پیراہن
صوف مین اور وہ سخت آدمی تہا کام کرنی پر مجہے تعب دیتا اور قصور ہونی پہ
مارتا اور اب مین اس حال مین صبح و شام کرتا ہون کہ کوئی شخص درمیان میری
اور اللہ کے نہین ہے پہر یہ ابیات پڑہے ؎

لا شیء مما نری یبقی بشاشتہ ‏ ‏ ‏ یبقی الالہ ویودی المال والولد
لم تغن عن ہرمز یوما خزائنہ ‏ ‏ ‏ والخلد قد حاولت عاد فما خلدوا
ولا سلیمان اذ تجری الریاح لہ ‏ ‏ ‏ والانس والجن فیما بینہا ترد
این الملوک التی کانت لعزتہا ‏ ‏ ‏ من کل اوب الیہا وافد یفد
حوض ہنالک مورود بلا کذب ‏ ‏ ‏ لابد من وردہ یوما کما وردوا

ایضا سعید بن المسیب کہتی ہین جب عمر بن خطاب منی سے پہری تو ابطح مین
اونٹنی بٹہائی اور سنگریزہ بچہا کر اوسپر ایک چادر ڈال کر لیٹے اور ہاتہ طرف
آسمان کی اوٹہا کر کہا اللہم کبر سنی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی
فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مفرط پہر مدینہ مین آئی اور لوگون کو خطبہ سنایا
ذوالحجہ تمام ہوا کہ مارے گئی ف کہتے تہے اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک
واجعل موتی فی بلد رسولک اور کہتے تہے اگر خوف حساب کا ہوتا تو مین
حکم دیتا کہ میرے لیی ایک بکری تنور مین بریان کرین حکایت ایک دن منبر پہ

جا کر کہا الحمد للہ الذی صیرنی لیس فی قاحد کہا تم یہ بات کس لیے کہتے ہو
کہا واسطے اظہار شکر کے فرماتے تھے لینی کنت کبشا اھلی یسمنونی مابدالھم
ثم ذبحونی فاکلونی واخرجونی عذرۃ ولم اکن بشرا حکایت قصابخانہ
مین جاتے جس کو دیکھتے کہ دو دن برابر گوشت خریدتا ہے اوسکو درے
مارتے اور کہتے ھلاطویت بطنک لجارک وابن عمک اور خود کبھی دو سالن
یکجا نکہاتے قمیص مین چار پیوند لگے تھے اور ازار مین ایک پیوند چمڑے کا تہا
ایک دن نماز جمعہ کو دیر مین آئے اور عذر کیا کہ مجھکو میرے کپڑے نے
روکا تہا مین اسکو دہوتا تہا اسکے سوا دوسرا کپڑا نہ تہا مدینے سے مکہ کو حج کے
لیے گئے نہ ڈیرہ تہا نہ خیمہ کوئی کمل وغیرہ واسطے اون کے تان دیتے اسی طرح
گئے اسی طرح پھر آئے

## قصۂ وفات عمر رضی اللہ عنہ

زہری نے کہا عمر کسی مشرک بالغ کو مدینے مین نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن
شعبہ والی کوفہ تھے اونہون نے لکہا کہ یہان ایک لڑکا کاریگر ہے اوسکا نام فیروز
ابو لؤلؤۃ ہے وہ بہت سے کام جانتا ہے جیسے نجاری ونقاشی وغیرہ
عمر نے اوسکی آنے کا اذن دیا مغیرہ نے ہر ماہ مین سو درہم اوسپر لگائے تھے غلام
نے اس ٹکس کی بابت عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ابو رافع کہتے ہین یہ
غلام تہا مغیرہ کا عمر نے کہا احسن الی مولاک واتق اللہ اوسکو غصہ آیا اونے کہا

انکا عدل سب کو شامل ہی سو میری دل مین ارادہ کیا کہ مین ان کو قتل کرونگا ایک
خنجر دو سر بنایا پہر اوسکو زہر مین بجہایا پہر ہرمزان کو دکہایا کہ دیکہو یہ کیسا ہے
اوسنے کہا تو جس کسیکو اس خنجر سے ماریگا وہ زندہ نرہیگا انتہی من الریاض النضرہ
حکایت طبری کہتے ہین کعب احبار نے آکر کہا ای امیر المومنین تم عہد کرو تین دن
بعد تم مرجاؤگے کہا تجہے کہان سی معلوم ہوا کہا مین تمہاری صفت و حلیہ توریت
مین پاتا ہون اب تمہاری اجل قریب آگئی ہے اوس وقت عمر اچہے خاصے
بی درد و الم تہے دوسری دن کعب آئے اور کہا ای امیر المومنین دو دن
گذر گئے اب ایک رات دن باقی رہگیا ہے صبح کو جب عمر واسطے نماز کی نکلے
اور اونکی عادت تہی کہ ایک شخص کو صفوف کی برابر کرنی پر مقرر کرتی تہی پہر بعد
برابری کے خود چلی پہر دیکہتے ابو لولو بہی لوگون مین تہا اور اوس کے ہاتھ
مین وہی خنجر دو سر تہا اوسنے عمرؓ کو تین ضرب خنجر کے لگائے اور ایک روایت
مین چہہ ضرب منجملہ اوس کی ایک ضرب زیر ناف لگائی اوسی سے اونکو قتل کیا
ہمراہ اون کی کلیب بن نضر لیثی بہی مارے گئے عمر نے جب گرمی لوہے کی پائی
زمین پر گری اور کہا لوگون مین عبد الرحمن بن عوف ہین کہا ہان ای امیر المومنین
فرمایا کہو آگی بڑہکر لوگون کو نماز پڑہا دین ابن عوف نے نماز پڑہائی اور عمر زمین
پر پڑے تہے پہر اونکو اوٹہا کر گہر مین لیگئے اپنے فرزند عبد اللہ یا ابن عباس سے
کہا باہر جا کر دیکہو کہ مجہکو کس نے قتل کیا ہے کہا ای امیر المومنین ابو لولو غلام

مغیرہ نے کہا الحمد لله الذی لم یجعل قتلی الا علی ید رجل لم یسجد لله سجدۃ
واحدۃ ای عبد اللہ عائشہ کی پاس جاکر کہہ کہ آپ مجھکو اذن دیتی ہو کہ مین
ہمراہ حضرتؐ و ابوبکرؓ کے دفن ہون ای عبد اللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو
ہمراہ اکثر کے ہو اگرچہ تین ہی آدمی ہون اے عبد اللہ لوگون سے کہدے کہ
وہ آوین تب مہاجرین و انصار آنی لگے اون سی کہا اعن ملأ منکم کان هذا
اوہون نی کہا معاذ اللہ کعب بہی آئے عمر نی اونکی طرف دیکہکر کہا ؎

وواعدنی کعب ثلاثا اعدها ولا شك ان القول ما قال کعب
وما بی حذار الموت انی لمیت ولکن حذار الذنب یتبعه ذنب

ایک روایت مین آیا ہے کہ ابو لؤلؤ لعنہ اللہ نی سات نفر کو مسجد نبویؐ مین قتل
کیا اور ایک جماعت کو زخمی کیا تب عبد الرحمن بن عوف نی ایک فرش اوسپر
کہینچ مارا اور اوسکو پکڑ لیا جب اوسنی دیکہا کہ وہ گرفتار ہو گیا تب خودکشی کے
ابن عباس نی کہا ابو لؤلؤ مجوسی تہا عمر رضی اللہ عنہ دن چہارشنبہ کی باہ
ذیحجہ سنہ ۲۳ زخمی ہوئے سات دن ذیحجہ سے باقی تہے تین دن زندہ رہے چار
دن ذیحجہ سی باقی تہے کہ انتقال کیا بعض نی کہا وفات دن دوشنبہ کی ہوئی
۶۳ برس زندہ رہے اور کسی نی کہا ۶۵ برس وقیل غیر ذلک انکی خلافت
دس سال چہ ماہ ایک دن کم ہوئی انپر صہیب بن سنان رومی نی نماز جنازہ
پڑہی اور حجرہ عائشہ مین دفن ہوئے ان کی مرویات کتب احادیث مین ۵۳۲

حاشین ہین کذا فی الساعدات بعض نے کہا روز یکشنبہ غرہ محرم کو دفن کیے گئے
۶۳ یا ۶۶ یا ۶۱ سال کی عمر تھی یا ۶۰ سال کی واقدی نے اسی کو راجح کہا ہے
تہذیب مزنی مین کہا ہی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا بشار نے کہا
دن موت عمر کے کسوف آفتاب ہوا دیالد ثقات بخاری مین آیا ہے کہ عمر
دعای شہادت کرتی تھی انتہی چنانچہ وہ دعا قبول ہوئی ف انکی نو پسر چار لڑکیان
تہین ایک عبد اللہ کنیت ابی عبد الرحمن نے بچپن مین بمقام مکہ مکرمہ ہمراہ باپ کے
اسلام لائی اور ہمراہ باپ کے ہجرت کی اوس وقت تیرہ برس کے تھے
بعد بدر و احد کی سب مشاہد مین حاضر رہے دن احد کے چہار دہ سالہ تھے
انکا انتقال مکہ مین ہوا اور موضع فخ مین قریب مکہ مدفون ہوئے ان کی عمر
۸۴ سال کی ہوئی انکی نسل باقی ہے اور ان کے مرویات ایک ہزار چھ سو
تیس احادیث ہین یہ اتباع سنن مین ضرب المثل تھے مصنف شرح موطا مین
ان کی فضائل لکھے ہین دوم عبد الرحمن اکبر شقیق عبد اللہ ان دونون کی مان
زینب بنت مظعون جمحی تھی عبد الرحمن نے حضرتؐ کو پایا لکن کوئی روایت
نہین کی سوم زید اکبر ان کی مان ام کلثوم بنت امام علی مرتضے بنت فاطمہ
زہرا ہین کہتے ہین زید کو ایک پتھر درمیان دو قبیلون کے لڑائی مین آلگا
اوس سے وہ مر گئے ان کی نسل نہین ہے بعض نے کہا کہ زید اور انکی مان دونو
ایک ساعت مین مرے اور ایک دوسرے کا وارث نہوا دونون پر ابن عمرؓ

نی نماز پڑہی اور زید کو اونکی مان پر مقدم کیا تب سی یہ امر سنت ہو گیا چہارم
عاصم ان کی مان ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تہین یہ وہی عاصم
ہین جنہون نی اوس عورت کی بیٹی سے نکاح کیا تہا جو دودہ مین پانی
ملاتی تہی ابو وائل نی کہا ہے عمر کا گذر ایک بڑہیا پر ہوا وہ شیر فروش تہی سوق
لیل مین اوس سی کہا ای بڑہیا تو مسلمانون کو اور زائران بیت اللہ کو دودہ کا
ندیا کر اور دودہ مین پانی ملا کر فروخت نکیا کر اوسنے کہا بہتر ہے پہر جب دوبارہ
اوسپر گذر ہوا کہا اے بڑہیا مینے تجہسے نہ کہا تہا کہ تو دودہ مین پانی نہ ملایا کر
اوسنے کہا واللہ مینے یہ کام نہین کیا ہے اوسکی دختر نے دیرہ کی اندر سے کہا
ای مان غشا و کذبا جمعت علی نفسک عمر نی یہ کہنا اوسکا سن لیا اور چاہا کہ
بڑہیا کو سزا دین لیکن اس گفتگوی دختر کی وجہ سی اوسکو چہوڑ دیا پہر اپنی اولاد
کی طرف التفات کر کے کہا تم مین کون اسکو بیاہتا ہے شاید اللہ تعالی اس کے
شکم سے کوئی سوح پاک مثل اسکے نکالی عاصم بن عمر نی کہا مین اس سی بیاہ کرونگا
تب عمر نی اوس دختر کا بیاہ عاصم سی کر دیا اوس کے پیٹ سی ام عاصم پیدا
ہوئی اور عبد العزیز بن مروان نی ام عاصم سے نکاح کیا اوس سی عمر بن عبد العزیز
پیدا ہوئے پہر بعد ام عاصم کے حفصہ سی نکاح کیا حفصہ کے حق مین کہا گیا کہ
لیست حفصۃ من رجال ام عاصم بعدہ سنہ ۷۰ مین عاصم کی وفات ہوئی اونکی
نسل باقی ہے پنجم عیاض ان کی مان عاتکہ بنت زید تہین ششم زید اصغر ہفتم

عبید اللہ ان دونون کی مان ملیکہ بنت جرول خزاعیہ تہین عبید اللہ شدید البطش
تہے جب عمر والد اون کی مقتول ہوئے تو تلوار نکالکر ہرمزان و جفینہ کو قتل
کرڈالا جفینہ ایک مرد نصرانی اہل حیرہ سے تہا اور دختر صغیر ابو لؤلؤہ کو بہی
قتل کیا جب عبید اللہ کو واسطی قصاص لینے کے پکڑا تو یہ عذر کیا کہ عبد الرحمن
بن ابی بکر نے مجہے خبر دی تہی کہ اونہون نی ابو لؤلؤہ و ہرمزان و جفینہ کو ایک
مکان مین جاکر مشورہ کرتی ہوئے دیکہا ہے اور اون کے پاس ایک خنجر دودم تہا
جسکا قبضہ درمیان مین تہا اوسی کی صبح کو عمر قتل کیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ
نی عبد الرحمن کو بلاکر دریافت کیا عبد الرحمن نے کہا سکین کو دیکہو اگر ذات الطرفین
ہو تو پہر اجتماع و قوم کا قتل عمر پر ثابت ہے دیکہا تو وہ چہری دو سر کہتی تہی
تب عمرو بن العاص نے کہا کل امیر المومنین مارے گئے اور آج اون کا بیٹا
قتل کیا جائیگا لا واللہ یہ ہرگز نہوگا تب عثمان نے قتل کرنا عبید اللہ کا موقوف
رکہا پہر عبید اللہ معاویہ سی جا ملے اور ہمراہ معاویہ کے حرب صفین مین مارے گئے
اون کی نسل باقی ہے زید اصغر و عبید اللہ کے بہائی ایک ماں سی عبید اللہ
بن ابی جہم بن حذیفہ اور حارثہ بن وہب خزاعی تہے اور عبد الرحمن اوسط
ان کی مان لہیہ ام ولد تہی اور عبد الرحمن اصغر کی مان بہی ام ولد تہی ان
تینون مین ایک مکنی بابی شحمہ تہا اور دوسرا ملقب بمجبر ابو شحمہ وہی ہین جن کو عمر
نے ایک حد مین مارا یہان تک کہ مرگئی ان کی نسل نہین ہے ہان مجبر کی نسل

تہی لیکن کوئی اون مین سے باقی نہین رہا ذکرہ ابن قتیبہ مگر اسد الغابہ مین
کہا ہے کہ عبد الرحمن اصغر وہی ابو المجبر ہین اور مجبر کا نام بہی عبد الرحمن تہا
اونکو مجبر اس لیے کہتے تہے کہ ان سی اور ایک لڑکی سے ہاتہا پائی ہوئی انکا
ایک عضو شکست ہو گیا ان کو پاس ان کی عمہ حفصہ ام المومنین کے لائے اور
کہا اپنی برادر زادی کو دیکہو کہ یہ منکسر ہو گیا ہے کہا یہ منکسر نہین ہے بلکہ مجبر ہے
قالہ ابو عمرو دارقطنی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن اوسط وہی ابو شحمہ ہین جو حد مین
مجلود ہوئے اور مر گئے نور الابصار مین قصہ اجرای حد کا ابو شحمہ پر عمرو بن
العاص اور مجاہد و ابن عباس سی تفصیلوار نقل کر کے کہا ہے اخرجہ الدیلمی
فی کتاب المنتقی انتہی من الریاض النضرۃ واخرجہ عبد الدیلمی مختصرًا بتغییر الالفاظ
سو اگر یہ قصہ ثابت ہے تو دلیل ہے کمال صدق و دیانت و امانت عمر پر
لیکن بعض نی شاید اسکا انکار کیا ہے واللہ اعلم رہی دختران عمر رضی اللہ عنہ سو
ایک حفصہ زوج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین یہ شقیقہ عبد اللہ و عبد الرحمن اکبر ہین
دوم رقیہ یہ شقیقہ زید اکبر ہین ان کی شوہر ابراہیم بن نعیم بن عبد اللہ تہے
یہ بی ولد مر گئین سوم فاطمہ انکی مان ام حکیم بنت الحارث بن ہشام بن مغیرہ
تہین ان کے شوہر انکے ابن عم عبد الرحمن بن زید بن الخطاب تہے اونسی
عبد اللہ پیدا ہوی ذکرہ الدارقطنی چہارم زینب انکی مان فکیہہ نام تہین انکا
نکاح عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ عدوی سے ہوا تہا یہ اپنی بہن حفصہ سی

راوی ہین ذکرہ ابن قتیبۃ وغیرہ **ف** سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین
بذیل ذکر ہجرت عمر رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ علی مرتضی نے کہا مین نہین جانتا
کہ ہجرت کی ہو کسی نے مگر چھپ کر مگر عمر بن خطاب کہ جب اونہون نے قصد
ہجرت کا کیا اپنی تلوار لگائی اور کمان باندہی اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ
مین آئے صحن کعبہ مین اشراف قریش موجود تھے سات بار طواف کیا پھر
نزدیک مقام کی دو رکعت نماز پڑہی پھر اون کے حلقون پر الگ الگ گذرے
اور کہا شاہت الوجوہ جو کوئی یہ چاہے کہ اوسکی مان اوسکو روئی اور اوسکی
بچے یتیم ہوجاوین اور بی بی رانڈ ہوجاوے وہ مجھسے اس میدان مین نکلکر
ملاقات کرے جو پس پشت کعبہ ہے کوئی ایک بھی اون کے نہ نکلا نووی
کہتے ہین عمرؓ ہمراہ حضرتؐ کے سب مشاہد مین حاضر ہوے اور وہان حد کے
ثابت قدم رہے حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے اول من یصافحہ الحق
عمر و اول من یسلم علیہ و اول من یاخذ بیدہ فیدخل الجنۃ رواہ ابن
ماجۃ والحاکم عثمان بن مظعون کا لفظ رفعا ہے ہذا غلق الفتنۃ و
اشار بیدہ الی عمر لا یزال بینکم و بین الفتنۃ باب شدید الغلق ما عاش
ہذا بین اظہرکم اخرجہ البزار طبرانی کا لفظ ابن عباس سے رفعا ہے
جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال اقرء عمر السلام واخبرہ
ان غضبہ عز و رضاہ حکم اور حدیث عائشہ مین کہا ہے ان الشیطان یفرق

من عمر رواہ ابن عساکر ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے ما فی السماء ملک الا وھو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان الا وھو یفرق من عمر اخرجہ ابن عساکر ایضا ابو ہریرہ فی رفعا کہا ہے ان اللہ باھی باھل عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط اور حدیث نزع دلو بحوالہ شیخین پہلے گذر چکی ہے نووی نے تہذیب میں کہا ہے قال العلماء ھذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر وکثرۃ الفتوح وظھور الاسلام فی زمن عمر انتھی ف ابوبکر صدیق کہتے تھے ما علی ظھر الارض رجل احب الی من عمر علی نے کہا ہے اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر مجاہد کہتے تھے کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدۃ فی امارۃ عمر فلما اصیب بثت سفیان ثوری نے کہا ہے جس نے زعم کیا کہ علی احق بولایت تھے ابوبکر وعمر سے اوس نے تخطیہ کیا جملہ مہاجرین وانصار کا ابو اسامہ نے کہا تم جانتے ہو کہ ابوبکر وعمر کون تھے ماں باپ تھے اسلام کی جعفر صادق فرماتے ہیں انا بری ممن ذکر ابا بکر وعمر الا بخیر میں کہتا ہوں شیخین رضی اللہ عنہما سے نشر کمالات نبوت ومعارج رسالت کا ہوا اور علی مرتضی سے رواج مدارج ولایت کا ہوا سو نبوت افضل ہے ولایت سے ولہذا مرتبہ شیخین کا اسلام میں افضل واعلی ہے علی مرتضی سے لیکن نادان لوگ مقامات ولایت کو منازل نبوت سی بہتر جانکر اتباع ظاہر سنت سی دور اور ابتداع فقراء تفضیلیہ

سی نزدیک ہین حالانکہ مجرد عبادت کو کچھہ منزلت سامنے علم کے نہین ہے
اور ایک عالم ہزار عابد سی زیادہ تر شیطان پر گران و بار خاطر ہوتا ہے
فقال اور اگر علماء آخرت عارف باللہ اور اولیاء خدا نہین ہین تو اللہ کے
بندون مین پہر کوئی ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے عالم کا فرائض و واجبات
اسلام پر قاصر ہونا جاہل کے عبادات نافلہ و حفظ ملفوظات مشایخ سے
ہزار درجہ افضل تر ہے ایک مسئلہ کا سیکہنا سکہانا ہزار رکعت نماز سے
تطوعا بہتر ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** سیوطی نے کہا ہے بعض اہل علم نے موافقات
عمر بیس سے زیادہ بیان کیے ہین اور اکیس تک پہونچائی مجاہد نے کہا ہے
عمر کے ایک رائے ہوتی پہر اوسی کی موافق قرآن آتا علی نے کہا ہے
ان فی القرآن لرایا من رای عمر ابن عمر نے مرفوعا کہا ہے ما قال الناس
فی شئ وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر تاریخ الخلفاء مین
ذکر ان سب موافقات عمر کا گن کر لکہا ہے **ف** خزیمہ بن ثابت کہتے
ہین عمر جب کسیکو عامل مقرر کرتے تو اوسکو یہ لکہدیتے کہ برذون یعنی اسپ
ترکی پر سوار نہو اور میدہ نکہائے اور باریک کپڑا نہ پہنے اور حاجتمندون سے
اپنا دروازہ بند نکرے اگر ایسا کریگا تو سزایاب ہوگا حسن کہتے ہین ایک دن
اپنے فرزند عاصم پر گذرے وہ گوشت کہا رہے تہے کہا یہ کیا ہے کہا اسکو
جی چاہا تہا فرمایا کیا جس چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے کفی بالمرء سرفا

ان یاکل کل ما اشتہی سفیان بن عیینہ کہتے ہین عمر فرماتی تہے احب الناس الی من رفع الی عیوبی ؎

از صحبت دوستی برنجم
کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بی باک
تا عیب مرا بہ من نماید

ابن عمر کہتے ہین عمر کیسے ہی غصے مین ہوتے جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آیت قرآن کی پڑہتا اوسی وقت رک جاتے ف

اولیات عمر رضے اللہ عنہ بہت ہین عسکری کہتے ہین سب سے اول یہی موسوم بامیر المومنین ہوئے اور تاریخ ہجرت لکہی اور بیت المال مقرر کیا اور قیام شہر رمضان مسنون کیا اور رات گوشت کیا اور ہجو کرنی پر سزا دی اور شراب خواری پر اسی درہ لگائے اور متعہ کو حرام کیا اور بیع امہات الاولاد سے نہی فرمائی اور نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر رکہین اور کہری مقرر کی اور مصر سے غلہ مدینے مین منگوایا اور اسلام مین احتباس صدقہ کا کیا اور فرائض مین عول مقرر کیا اور خیل کی زکوۃ لی اور اطال اللہ بقاءک کہا اور درہ نکالا یہ تلوار سے بہی زیادہ خوفناک تہا اور شہرون ہین قاضے مقرر کیے اور شہر بسائے جیسے کوفہ بصرہ جزیرہ شام مصر موصل علی مرتضے کا گذر مساجد مین بماہ رمضان ہوا وہان قنادیل روشن تہے کہا نور اللہ علی عمر فی قبرہ کما نور علینا فی مساجدنا ابن سعد کہتے ہین ایک گہر بنایا اوسمین آٹا ستو کہجور

زریب ودیگر اشیاء محتاج الیہا رہتے تھے درمیان مکہ و مدینہ کی سرابے
طیار کی یہود کو حجاز سے طرف شام کے نکالدیا اور اہل نجران کو طرف
کوفہ کی خارج کردیا اور مقام ابراہیم کو وہان رکھا جس جگہہ اب ہی ورنہ پہلے
ملصق بکعبہ تھا ایک بار گہوڑے پر سوار تھے کپڑا ران سی ہٹ گیا اہل نجران
نے ران مین ایک تل دیکھکر کہا ھذا الذی نجد فی کتابنا انہ یخرجنا من
ارضنا کعب احبار نی عمر سے کہا تہا ہم تمکو اللہ کی کتاب مین ایک باب پر
ابواب جہنم سی پاتی ہین کہ تم لوگون کو وقوع جہنم سے روکتے ہو جب تم
مرجاؤگی وہ قیامت تک آگ ہی مین گہستے رہین گے **ف** ابن عباس
کہتے ہین مینے اللہ تعالی سے ایک سال تک بعد موت عمر کے دعا کی کہ مجہی
عمر رض کو دکہاے مینے خواب مین دیکہا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہتے
ہین مینے کہا بابی انت وامی یا امیر المومنین ما شانک آپکا کیا حال ہے
کہا ھذا اوان قد فرغت وان کاد عرش عمر لیہد لولا انی لقیت ربا رؤفا
رحیما رواہ ابن عساکر ابن عمر و نی عمر کو خواب مین دیکہا کہا تم نے کیا کیا
کہا مین کب سی تم سے جدا ہون کہا بارہ برس سے کہا انما انفلت الان
من الحساب ایک مرد انصار نی دعا مانگی کہ وہ عمر کو خواب مین دیکہے دس
برس کی بعد دیکہا کہ پسینا ماتہے سے پونچہتے ہین کہا اے امیر المومنین تم نی
کیا کیا فرمایا الان فرغت ولولا رحمۃ ربی لہلکت سیوطی نی ایک فصل مستقل

اخبار و قضایائے عمرمین لکھی ہے اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے حکایت
شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین ایک شخص ابوبکر و عمر کو دشنام دیتا تھا اوسکی
زوجہ و اولاد اوسکو منع کرتی وہ نمانتا اللہ نے اوسکو مسخ کردیا اوس کی صورت
خنزیر کی سی ہوگئی اوسکی گلے مین ایک بڑی زنجیر تھی اوسکا بیٹا لوگون کو
نزدیک اوسکی لیجاتا وہ دیکھتے پھر وہ بعد چند روز کے مرگیا بیٹے نی اوسکو ایک
مزبلہ پر پہینکدیا شیخ کہتے ہین مینے اوسکو اپنی آنکھ سے اوسکی زمانہ حیات
مین دیکھا کہ وہ سور کی سی آواز کرتا تھا اور روتا تھا محب طبری کہتے ہین
کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ مین اوسکے بیٹے سے ملا اور مینے کہا کہ وہ تجھے
مارتا تھا اور کہتا تھا کہ تو ابوبکر و عمر کو گالی دے لکن مینے یہ کام نہین کیا انتہی
نسال اللہ حسن الختام والعافیۃ فی دار المقام

## ذکر مناقب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

انکی دادا ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہین حضرت صلعم سے
انہین عبد مناف مین جا ملتے ہین عثمان اور عبد مناف کے درمیان
چار پدر ہین اور حضرت صلعم و عبد مناف کے درمیان سہ پدر اس حساب سے
یہ اقرب برسول خدا ہین ہر چہار مین بعد علی مرتضے انکی مان اروی بنت
کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس ابن عبد مناف تہین اور اروی کی مان
ام حکیم بنت عبد المطلب ہین یہ قدیما اسلام لائین اور دو ہجرتین کین عثمان

طائف مین بسال ششم عام الفیل سے پیدا ہوی انکا اسلام ہاتھہ پر ابوبکر
کی ہوا تہا قبل اس کی کہ حضرتؐ دار ارقم مین داخل ہون یہ اوس وقت ۲۹ سالہ
تھے یا ۳۳ سالہ ابن اسحق فی کہا یہ اول مردم ہین اسلام مین بعد ابوبکر و علی
و زید بن حارثہ کی اور ثالث خلفا ہین بجز بدر کے سب شاہد مین حاضر ہوئے
حضرتؐ ان کو بسبب اپنی دختر رقیہ کے چھوڑ گئے تھے وہ بیمار تہین لکن انکا ہم
دیا اور اونکی لیی اجر ثابت کیا و لہذا اہل بدر مین گنے جاتی ہین گویا کہ وہان
حاضر تھے اور بیعۃ الرضوان مین حضرتؐ فی اونکی بعیت لی اپنے ہاتھہ سے اور
بارہا بالخصوص اونکیلیی دعا کی ابو سعید خدری کہتے ہین مینے حضرتؐ کو دیکھا
اول لیل سے تا طلوع فجر کہتے تھے اللھم انی رضیت عن عثمان فارض عنہ
اور فرمایا غفر اللہ لک یا عثمان ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما
اعلنت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ اور فرمایا ہے اشد امتی حیاء عثمان
رواہ الطبرانی اور فرمایا عثمان فی الجنۃ رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان
احیی امتی واکرمھا رواہ ابونعیم اور فرمایا عثمان حیی تستحیی منہ الملائکۃ
رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان رفیقی فی الجنۃ رواہ الترمذی سنتقریب
اور فرمایا عثمان ولیی فی الدنیا والاخرۃ اور فرمایا رحمک اللہ یا عثمان
ما اصبت من الدنیا ولا اصابت منک اور فرمایا یا عثمان انک ستبتلی
بعدی فلا تقاتلن اور فرمایا یوم یموت عثمان یصلی علیہ ملائکۃ السماء

اور فرمایا یشفع عثمان فی سبعین الفا عند المیزان ممن استوجبوا النار
عائشہ کہتی ہین حضرتؐ نے جب ام کلثوم کو عثمان کی ساتھ بیاہا فرمایا تیرا
شوہر اشبہ مردم ہے تیری جد ابراہیم اور تیری باپ محمدؐ سے علی کہتے ہین
عثمان پاس حضرتؐ کے آئی حضرتؐ کا زانو کھلا ہوا تھا اوسکو چھپا لیا کہا
ابوبکر و عمر و علی آئی آپ نی زانو نہ چھپایا فرمایا مین شرم کرتا ہون اوس سے
جس سے فرشتے شرم کرتے ہین اس حدیث کو مسلم نی مطولاً عائشہ سے
روایت کیا ہے جابر کہتے ہین ایک مرد کا جنازہ آیا حضرتؐ نی اوسپر نماز نہ
پڑہی کہا آپ تو کبھی کسی جنازے پر نماز نہین ترک کرتی ہین فرمایا انہ کان
یبغض عثمان فابغضہ اللہ عز وجل عبد الرحمن بن خباب کہتے ہین جب
عثمان نی جیش عسرت کو طیار کر دیا اور تین سو اونٹ مع احلاس و اقتاب دیی
تو حضرتؐ نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی
عبد الرحمن بن سمرہ نی کہا عثمان ہزار دینار جیش عسرت مین لائی اور سامنے
حضرتؐ کے ڈالدیی فرمایا ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم دو بار اسی طرح کہا
رواہ احمد خرید چاہ رومہ پر حضرتؐ نی عثمان کو وعدہ جنت کا دیا تھا اسی طرح
زیادت فی المسجد پر بابت خرید کرنے مکان فلان شخص کے واسطے شمول مسجد
کے اسی طرح جب کوہ ثبیر واقع مکہ نے جنبش کی تو فرمایا اسکن ثبیر فانما علیک
نبی و صدیق و شہیدان اوس وقت ہمراہ حضرتؐ کی ابوبکر و عمر و عثمان تھے

رواہ الترمذی والنسائی والدارقطنی بطولہ حدیث مرہ بن کعب مین آیا ہے
کہ حضرتؐ نی ذکر فتن کا کیا اتنے مین عثمان نکلے فرمایا ھذا یومئذ علی الھدی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ اور عائشہؓ نی کہا کہ عثمان سے فرمایا
لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم رواہ
الترمذی وابن ماجۃ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرتؐ نی ذکر ایک فتنہ
کا کیا پہر عثمان کی حق مین کہا یقتل ھذا فیھا مظلوما رواہ الترمذی وحسنہ
ابو سہلہ مولی عثمان نے کہا کہ حضرتؐ نی عثمان سے سرگوشی کی عثمان کا رنگ
دگرگون ہوتا تہا جب یوم الدار ہوا ہم نے کہا کیا ہم مقاتلہ نکرین کہا نہین
حضرتؐ نے مجھے ایک امر کا عہد لیا ہے مین اپنے نفس کو اوسپر صبر دونگا
رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ وہ عہد یہی عدم خلع خلافت تہا انس کہتے ہین
حضرتؐ کوہ احد پر چڑہے ابوبکر و عمر و عثمان ہمراہ تہے پہاڑ نی جنبش کی
حضرتؐ نی اوسکو پانون سی ٹہوکر ماری اور کہا اثبت احد فانما علیک
نبی وصدیق وشہیدان رواہ البخاری حدیث ابوموسی مین بذیل قصہ حائط
رفعا آیا ہے بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ متفق علیہ **ف** سیوطی نی کہا
تزوج عثمان کا رقیہ بنت حضرتؐ سے قبل نبوت کے ہوا تہا شبہای غزوہ
بدر مین رقیہ کا انتقال ہوا اونکی بیماری کی وجہ سی عثمان باذن آنحضرتؐ
حاضر بدر نہوسکے اور جس دن اونکو دفن کیا اوسی دن مژدہ فتح مسلمین بدر پہنچی

مین پہونچا بہ حضرتؐ نی نکاح ام کلثوم کا عثمان سے کردیا سنہ ۹ ہجری
مین انکا انتقال بہی ہوگیا اہل علم نے کہا ہے سوا عثمان کے کوئی شخص
ایسا معلوم نہین ہوتا جسنے دو دختر پیغمبر سے تزوج کیا ہو اسی جگہہ سے انکو
ذوالنورین کہتے ہین یہ سابقین اولین اور اول مہاجرین اور ایک عشرہ
مبشرہ اور ایک اون چہہ شخصون مین سے ہین جن سے حضرتؐ راضی ہوے
اور ایک ہین اون اصحاب مین سے جنہون نی قرآن کو جمع کیا بلکہ ابن عباد
نے کہا ہے لم یجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون ابن سعد کہتے ہین
حضرتؐ ان کو غزوہ ذات الرقاع و غطفان مین اپنا خلیفہ کر گئے تہے ایک سو
چہیالیس احادیث مرفوعہ انسے مروی ہین عبد الرحمن بن حاطب کہتے ہین
مینی حضرتؐ کے اصحاب مین کسیکو ان سی زیادہ اتم و احسن الحدیث نہین
دیکہا مگر یہ ایک ایسے شخص تہے کہ تحدیث سی ڈرتے تہے ابن سیرین نی کہا یہ
اعلم صحابہ تہے ساتہہ مناسک کی انکے بعد ابن عمر تہے تاریخ الخلفاء مین باب
لعب ذا النورین چند روایات لکہے ہین ابن عساکر نی چند طریق سے روایت
کیا ہے کہ ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه
ابیض مشربا صفرة وحمرة بوجهه نکتات جدری کثیر اللحیة عظیم الکرادیس
بعید ما بین المنکبین خدل الساقین طویل الذراعین شعرہ قد کسا
ذراعیه جعد الراس اصلع احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنیه

یخضب بالصفرۃ وکان قد شد اسنانہ بالذہب نور الابصار مین کہا ہے
عثمان سفید رنگ تھے اور بعض نے کہا گندم گون تھے اور رقیق البشرہ بسیار
موی سر بزرگ ریش عبد اللہ بن حزم مازنی کہتے ہین مینے عثمان بن عفان
کو دیکہا مینے کبہی کوئی مرد و عورت خوبصورت تر اون سے نہین دیکہے
اخرجہ ابن عساکر موسی بن طلحہ کہتے ہین کان عثمان اجمل الناس حکایت
اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت صلعم نے مجہے گہر عثمان کے بہیجا ایک رکابی مین
گوشت دیکر مین گیا تو رقیہ بیٹہی تہین مین کبہی طرف اون کی نظر کرتا اور
کبہی طرف چہرہ عثمان کے جب واپس آیا تو حضرت صلعم نے فرمایا تو دونون پر
داخل ہوا تہا مینے کہا ہان فرمایا ہل رایت زوجا احسن منہما مینے کہا نہین
ای رسول خدا رواہ ابن عساکر انس کہتے ہین سب سے پہلے مسلمانون مین سے
طرف حبشہ کی ہجرت کی خود عثمان نے ہجرت کی حضرت صلعم نے فرمایا ان عثمان
لاول من ہاجر الی اللہ باہلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی حدیث ابن عمر مین فرمایا
ہے انا نشبہ عثمان بابینا ابراہیم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے عثمان من اشبہ
اصحابی بی خلقا رواہ ابن عساکر حدیث علی مین آیا ہے کہ عثمان سے فرمایا
لو ان لی اربعین ابنۃ زوجتک واحدۃ بعد واحدۃ حتی لا یبقی منہن
واحدۃ رواہ ابن عساکر ف بعد وفات عمرؓ کے روز دوشنبہ ۲۳ ماہ
ذیحجہ مین جبکہ دو راتین باقی تہین بیعت عثمان کی ہوئی اونکی خلیفہ ہوتے

محرم سنہ ۲۴ شروع ہوا بعض نی کہا بیعت روز شنبہ غرۂ محرم سنہ مذکور کو
ہوئی تین دن بعد دفن عمر سے مختصر مین کہا ہے جب وفات فاروق کو
تیسرا دن ہوا عبد الرحمن بن عوف باہر آئے اونکی سر پر وہ عمامہ تہا جو حضرت
نے باندہا تہا تلوار لگائے ہوئے منبر پر چڑہے اور کہا اے لوگو مین نے
پوچہا تم سے جہرا و سرا تمہاری امام کو مینے نہین پایا تمکو کہ برابر کرو تم کسی
شخص کو ان دو مردون مین سے علی یا عثمان پہر کہا اے علی اوٹہو علی
اوٹہکر نیچے منبر کے کہڑے ہوئے اور عبد الرحمن نی اونکا ہاتہ پکڑا اور کہا کیا
تم مجہسے بیعت کروگے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکر و عمر کی فعل
پر علی نی کہا اللہم لا ولکن علی جہدی من ذلک وطاقتی عبد الرحمن نی ہاتہ
علی کا چہوڑ دیا پہر کہا اوٹہو ای عثمان وہ اوٹہے اونکا ہاتہ پکڑ کر کہا مین تمسے
بیعت لیتا ہون سو کیا تم میری بیعت کروگے کتاب خدا و سنت رسول و
فعل ابی بکر و عمر پر کہا اللہم نعم تب عبد الرحمن نی سر اپنا طرف سقف مسجد کو اوٹہا کر
کہا اللہم اسمع قد خلعت ما فی رقبتی من ذلک فی رقبۃ عثمان تب لوگ
ازدحام کرکے عثمان سی بیعت کرنے لگی اور عبد الرحمن منبر پر اوس جگہ بیٹہے
تہے جہان حضرت بیٹہے تہے اور عثمان نیچے اونکی درجہ دوم مین تہے اور
لوگ بیعت کرتے جاتی تہے ف عبد الرحمن جب واسطے مبایعت کے بیٹہے تو
اللہ کی حمد و ثنا کی پہر کہا انی رایت الناس یابون الا عثمان اخرجہ ابن عساکر

دوسری روایت مین یون ہے کہ عبد الرحمن نے کہا اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا پہر عثمان کا ہاتھہ پکڑ کر کہا نبایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ وسنۃ الخلیفتین بعدہ اور مہاجرین وانصار نے بیعت کی مسند احمد مین آیا ہے کہ ابو وائل نے کہا مینے عبد الرحمن بن عوف سے پوچھا کہ تم نے عثمان سے بیعت کی اور علی کو چھوڑ دیا کہا میرا کیا قصور ہے مینے تو علی ہی سے ابتدا کی تہی اور کہا تہا ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر لیکن علی نے یہ کہا فیما استطعت پہر مینے عثمان پر عرض کیا اونہون نے میرا کہنا مان لیا ف طبقات شعرانی مین کہا ہے عثمان دن کو روزہ رکہتے رات کو قیام کرتے تہائی اول شب مین سوتے اور اکثر ایک رکعت مین قرآن ختم کیا کرتے لوگون کو خطبہ سناتے اور ایک ازار عدنی موٹی چار یا پانچ درہم کے پہنے ہوتے اور لوگون کو طعام امارت کہلاتے اور خود گھر مین جاکر سرکہ وتیل کہاتے اور اپنے غلام کو اپنے ہمراہ ردیف کرتے اسکو عیب نجانتے اور جب مقبرہ پر گذرتے اتنا روتے کہ داڑہی بہیگ جاتی انتے بیررومہ چالیس ہزار درہم کو مول لیکر وقف کیا زمانہ ابوبکر مین قحط ہوا تہا ایک ہزار شتر انکے زیت وزبیب بہر کر آئے لوگ دوڑے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا تمکو ہماری ضرورت معلوم ہے کہا حبا وکرامۃ میری خریداری پر مجہے کیا نفع دوگے کہا ایک درہم مال

کی دو درہم کہا مجھے زیادہ ملتا ہے کہا چار درہم سہی کہا اس سے بہی زیادہ
ملتا ہے کہا پانچ درہم کہا اس سے بہی زیادہ دیتے ہین کہا مدینے مین ہمین
تاجر ہین ہم سے پہلے کون آیا جو تمکو زیادہ دیتا ہے کہا اللہ تعالی مجھکو
ہر درہم پر دس گنا دیگا تمہارے پاس اس سے زیادہ ہے کہا نہین فرمایا
مین اللہ کو گواہ کرتا ہون کہ جو کچھہ یہ اونٹ لاد کر لائے ہین یہ سب صدقہ ہی
واسطے اللہ کے مساکین و فقرا مسلمین پر انتہی من الغرر والعرف انکے
ایام خلافت مین بہت فتح ہوئی سیوطی نی ذکر اونکا سا لوار کیا ہے
جیسے سابور افریقیہ سواحل اردن وسواحل روم و اصطخر اخیرہ و فارس اولی
وطبرستان وسجستان واساورہ وری وقبرس وارض خراسان ونیشاپور و
طوس وسرخس و مرو وبیہق جب یہ بلاد فتح ہوئے تو خراج کثیر اور مال وافر
پاس عثمان کے آیا یہان تک کہ خزائن مقرر ہوئے اور ادرار رزق ہوا
ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکہہ بدرہ دیتے ہر بدرہ مین چار ہزار اوقیہ ہوتے
ہیں ۳۵ مین مقتول ہوی بارہ برس کی خلافت مین چہہ برس تک کسی شے
مین لوگون نی اونپر اعتراض نکیا بلکہ عمر بن خطاب سی زیادہ اونکو دوست
رکہتے تہے اس لیے کہ عمر کے مزاج مین شدت تہی پہر چہہ برس باقی مین
اونہون نی اپنے اقربا و اہل بیت کو عامل و والی بلاد و امصار مقرر کیا اور
بی حساب مال دیا اور کہا کہ یہ دینا بطور صلہ رحم کے ہے ابوبکر و عمر کو اسی طرح

صلہ کرنا چاہیے تہا لکن اونہون نی نہین کیا اسپر لوگون نی عثمان سے انکار
کیا اخرجاابن سعد نے اکثر بنی امیہ کو والی ولایات کرتے تھے جن کو
صحبت آنحضرت صلعم کی نہتی اور جب اونکی شکایت آتی تو معزول نکرتے ابن
ابی سرح کو عامل مصر کیا تہا اوس کی شکایت آئی اوسپر لوگون کے کہنے سننے
سے محمد بن ابی بکر کو مقرر کیا سپر مروان کا ایک خط بنام ابن ابی سرح پکڑا گیا جسمین
اشارہ طرف قتل محمد بن ابی بکر کے تہا آخر سات سو نفر اہل مصر نی آکر محاصرہ
کرلیا اور نوبت قتل عثمان کی آئی اس قصہ کو مفصلاً سیوطی نی تاریخ الخلفاء
مین لکہا ہے یہ واقعہ اوسط ایام تشریق مین دن جمعہ کے ۱۸ ذیحجہ کو ہوا اور
شب شنبہ کو درمیان مغرب و عشا حش کوکب واقع بقیع مین مدفون ہوے
اور بعض نے کہا کہ دن چہارشنبہ یا دوشنبہ ۲۶ ذیحجہ کو مارے گئے اوسوقت
عمر اونکی ۸۲ سال یا ۸۱ یا ۸۴ یا ۸۶ یا ۸۹ یا ۹۰ سال کی تہی علی اختلاف الاقوال
زبیر نے اونپر نماز جنازہ کی پڑہی جن لوگون نے عثمان پر چڑہائی کی تہی اکثر
اونمین مجنون ہوگئے حذیفہ نے کہا یہ اول فتنہ تہا اور آخر فتنہ خروج دجال
کا ہوگا جس کسیکی دل مین برابر دانہ رائی کے محبت قتل عثمان کی ہوگی وہ
تابع دجال ہوجاویگا نقش خاتم انکا یہ تہا امنت بالذی خلق فسوی سب
اول بعد حضرت صلعم کے انہین نی جاگیر دی حمی مقرر کیا آواز تکبیر پست کی
مسجد مین خلوق ملا اور جمعہ مین اذان اول مقرر کی اور موذنین کے لیے رزق

مقرر کیا اور عید مین خطبہ پہلی پڑہا اور اپنی مان کی حیات مین خلیفہ ہوئے
اور مسجد مین مقصورہ بنایا اور لوگون کو ایک قرارت پر جمع کیا سب سے پہلے
جو بدعت مدینہ مین نکلی یہہ تہی کہ لوگون نے کبوتر اوڑانا شروع کیا اور جلاہقات
پر تیر لگایا آخر عثمان نے ایک شخص کو مقرر کرکے وہ ساری جلاہقات
تڑواڈالی انتہی من تاریخ الخلفاء ملخصاً نادرۃ ابو قلابہ کہتے ہین مین شام
مین تہا ہمراہ رفقہ کے ہینے ایک آدمی کو سنا کہتا ہے واویلاہ من النار مینے
جاکر دیکہا ایک مرد ہر دو دست و پائی بریدہ کور چشم اوندہے منہہ پڑا چلاتا ہے
مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا مین بہی اونمین تہا جو عثمان پر یوم الدار داخل
ہوئے تہے جب مین عثمان کی قریب گیا اونکی بی بی چلائی مینے اوسکو ایک
طمانچہ مارا عثمان نی کہا مالک قطع اللہ یدیک ورجلیک واعمی عینیک
وادخلک النار مجہکو ایک سخت لرزہ ہوا اور مین بہاگا اور اب اونکی دعا مین سے
فقط یہی آگ باقی ہے عیاذاً باللہ موعظہ یزید بن عثمان کہتے ہین آخر خطبہ
جو عثمان نی پڑہا یہہ تہا ایہا الناس ان اللہ انما اعطاکم الدنیا لتطلبوا بہا الاخرۃ
فلم یعطکموہا لترکنوا الیہا ان الدنیا تفنی والاخرۃ تبقی لاتبطرنکم الفانیۃ
ولا تشغلکم عن الباقیۃ اثروا ما یبقی علی ما یفنی فان الدنیا منقطعۃ
وان المصیر الی اللہ اتقوا اللہ فان تقواہ جنۃ من باسہ ووسیلۃ عندہ
واحذروا من اللہ الغیرۃ والزموا جماعتکم واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ

کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا انتہیٰ ف

مروان بن الحکم انکا کاتب تہا اور کعب بن مسور وعثمان بن قیس قاضی
اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح برادر رضاعی انکا امیر مصر تہا اور دربان
انکا حمران غلام اور صاحب شرطہ عبداللہ بن معبد سہمی اور محاضرات میں کہا
ہے کہ ابن قنفذ تیمی تہا نقش خاتم آمنت باللہ مخلصا تہا انکے ہاتہہ مین
خاتم حضرتؐ تہی اوسی کو کاغذات پر لگاتے تہے وہ بیر اریس مین گر گئی

## تتمہ ذکر مین اولاد وغیرہ کے

ان کی اولاد مین نو پسر سات دختر تہین عبداللہ اصغر انکی مان رقیہ
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض نے کہا فاختہ بنت غزوان
یہ صغر سن مین مر گئے یا ۶ برس کی عمر مین ایک مرغ نے انکی آنکہہ مین چونچ
ماردی تہی اوس سے بیمار پڑے اور انتقال کیا دوم عبداللہ اکبر یہ اسن و
اشرف اولاد تہے عقب وولد مین مقام منیٰ مین انکا انتقال ہوا سوم
ابان مکنی با بو سعید یہ منجملہ رواۃ حدیث کی ہین حرب جمل مین ہمراہ عائشہ کے
حاضر ہوی کہتے ہین سب سے پہلی بہی بہاگی اور شکست کہائی یہ ابرص احول
اصم تہے ایام عبدالملک بن مروان مین والی مدینہ ہی اور خلافت یزید بن
عبداللہ مین مری ان کی اولاد بہت ہے اور اندلس مین ہے چہارم خالد
انکی اور انکی والد کی ہاتہہ مین وہ مصحف تہا جسپر خون عثمان کا ٹپکا تہا ایک دایہ نے

انکو لات ماری تھی اوس ہی بزمانۂ خلافت پدر مر گئے انہین کو کسیر کہتے
ہین انکی اولاد باقی ہے پنجم عمروان کی بہی نسل ہے ان کی مان بنت
جندب قبیلۂ ازد کی تہین ششم ہفتم سعید و ولیدان دونون کی مان فاطمہ
بنت ولید تہین سعید کنیت بابی عثمان تہے معاویہ نی انکو والی خراسان کردیا تہا
اوسی جگہہ مارے گئے یہ معاویہ کی طرف سی وہان کے حاکم تہے ہشتم عبد الملک
بچپن مین مر گئے انکی مان ملیکہ ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاری تہین نہم کا
ذکر ہو گیا تہین لڑکیان سوا ایک مریم خواہر عمرو لامہ اور ام سعید اخت سعید
تہے ان کی شوہر عبد اللہ تہے اور عائشہ انکی شوہر حارث بن الحکم بن العاص تہے
پہر ابن الزبیر نی اون سی نکاح کیا ام ابان ان سے مروان بن الحکم
بن العاص کا بیاہ ہوا تہا ام عمرو انکی مان رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
تہین مریم صغری انکی مان نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ تہین انکے شوہر عمرو بن الولید
بن عقبہ بن ابی معیط تہے ام البنین انکی مان ام ولد تہین ذکرہ بعض المورخین
مین کہتا ہون میری مان کا نسب حضرت عثمان سے جا کر ملتا ہے بروے
صحیح میری گہر مین ایک یہی شیخانی آئی تہین اللہم اغفرلی ولوالدی فارحمہما
کما ربیانی صغیرا اور میری زوجہ مرحومہ صدیقی النسب تہین رحمہا اللہ تعالی
و غفرہا کسی فاروقی النسب کا آنا اب تک معلوم نہین ہے سوا ان دو بیبیون کے
باقی سب سادات تہین مگر امہات ائمہ اہل بیت کی غالبا امہات الاولاد گذری ہین

ف نورالابصار و تاریخ الخلفاء مین مذکور ہے کہ جب عثمان کی بی بی چلائین
کہ امیر المومنین قتل ہوئی تو حسن و حسین نی اندر گھر کے جا کر دیکھا تو اون کو
مذبوح پایا وہ رونی لگی یہ خبر علی و طلحہ و زبیر و سعد و غیرہ اکابر صحابہ کو پہونچی
سب کی عقل جاتی رہی اور استرجاع کیا علی نی حسن و حسین سے کہا عثمان
کس طرح قتل ہوئی اور تم دروازی پہ موجود تھے اور ایک طمانچہ حسن کو مارا
اور حسین کی سینے مین دہکا دیا اور محمد بن طلحہ کو برا کہا اور ابن الزبیر [illegible]
کی استیعاب مین سعید مقبری سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ بھی ہمراہ عثمان کے
محصور تھے عثمان نی کہا تم کو قسم ہے کہ تم تلوار نہ چلانا وہ تو میرا مارنا چاہتے ہین
مین مومنین کو اپنی جان دیکر بچاؤنگا مینے تلوار اوٹھا کر پہینکدی اب تک
معلوم نہین کہ کدہر گئی کعب بن مالک نی اس بارہ مین کیا خوب کہا ہی سے

وکف یدیه ثم اغلق بابه     وایقن ان الله لیس بغافل
وقال لاهل الدار لا تقتلوهم     عفا الله عن کل امرء لم یقاتل

سب سی پہلی گھر مین محمد بن ابی بکر صدیق داخل ہوئے اور داڑہی پکڑے
عثمان نی کہا ای ابن اخی اسکو چھوڑ دو واللہ تیرا باپ اسکا اکرام کرتا تھا وہ
شرما کر باہر نکل گئے کہتے ہین لیسار بن علیاص یا لیسار بن عیاض اور سودان
بن حمران نی تلوارین مارین کریمہ فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم پر خون اوس کا
پڑا دوسری روایت مین ہے کہ عمرو بن حمق سینہ پہ بیٹھا اور تلوار سی ذبح کیا اور

عمیر بن صابی نے شکم کچلا یہان تک کہ دو پسلیان ٹوٹ گئین تھین قاتل
مین اسکی سوا اور بہی اقوال ہین عثمان اوس دن صائم تھے اسی طرح
تاریخ و روز و عمر قتل مین اختلاف ہے مالک نی کہا ہے کہ بعد قتل کے
تین دن تک مزبلہ پر پڑے رہے پہر اونہین خون آلود کپڑون مین دفن
کر دیا اور غسل نہ دیا کہتے ہین دن دفن کے ملائکہ حاضر ہوئے عثمان نے
حالت حصر مین بیس مملوک آزاد کیے اور کہا مینے آج کی رات حضرت اور
ابو بکرؓ و عمرؓ کو خواب مین دیکہا کہتے ہین تو صبر کر شب آیندہ ہماری ساتھ افطار
کرنا بعد قتل کے اونکے خزانے مین ایک صندوق مقفل ملا اوسکو کہولا اوس کے
اندر ایک ڈبیا تہی اور اس مین ایک کاغذ تہا اس عبارت کا هذه وصية
عثمان بن عفان يشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا
عبده ورسوله وان الجنة حق وان النار حق وان الله يبعث من في القبور
ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد عليها نحيا وعليها نموت وعليها
نبعث ان شاء الله تعالى من الآمنين برحمة الله انتهى من المحاضرات
مین کہتا ہون یہی عقیدہ ساری اہل سنت وجماعت کا ہے اللہ تعالے
اسی شہادت و اعتقاد پر مجہکو اور میری سارے اخلاف ذکور و اناث کو
جلائے مارے اوٹھائے اور اپنی رحمت عامہ سی برزخ و عقبی مین آتش
دوزخ سے امن بخشے اور بچائے اللہم آمین

## ذکر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابن عم رسول وسیف اللہ المسلول مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب ولادت ان کی مکہ مکرمہ مین اندر بیت اللہ کے ہوئی انسے پہلے کوئی بیت الحرام کے اندر مولود نہین ہوا تہا یہ ولادت دن جمعہ کی ۱۳ محرم یا رجب کو سنہ ۳۰ مین عام الفیل سے ۳۰ یا ۲۵ برس پہلی ہجرت سے ہوئی یعنی دس یا بارہ برس قبل بعثت کی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین مجتمع ہوتی ہین مع ابی طالب کی ہاشم مین ہاشم جد آنحضرت صلعم ہین یہ فاطمہ اسلام لائین اور انہون نی حضرت صلعم کے ساتھ ہجرت کی منقول ہے کہ جب چاہتین کہ بت کو سجدہ کرین اور علی رضی اللہ عنہ انکی پیٹ مین تہے تو ہرگز سجدہ نکر سکتین علی رض اپنا پانون اونکی پیٹ پر رکہدیتے اور اپنی پشت اونکی پشت سی ملا دیتے وہ جہک نسکتین ولہذا نزدیک ذکر علی کی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین یعنی اللہ نی اونکو سجدہ صنم سے مکرم رکہا یہ فاطمہ اول ہاشمیہ ہین جنہون نے ہاشمی جنا جب فاطمہ کا انتقال ہوا حضرت صلعم نی اونکو اپنے قمیص مین کفن کیا کیونکہ نزدیک حضرت صلعم کے بمنزلہ مان کی تہین اور اسامہ بن زید و ابو ایوب انصاری و عمر بن خطاب اور ایک غلام اسود کو حکم دیا کہ اونکی قبر کہودین چنانچہ بقیع مین قبر کہودی پہر خود حضرت صلعم مین اوترکر دست مبارک سی اوسکو گہرا کیا اور مٹی باہر نکالی پہر اوسمین لیٹ کر کہا اللہم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد و لقنہا

حجتها و وسع علیها مدخلها بحق نبیک محمد والانبیاء الذین
من قبلی فانک ارحم الراحمین حضرتؐ سے کہا ہم نی آپکو دیکہا کہ آپنے
انکی ساتہہ وہ کیا جو کسیکی ساتہہ ان سے پہلے نہین کیا تہا فرمایا مینے انکو اپنا
قمیص پہنایا تا کہ انکو قمیص جنت پہنایا جائے اور مین انکی قبر مین لیٹا تا کہ ضغطہ
قبر مین تخفیف ہو اس لیے کہ بعد ابوطالب کی یہ احسن خلق اللہ تعالی تہین بتاو
مین ساتہہ میرے کذا فی نور الابصار علی کی پرورش پاس حضرتؐ کے
ہوئی اہل مکہ کو قحط نی پکڑا خشک سالی سی اہل مروت و اہل عیال کو نقصان
پہونچا حضرتؐ نی اپنی چچا عباس سے کہا اور یہ بنی ہاشم مین آسودہ حال
کہ تمہاری بہائی ابوطالب کثیر العیال ہین اور لوگ قحط مین گرفتار ہین چلو ہم
تم چہل اون کی عیال سے تخفیف کرین ایک مرد کو تم لو ایک کو مین لون عباس
نے کہا اچہا پہر پاس ابوطالب کی گئے اونہون نی کہا عقیل و طالب کو
میری لیے چہوڑ دو پہر تم جا نوتب حضرتؐ نے علی کو اپنی طرف لیا اور عباس
نے جعفر کو لیا علی ہمیشہ ہمراہ حضرتؐ کے رہے یہان تک کہ حضرتؐ مبعوث ہوئے
علی حضرتؐ پر ایمان لائے اوس وقت تیرہ برس کی تہے اور ابن اسحق نے کہا
دس برس کے تہے وقیل غیر ذلک یہ ہمراہ حضرتؐ کے سب مشاہد مین رہے
مگر تبوک کہ حضرتؐ انکو اپنے اہل مین چہوڑ گئے تہے علی نی کہا تخلفنی فی النساء
والصبیان فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ

لا نبی بعدی اخرجه الشیخان تاریخ الخلفا میں کہا ہے علی منجملہ عشرہ مبشرہ
کے ہیں برادر حضرتؐ بمواخات اور صہر حضرتؐ بوجہ فاطمہ اور ایک سابقین
الی الاسلام اور احد العلماء الربانیین و شجعان مشہورین و زہاد مذکورین و خطباء
معروفین میں سے ہیں قرآن کو جمع کر کے حضرتؐ پر عرض کیا اور ایک ...
نے انہیں قرآن کو سنایا علی مرتضی کہتے ہیں حضرتؐ دن دوشنبہ کی مبعوث ہوئے
اور میں سہ شنبہ کو اسلام لایا آٹھ یا نو یا دس سال کی عمر تہی اور کبہی صغرسن
میں بت پرستی نہیں کی جب حضرتؐ نے ہجرت کی انکو مکہ میں چھوڑا کہ امانات
و ودائع مردم و وصایا پوری کر کے آویں مواطن کثیرہ میں انکو نشان دیا
دن ... کے انکو دس زخم لگی اور دن خیبر کے نشان دیا فرمایا فتح انکی
ہاتھ پر ہوگی احوال ان کی شجاعت کی اور آثار ان کی حروب میں مشہور ہیں
یہ ایک شیخ فربہ اندام اصلع بسیار موی میانہ قد مائل بقصر بزرگ شکم کلاں ریش
تہے ریش فی مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تہا ریش سفید براق تہی ... گندم گون
تہے انتہی نور الابصار میں کہا ہے ثقیل ... عظیم العینین تہے داڑہی ان کی
عریض تہی ذخائر العقبی میں کہا ہے میانہ قد سیاہ و کلان چشم خوبصورت تہے
گویا ماہ نیم ماہ ہیں عظیم البطن عریض مابین المنکبین تہا ان کی دوش میں
نرمی تہی عضد ساعدی جدا نہ تہا بلکہ یکسان تہا شثن الکفین عظیم الکرادیس ... تہے
گویا گردن ابریق سیم تہے اسد الغابہ میں کہا ہے کان ... جلا فوق الربعة ضخم المنکبین

طلوع یا اللحیۃ گندم رنگ تھی دو رسی اور سفید رنگ قریب سی ابطیظ و سعید
تھی کہتی ہین ہم اپنے کندھون پر کھجور لادی ہوئے بازار مین فروخت کیتی
پھرتی تھے اور ہم لڑکے تھے جب علی کو آتی ہوئے دیکھتے کہتے بزرگ اشکم علی کہتے
اُنکے کیا کہتے ہین لوگ کہتے تھے یقولون عظیم البطن فرماتی اجل اعلاہ علم
واسفلہ طعام ابن رافع نے کہا علی نے قلعہ خیبر کا ایک کواڑ اوکھیڑ کر بچائی ڈھال
ہاتھ مین لیا اور جبتک ستانہ ہوئی اسے پھر ڈالدیا ہمنے دیکھا کہ آٹھ مرد
اوسکا پلٹنا سکی اور اپنی سا کرنے کو کہ جابلیس شخص اوسکو اٹھا سکی انکی
کنیت ابو الحسن ابو الحسین [illegible] رسول خدا نے انکو ابو تراب کہا تھا وہ اس کنیت اخیر سے
بہت خوش ہوتے تھے رواہ البخاری فی الادب المفرد انکی مرویات پانسو چھیاسی
حدیثین ہین ایک جماعت نے صحابہ و تابعین مین سے انسے روایت کی ہے
واحدی نے کتاب اسباب النزول مین لکھا ہے طلحہ نے کہا مین صاحب البیت ہون
کنجی میرے ہاتھ مین ہے عباس نے کہا مین صاحب سقایہ ہون علی نے کہا
مینے سب لوگون سے پہلے چھ ماہ نماز پڑھی ہے اور مین صاحب جہاد فی سبیل اللہ
ہون اسپر یہ آیت اوتری اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن
آمن باللہ والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ الخ اور
ابوذر غفاری نے کہا کہ علی نے رکوع مین اپنی انگشتری سائل کو دی اوسپر یہ آیت
اوتری انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ رواہ ابو اسحق بطولہ والثعلبی

فی تفسیرہ واحدی ابن عباس سے راوی ہین کہ علی کے پاس چار درہم
تھے اور کچھ نہ تھا ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک پوشیدہ ایک ظاہر
صدقہ کیا اور یہ آیت نازل ہوئی الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار
سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
ابن عباس نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
اولئک ہم خیر البریۃ حضرتؐ نے علی سے کہا انت وشیعتک طبرانی نے بسند
ضعیف علی سے روایت کیا ہے کہ میرے خلیل نے کہا یا علی انک ستقدم
علی اللہ انت وشیعتک راضین مرضیین ویقدم اعداؤک غضابا مقمحین
پھر علی نے اپنا ہاتھ گردن سے ملا کر اقماح دکھایا نور الابصار مین کہا ہے وشیعتہ
ہم اہل السنۃ لانہم ہم الذین احبوہم کما امر اللہ ورسولہ لا الروافض و
اعداءہ الخوارج انتہی علیؓ کہتے ہین حضرتؐ نے کریمہ وتعیہا اذن واعیۃ
مین فرمایا سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی ففعل جب سے جو کلام سنے
حضرتؐ سے سنا وہ مجھے یاد رہا مین اوسکو نہین بھولا ابن عباس نے کہا
جب یہ آیت آئی انما انت منذر ولکل قوم ہاد حضرتؐ نے فرمایا انا المنذر و
علی الہادی وبک یا علی یہتدی المہتدون دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
لیس آیۃ من کتاب اللہ یا ایہا الذین امنوا الا وعلی اولہا وامیرہا وشریفہا
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا الا بخیر ثعلبی نے

ذکر کیا ہی کہ جب حضرتؐ نے غدیر خم مین فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
تو حارث بن النعمان نے کہا کہ یہ تم اپنی طرف سے کہتے ہو یا اللہ کی طرف سے
فرمایا اللہ کی طرف سے وہ واپس پھرا اور کہتا تہا اللھم ان کان ما یقول محمد
حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء الخ ابہی راہ تک نہ پہنچا تہا کہ ایک پتہر اوسکی
سر پر آ لگا اور اوسکی دبر سے نکلا وہ مرگیا اسیپر یہ آیت آئی سال سائل بعذاب
واقع للکافرین لیس لہ دافع نووی نے کہا خم نام ہے ایک غیطہ کا تین میل پر
جحفہ سے وہان ایک تالاب ہے اوسکو طرف غیطہ کے اضافت کرکے غدیر خم
بولتی ہین شیخ نور الابصار مین کہا ہے علما کہتے ہین لفظ مولی کا استعمال
متعدد معانی کی آتا ہے اور قرآن ساتہ ان معانی کی وارد ہے کبہی
بمعنے اولی اللہ تعالی نے حق مین منافقین کے فرمایا ہے ماواکم النار ہی
مولاکم ای اولی بکم اور کبہی بمعنے ناصر قال تعالی ذالک بان اللہ مولی الذین
امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم اور بمعنے وارث قال تعالی
ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان ای ورثۃ اور بمعنے عصبہ قال تعالی وانی
خفت الموالی من ورائی ای عصبتی اور بمعنے صدیق قال تعالی یوم لا
یغنی مولی عن مولی شیئا ای صدیق عن صدیق اور بمعنی سید و معتق
اور یہ ظاہر ہے فیکون معنی الحدیث من کنت ناصرہ او حمیمہ او صدیقہ
فان علیا کذالک انتہی ہماری ایک معاصر سنی نے جو شیعی المذہب تہے

چند اجزا ارکان تحقیق معانی لفظ مولی مین سیاہ کیے ہین اور اپنی زعم مین
مولی کو بمعنی اولی کلام علما اہل لغت سی ثابت کیا ہے وفیہ بحث طویل
ف احادیث فضائل مرتضوی مین بہت آئی ہین سعد بن ابی وقاص
نے روایت کیا ہے انت منی بمنزلۃ هارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی
متفق علیہ اس سی شیعہ کا خلیفہ بلا فصل ثابت کرنا علیؓ کو غلط ہے کیونکہ
ہارون چالیس برس پہلی سامنے موسے علیہ السلام کے مرگئے تھے اون کے
خلیفہ بلا فصل نہین ہوئے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح وقت روانگی طور
کے موسیؑ ہارون کو قوم مین خلیفہ کر گئے تھے اسی طرح حضرتؐ نی وقت غزوہ
تبوک کی علی کو خلیفہ اپنا نسا و صبیان اہل بیت مین کیا تھا اگر خلافت مطلقہ مراد
ہوتی تو جس طرح ابن ام مکتوم کو خلیفہ امامت نماز کیا تھا انکو بھی خلیفہ امامت
نماز فرماتی واذ لیس فلیس علی نی قسم کھا کر کہا ہے کہ حضرتؐ نی مجہسے عہد کیا
ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم الحمد للہ کہ ساری اہل
سنت محب علی ہین اور مبغض علی کی خوارج ہین سہل بن سعد کہتے ہین حضرتؐ
نے دن خیبر کے فرمایا لاعطین هذه الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ
یحب اللہ و رسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ پھر وہ نشان علی کو دیا پھر فرمایا ادعہم
الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یهدی اللہ
بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم متفق علیہ بطولہ

حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے ان علیا منی وانا منه وهو ولی
کل مومن رواه الترمذی مراد ولی سے اس جگہہ حبیب و ناصر ہے زید
بن ارقم کا لفظ یہ ہے من کنت مولاه فعلی مولاه رواه احمد والترمذی
اسکو احمد نے مطولا بذیل قصۂ غدیر خم براء بن عازب سے بھی روایت کیا ہے
حبشی بن جناده کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہے علی منی وانا من علی ولا
یؤدی عنی الا انا وعلی رواه الترمذی ورواه احمد عن ابی جنادة
ابن عمر نے کہا ہے حضرتؐ نے درمیان اپنے اصحاب کے مواخات کرائی
علی مرتضی روتے ہوئے آئے کہ آپنے سب صحابہ میں مواخات کرائی اور میری
مواخات کسی سے نکرائی فرمایا انت اخی فی الدنیا والاخرة رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن غریب انس کہتے ہیں حضرتؐ کے پاس ایک پرندہ
بریان تھا فرمایا اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی هذا الطیر اتنے
میں علی آئے اور اونہوں نے ہمراہ حضرتؐ کے وہ طیر کہایا رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب علی نے رفعا کہا ہے انا دار الحکمة وعلی بابها
رواه الترمذی واستغربه جابر کہتے ہیں دن غزوۂ طائف کے حضرتؐ نے
علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگوں نے کہا آج تو آپ نے ابن عم سے دیر تک سرگوشی
کی فرمایا میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے کی رواه الترمذی اور حدیث ابو سعید میں
فرمایا ہے یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرك رواه الترمذی

یعنی حالت جنابت مین کوئی سوا میری اور تیرے اس مسجد سے نہ گذرے
ام عطیہ کہتی ہین حضرت نے ایک جیش بہیجا اوسمین علی تہے ہاتہ اوٹہا کر کہا
اللہم لا تمتنی حتی تریني علیا رواہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ رفعا یہ ہے لا یحب
علیا منافق ولا یبغضہ مومن رواہ احمد والترمذی وحسنہ دوسرا لفظ
ام سلمہ کا رفعا یہ ہے من سب علیا فقد سبنی رواہ احمد والحاکم وصححہ
علی کہتے ہین حضرت نے مجہسے کہا تجہہ مین کہاوت ہے عیسی کی یہود نے
عیسی کو دشمن رکہا یہان تک کہ اونکی مان پہ بہتان لگایا اور نصاری نے عیسی
کو دوست رکہا یہان تک کہ اونکو ایسے درجے مین اوتارا جو اون کے لیے
نہ تہا پہر فرمایا کہ میری بابت مین دو مرد ہلاک ہونگے ایک محب مفرط کہ میری تقریظ
کریگا اوس چیز سے جو مجہہ مین نہین ہے دوسرا مبغض کہ میری دشمنی اوس کو
حامل ہوگی مجہپر بہتان لگانے کو رواہ احمد والبزار وابو یعلی والحاکم مصداق
اس حدیث کی دو فرقۂ اہل بدعت ہین اول روافض دوم خوارج الله نے
اہل سنت وجماعت کو افراط حب وتفریط بغض دونون سے محفوظ رکہا ہے نہ ہم نے
خلفاے اربعہ وجملہ صحابہ کو اونکی منازل مرفوعہ مین اوتارا ہے نہ ہم روش رافضہ
ہین کہ محب علی ہین مبغض خلفاء ثلثہ ودیگر صحابہ ہون اور نہ ہم مثل خوارج
کہ خلفاء ثلثہ وغیرہ کے دوست بنکر مبغض علی واہل بیت ہون ولله الحمد
ونعم ما قیل ع کلا جانبی قصد الامور ذمیم * ابن عباس کہتے ہین حضرت

نے حکم دیا کہ سب ابواب بند کردو مگر باب علی رواہ الترمذی واستغربہ
حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین
چار شخصون کو دوست رکہون اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ بہی اونکو دوست
رکہتا ہے کہا ہمین اونکی نام بتاؤ فرمایا علی منجملہ اونکے ہے تین بار اسی طرح کہا
اور پہر ابوذر و مقداد و سلمان کا نام لیا رواہ الترمذی والحاکم وصححہ ابو سعید
کہتے ہین کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی علی کہتے ہین
حضرتؐ نے مجھے طرف یمن کے بہیجا مینے کہا آپ مجھے بہیجتے ہین کہ مین قاضی
بنون مین تو جوان ہون اور نہین جانتا کہ قضا کیا ہے فرمایا اللہم اہد قلبہ
وثبت لسانہ واللہ تب سی کبہی مینے قضا مین درمیان دو شخصون کی شک
نہین کیا رواہ الترمذی وصححہ الحاکم **حکایت** ابو عثمان نہدی کہتے
ہین علی مرتضی نے کہا حضرتؐ میرا ہاتہ پکڑے تہے اور ہم بعض گلی کوچون مین
مدینے کے چلی جاتی تہے کہ اتنے مین ایک باغ مین آ گئے مینے کہا اے رسول خدا
ما احسنہا من حدیقۃ یعنی یہ کیا اچہا باغ ہے فرمایا ولک فی الجنۃ احسن منہا
اسی طرح سات باغ ملی مینے ہر بار یہی کہا اور حضرتؐ نے ہر بار وہی فرمایا کہ تیری
لیے جنت مین اس سے بہتر باغ ہوگا جب خالی راہ ملی مجھسے معانقہ کر کے آپ اختیار
رونے لگے مینے کہا آپ کیون روتے ہین فرمایا ضغائن فی صدور اقوام
لا یبدونہا لک الا من بعد موتی مینے کہا فی سلامۃ من دینی فرمایا فی

فی سلامۃ من دینک لطیفہ ایک مرد کو پاس عمر بن خطاب کی لائے تھے
لوگون فی اوس سی پوچھا تھا کیف اصبحت اوسنی کہا تھا اصبحت احب الفتنۃ
واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وامن بما لم ارہ واقر بما لم یخلق
عمرؓ نی علیؓ کو بلایا علی نی اوس کی بات سنکر کہا یہ سچ کہتا ہے یہ دوستدار فتنہ ہے
قال تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور حق یعنی موت کو مکروہ رکہتا ہے
قال تعالی وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور مصدق اہل کتاب ہی قال تعالی
وقالت الیہود لیست النصاری علی شی وقالت النصاری لیست الیہود علی شی
اور مومن بغیر مرئی ہے یعنی اللہ پر ایمان رکہتا ہے اور مقر غیر مخلوق ہے
یعنی مقر ساعت ومعاد عمرؓ نی کہا اعوذ باللہ من معضلۃ لا علی بہا سعید
بن المسیب کہتے ہین عمرؓ کہا کرتے اللہم لا تبقنی لمعضلۃ لیس لہا ابو الحسن
انتہی مین کہتا ہون یہ حکایت قبیل معما وچیستان سے ہے ولہذا اسکو بلفظ لطیفہ
مصدر کیا ہے عمر بن خطاب نی اگر اوسمین غور نکیا تو یہ کچہہ منافی اون کی علم
وسیع کی نہین ہے ایک جماعت نی کتاب حیرۃ الفقہ بنائی ہے اوسمین اس
قبیل کے بہت سی اغلوطات لکھے ہین یہ کچہہ دلیل فضیلت نہین ہے ولہذا
حدیث معاویہ مین نزدیک احمد کی اغلوطات سے نہی آئی ہے ہان یہ روایت
دلیل ہے ذکاوت مرتضوی پر خصوصا اس عجلت کی ساتھہ واللہ اعلم نادرہ
ایک مرد نی ایک خنثی سی نکاح کیا اور ایک کنیز مہر مین دی اور پاس وس کے

گیا اوس سی بچا پیدا ہوا ہیر اوس خنثی نی اوس کنیز سے صحبت کی اوس سے
بچہ ہوا یہ قصہ سامنے علی مرتضے کے لیگئی فرمایا اوس کی پاس جاکر پسلیان
ہر دو جانب کی گنو اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر جانب چپ کی
پسلیان کم ہون جانب راست سی تو مرد ہے گنا تو جانب چپ مین ایک پسلی
کم نکلی فرمایا یہ حکم مین مرد کے ہی اوسکی شوہر سے تفریق کرادی دلیل اسپر یہ ہے
کہ اللہ نی حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس لیی مرد کی ایک پسلی بائین کم
ہوتی ہے عورت مین جملہ اضلاع جانبین ۲۴ ہوتی ہین اور مرد مین ۲۳
۱۲ پہلوی راست مین اور گیارہ پہلوی چپ مین انتہی من الفصول المہمۃ بطولہ
آدم پس مطلب ام سلمہ کہتی ہین حضرت جب غضب مین ہوتی کسیکو جرات بات
کرنی کی نہوتی مگر علیؑ کو رواہ الطبرانی والحاکم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے
النظر الی وجہ علی عبادۃ رواہ الطبرانی والحاکم باسناد حسن سعد بن ابی
وقاص کا لفظ یہ ہے من اذی علیا فقد اذانی رواہ ابو یعلی والبزار ام سلمہ کا
لفظ رفعا یہ ہے من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن
ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ اخرجہ الطبرانی
بسند حسن وقال السیوطی بسند صحیح دوسرا لفظ ام سلمہ کا یہ ہے کہ سنے حضرت صلعم
کو فرماتے تھے علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض
رواہ الطبرانی فی الاوسط جابر کا لفظ رفعا یہ ہی علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور

من نصرہ و مخذول من خذلہ رواہ الحاکم ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہی
علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی رواہ الدیلمی انس کا لفظ رفعا یہ ہی علی یزہو
فی الجنۃ ککوکب الصبح لاہل الدنیا اور ترمذی و حاکم نے رفعا کہا ہی ان الجنۃ
لتشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان حدیث سہل میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے
علی کو مسجد میں لیٹا ہوا پایا اونکی کروٹ سے چادر گر گئی تھی اور بدن میں
خاک لگ گئی مٹی کو جہاڑنے لگے اور فرمایا قم یا ابا تراب یہ کنیت
علی کو سب کنی میں زیادہ تر محبوب تہی رواہ الشیخان فقتازنی کہا ہے اسمیں
جواز ہے نوم کا مسجد میں اور استحباب ہی ملاطفت غضبان کا اور ممازحت ہے
اور چلنا ہے طرف غضبان کی واسطے استرضار کی ابو سعید خدری رفعا کہتے ہیں
کہ حضرتؐ نے علی سے کہا حبک ایمان و بغضک نفاق و اول من یدخل
الجنۃ محبک و اول من یدخل النار مبغضک رواہ ابن خالویہ فی کتاب الآل
عمار بن یاسر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ علی سے کہا طوبی لمن احبک وصدق فیک
و ویل لمن ابغضک و کذب فیک ابن عباس کہتے ہیں حضرتؐ نے طرف علی
کے دیکھکر کہا انت سید فی الدنیا سید فی الآخرۃ من احبک فقد احبنی و
من ابغضک فقد ابغضنی و بغیضک بغیض اللہ فالویل کل الویل لمن ابغضک
رواہا ابن خالویہ بخاری شریف میں علی سے آیا ہے انا اول من یجثو
بین یدی الرحمن للخصومۃ یوم القیامۃ ابن مسعود نے کہا ہی افرض اہل المدینۃ

واقضاها علی رواه ابن عساکر ابن عباس کا لفظ یہ ہی ما نزل فی احد من
کتاب اللہ ما نزل فی علی رواہ ابن عساکر دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ علی کی حق
مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین ف ایک بار علی نی ایک درہم کی کہجو
خرید کی اور اپنی چادر مین باندہکر لیچلے اونکی بعض اصحاب نی کہا ہمین دو ہم لیچلین
فرمایا ابو العیال احق بحملہ کہتے تہے من سعادۃ المرء ان تکون زوجتہ موافقۃ
واخوانہ صالحین واولادہ ابرار او رزقہ فی بلدہ الذی ہو فیہ بالجملہ
تعداد فضائل و مناقب و مکانت علم و فہم و استقامت و شجاعت و شہامت و
فراست صادقہ و کرامات خارقہ اور شدت نصر اسلام اور رسوخ قدم ایمان و سخا
و صدقہ باوجود ضیق حال و شفقت علی المسلمین و زہد و تواضع و تحمل اور تفاصیل
ان مقامات کی ایک باب وسیع ہی جو مجلدات مین آسکتا ہے نہ ایسے مختصرات
مین واسطی امام ہمام احمد بن حنبل و قاضی اسمعیل بن اسحق و ابو علی نیسا پوری و
نسائی صاحب سنن نے کہا ہے لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ بالاسانید
الحسان ما روی فی فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سید سمہودی سے
جواہر العقدین مین فرماتی ہین والسبب فی ذلک واللہ اعلم ان اللہ تعالی اطلع
نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ما یکون بعدہ مما ابتلی بہ علی وما وقع
من الاختلاف لما آل الیہ امر الخلافۃ فاقتضی ذلک نصح الامۃ باشہارہ
تلک الفضائل لتحصیل النجاۃ لمن تمسک بہ ممن بلغتہ ثم لما وقع ذلک الاختلاف

والخروج علیہ نشر من سمع من الصحابۃ تلک الفضائل وبینہا نصحا للامۃ ثم ایضا لما اشتد الخطب واستقلت طائفۃ من بنی امیۃ بتنقیصہ وسبہ علی المنابر ووافقہم الخوارج بل قالوا بکفرہ اشتغل جہابذۃ الحفاظ من اہل السنۃ ببث الفضائل حتی کثرت نصحا للامۃ ونصرۃ للحق انتہی من بغیۃ الطالب لمعرفۃ اولاد علی بن ابی طالب ف تاریخ الخلفاء مین کہا ہے امام احمد کہتے ہین ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی اخرجہ الحاکم سعد بن ابی وقاص نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ندع ابناءنا وابناءکم حضرتؐ نے علی وفاطمہ وحسن وحسین کو بلایا اور کہا اللہم ہؤلاء اہل بیتی رواہ مسلم اکثر روایات مین ذیل حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ زیادت بہی آئی ہے اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ابو الطفیل کہتے ہین علی نے رحبہ مین لوگون کو جمع کرکے کہا ہر مسلمان کو قسم ہے جسنے یہ حدیث دن غدیر خم کے سنی ہو وہ بیان کرے تیس شخصون نے گواہی دی کہ ہم نے حضرتؐ کو یہ حدیث فرماتے ہوے سنا علی نے رفعا کہا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا رواہ الترمذی والحاکم سیوطی کہتے ہین ہذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی والنووی وقد بینت حالہ فی التعقیبات علی الموضوعات سعید بن المسیب نے کہا ہے صحابہ مین کوئی ایسا

نہین کہتا تہا سلونی مگر علی عائشہ کی سامنے ذکر علی کا ہوا کہا اما انہ اعلم من

بقی بالسنۃ اور حدیث جابر مین فرمایا ہے الناس من شجر شتی وانا وعلی

من شجرۃ واحدۃ رواہ الطبرانی بسند ضعیف ابن عباس نے کہا

کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ رواہ الطبرانی

ابو سعید کہتے ہین حضرتؐ نے علی سے کہا انک تقاتل علی القرآن کما قاتلت

علی تنزیلہ رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے کہ علی

فرمایا اشقی الناس رجلان احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک

علی ہذہ یعنی قرنہ حتی تبتل منہ ہذہ یعنی لحیتہ رواہ احمد والحاکم

بسند صحیح ف نور الابصار مین بہت سا کلام منظوم و منثور حضرت امیر

علیہ السلام کا نقل کیا ہے منثور مین کچہ حیثیت نہین ہے منظوم مین اختلاف ہے

فرماتی ہے الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا الناس اشبہ بزمانہم منہم باٰبائہم

المرء مخبوء تحت لسانہ من عذب لسانہ کثر اخوانہ لا تنظر الی من قال وانظر

الی ما قال الجزع عند البلاء تمام المحنۃ لا ظفر مع البغی لا ثناء مع الکبر

لا شرف مع سوء الادب لا راحۃ مع الحسد لا سودد مع الانتقام لا صواب

مع ترک المشورۃ لا شرف اعلی من الاسلام لا شفیع انجح من التوبۃ لا لباس

اجمل من العافیۃ لا داء اعیی من الجہل لا مرض اضنی من قلۃ العقل المرء

عدو ما جہلہ فرماتی ہے العلم یرفع الوضیع والجہل یضع الرفیع کہتے ہے

قل عند کل شدة لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم تکف وقل عند کل نعمة الحمد للہ تزد منھا واذا ابطأت علیك الارزاق استغفر اللہ یوسع علیك فرماتی تھے فی انقضاء مك راحة اعضائك وترك الخطیئة اھون من التوبة عدو عاقل خیر من صدیق جاھل کہتے تھے الدھر یومان یوم لك ویوم علیك فان کان لك فلا تبطر وان کان علیك فلا تضجر فرماتی تھے الناس ابناء الدنیا فلا لوم علیھم فی حبھم امھم الدنیا جیفة فمن ارادھا فلیصبر علی مخالطة الکلاب فرماتے تھے یوم العدل علی الظالم اشد من یوم الجور علی المظلوم اور منجملہ نظم کے ایک یہ رباعی ہے ؎

احمد ربی علی خصال      خص بھا سادة الرجال

لزوم صبر وخلع کبر      وصون عرض وبذل مال

**ف** ایک شجاعت علی مرتضی کی یہ تھی کہ جب قریش حضرت کے قتل پہ مجتمع ہوئے تو علی کو حکم دیا کہ فراش نبوی پر سو رہیں وہ کمال بے فکری سے سو رہے بعض اصحاب حدیث نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے جبریل و میکائیل کو وحی کی کہ تم جا کر علی کی اس رات صبح تک حراست کرو وہ دونوں آئے اور کہتے تھے بخ بخ من مثلك یا علی قد باھی اللہ بك ملائکته غزالی رح نے احیاء العلوم میں اس قصے کو ذرا بسط سے لکھا ہے **ایضا** یہ غزوہ بدر میں ۲ھ میں ہوا کہ تھے اوس دن ستر مشرک مارے گئے ازانجملہ علی نے ۲۱ قتل کیے تو باتفاق ناقلین

اور چار شکست نیمروز اور آٹھ مین اختلاف ہی ایضا جنگ احد مین جب ثلث لشکر
حضرتؐ کا واپس چلا گیا اور فقط سات سو نفر باقی رہگئی اور حرب کی گرم بازاری
ہوئی اور مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا تب علی نی سات نفر اکابر اعدا کے
قتل کیے پانچ پر اتفاق ہے دو مین اختلاف از انجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ
صاحب لوا مشرکین کو واصل نار کیا حضرتؐ اور مسلمان خوش ہوئے ابن
اسحق کہتے ہین فتح احد علی ہی کے صبر سے ہوئی علی کہتے ہین احد کی دن
سولہ ضرب مجھکو لگین بعد چار ضرب کی مین زمین پر گرا ایک مرد اچھی صورت
خوش رائحہ آیا اور میرا بازو پکڑ کر مجھی کھڑا کیا اور کہا متوجہ ہوا نپر تو اللہ و رسول
کی طاعت مین ہے اور وہ دونون تجھسے راضی ہین مینے یہ ذکر حضرتؐ سی
کیا فرمایا اقر اللہ عینک ذاک جبریل علیہ السلام اس غزوہ کا ذکر قرآن پاک
مین بہی اندر سورۂ آل عمران کی آیا ہے تفسیر ترجمان القرآن مین اس مقام
کی سیر کرنا چاہیے ایضا غزوۂ خندق مین دس ہزار مشرک تھے اور تین ہزار
مسلمان عمرو بن عبد ود مشاہیر صنادید کفار سے تھا اوسنی مع عکرمہ بن ابی
جہل کی لب خندق پر آکر مبارزہ طلب کیا علی نے چاہا کہ مقابلہ کرین حضرتؐ
نے روکدیا جب عمرو نی کہا کوئی نہین نکلتا تب علی نی پھر اذن چاہا حضرتؐ نے
اپنا عمامہ اوتار کر علی کی سر پر رکھا اور کہا جاؤ یہ گئے ایک ساعت طرفین سے
حملہ ہوا آخر علی نی ایک ہاتھ تلوار کا اوسکی دوش پر ایسا مارا کہ ہاتھ اوڑ گیا اور

وہ مرکر گرا پہر علی نی اوس کی فرزند خلیل کو بہی قتل کیا عکرمہ نی اپنا نیزہ پہینک کر
فرار کیا غیول قریش کو اللہ نے ہزیمت دی وکفی اللہ المؤمنین القتال عہ
نور الابصار مین قصہ وقعہ جمل وقتال صفین کا بسط سے لکہا ہے اس جگہہ
ہم طرف اوس کی اشارہ مختصر کرتی ہین تفصیل کو اصل کتاب سی معلوم کرنا
کافی ہوگا بعد قتل عثمان کے مسجد نبوی مین اہل بصرہ وطلحہ و زبیر نے بیعت
علی مرتضی سے کی جب طلحہ نی بیعت کی ایک مرد قائف نی کہا انا للہ اول بید
بایعت ید شلاء لایتم ہذا الامر پہر زبیر نی بیعت کی پہر بقیہ مہاجرین و
انصار نی بجز نفر یسیر کے کہ وہ عثمانی تہے یہ بیعت روز جمعہ ۲۶ ذیحجہ سنہ ۳۵ ہجری
کو ہوئی نعمان بن بشیر قمیص خون آلودہ عثمان کو مع اصابع زوجہ عثمان نائلہ
نامی لیکر شام کو پاس معاویہ کے چل دی اور طلحہ و زبیر بعد چار ماہ کی بیعت سے
مکہ کو بہاگ گئے علی نی اپنے عمال طرف بلدان کی روانہ کیے اور بعض عمال
عثمان کو خط لکہا کہ یہان حاضر ہو اور معاویہ کو بہی بلایا اتنے مین مغیرہ بن شعبہ
نے آکر سمجہایا کہ معاویہ سی تعرض نکرو اوسکی ہاتہہ مین بلاد شام ہین اور وہ ابن عم
عثمان ہے پہر دیکہا جاویگا علی نی نمانا اور مغیرہ مکہ کو چلدیے ابن عباس نے
بہی سمجہایا علی نی اونکی بہی نسنی بلکہ یہ چاہا کہ اونکو بجای معاویہ کے امیر شام
مقرر کرین ابن عباس نی قبول نکیا اور کہا وہ مجہے قتل کر ڈالیگا پہلے خط لکہو
دیکہو کیا جواب دیتا ہے خط لکہا جواب باصواب نہ ملا تب علی نی طیاری لشکر

کی شام پر کی اتنے مین خبر آئی کہ طلحہ و زبیر و عائشہ بر خلاف علی اونکے خروج
کرنا چاہتے ہین ابن عمر سے کہا تم بہی ہمراہ ہمارے چلو اونہون نے کہا ہم اہل
مدینہ مین ہین جو اونکا حال وہ اپنا حال چاہا کہ حفصہ اونکی بہن کو ہمراہ
لیوین ابن عمر نے منع کر دیا یعلی بن منیہ نے چہہ لاکہہ درہم چہہ سو شتر سواری کے
دئے یہ عامل عثمان رض تہا یمن پر بعد قتل عثمان کے مکہ مین آیا عائشہ کی منادی
نے ندا کی کہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر بصرہ کو جاتی ہین جسکو اعزاز دین اور
عوض خون عثمان لینا ہو وہ چلے اور جسکے پاس سواری نہو وہ ہم سے لے چنانچہ
ہزار مرد مکہ کے ہمراہ ہوے اور کچہہ اور لوگ آملے سب تین ہزار کی جمعیت
ہوئی یعلی بن منیہ نے عائشہ کو ایک اونٹ دیا عسکر نام سو درہم کی قیمت کا
جب عائشہ روانہ ہوئین امہات المومنین اونکی رخصت کرنے کو ذات عرق
تک نکلین اور اوس دن اسلام پر بکا شدید ہوا اور اوس دن کا نام یوم النحیب
ٹہیرا راہ مین ایک جگہہ پر گذر ہوا اوسکو حوأب کہتے تہے وہان کے کتے بہونکے
عائشہ نے کہا یہ کون پانی ہے کہا ماء الحوأب کہا انا للہ مینے حضرت صلعم کو سنا
فرماتی تہے اور آپ کی پاس آپ کی بیبیان تہین لیت شعری ایتکن تنبحہا
کلاب الحوأب پہر اونٹ کو بٹہا کر کہا مجہکو واپس کر دو چنانچہ ایک دن رات
وہان مقام رہا ابن الزبیر نے کہا یہ جہوٹہ ہے یہ ماء الحوأب نہین ہے وہ نہی
نہ تہین یہ زبردستی پیچہے پڑکر اونکو لیگئے اور کہا علی بن ابی طالب تمکو گرفتار

کرلینگی اگر نکلوگی ناچار بصرہ مین پہونچکر بعد قتال شدید کی ساتھ عثمان بن حنیف
عامل بصرہ کی بصرہ لیلیا چالیس آدمی عامل کے مارے گئی اور عامل کو پکڑ لیا
اوراوس کی داڑہی اور سر اور پلکین اور ابرو سب نچ گہسوٹ کر قید کیا ادہر علی
علی رضی اللہ عنہ مدینہ سی مع اپنے لشکر کے بقصد شام روانہ ہوچکے تہی یہ واقعہ
آخر ربیع الآخر ۳۵ھ مین ہوا راہ مین قاصد ام الفضل بنت الحرث نے عائشہ و طلحہ و
زبیر کی خبر سنائی تب علی نی وجوہ اہل مدینہ کو بلاکر خطبہ پڑہا اور بعد حمد و ثنا
کے کہا ان آخر ھذا الامر لا یصلح الا بما صلح اولہ فانصروا اللہ ینصرکم و
یصلح امرکم اور شام کا جانا موقوف کرکے قصد بصرہ کا کیا جب ربذہ مین پہونچے
خبر آئی کہ اونہون نی تو بصرہ لیلیا اور وہ وہان نازل ہین تب علی نی طلحہ و
زبیر کو خط لکہا اما بعد یا طلحۃ یا زبیر فقد علمتما انی لم ارد الناس حتی رادونی
ولم ابایعھم حتی اکرھونی وانتما اول من بادر الی بیعتی ولم تدخلا فی
ھذا الامر بسلطان غالب ولا لعرض حاضر وانت یا زبیر فارس
قریش وانت یا طلحۃ فارس المھاجرین ودفعکما فی ھذا الامر قبل دخولکما
فیہ کان اوسع لکما من خروجکما عنہ الآن وھولاء ھم بنو عم عثمان
واولیاءہ المطالبون بہ وانتما رجلان من المھاجرین وقد اخرجتما امکما
من بیتھا الذی امرھا اللہ ان تقر فیہ واللہ حسیبکما والسلام اور عائشہ
رضی اللہ عنہا کو لکہا اما بعد فانک خرجت من بیتک تطلبین امرا کان عنک

موضوعاً ثم تبين انك لم تريدی الا الاصلاح بين الناس فخبريی
ما للنساء و قود العسكر و زعمت انك مطالبة بدم عثمان و عثمان رجل
من بنی امية وانت امرأة من بنی تيم بن مرة لعمری ان الذی اخرجك
لهذا الامر و حملك عليه لاعظم ذنباً اليك من كل احد فاتقی الله يا عائشة
وارجعی الی منزلك واسبلی عليك سترك والسلام پھر علی نے قعقاع
کو طرف بصرہ کی بھیجا کہ طلحہ و زبیر کو فہمائش صلح کرے چنانچہ استمالت کی خبر آئی
اور علیؑ بصرہ میں پہونچکر قصر ابن زیاد کی قریب ٹھیرے تین دن تک ہر دو لشکر کا
مقام رہا یہ نزول لشکر کا نصف جمادی الآخرہ سنہ ۳۶ کو ہوا تھا اصحاب علی بیس
ہزار تھے اور اصحاب طلحہ و زبیر و عائشہ تیس ہزار علی نے ابن عباس کو پاس طلحہ و
زبیر کے بھیجکر مصالحت چاہی وہ بھی راضی ہوئے اور یہ خبر مشہور ہوئی مسلمان
خوش ہوئے اور اوس رات آرام سے صبح کی مگر جو لوگ بابت امر عثمان کے
واقف طلب تھے وہ ساری رات نسوئے اور مشورہ کرتے رہے یہ صلاح کی کہ
صبح کو جنگ شروع کردیں چنانچہ اصحاب طلحہ وغیرہ میں تیغ رانی آغاز کردی کسی کو
معلوم نہوا کہ یہ لڑائی کس طرح ہوئی عائشہ جمل پر سوار تھیں اور علیؑ بغلہ رسول خدا
پر وقت اسفار کی علی نکلکر درمیان ہر دو صف کی گئے اور زبیر بن العوام کو پکارا
وہ آئے کہا ای زبیر تمنے یہ کام کیوں کیا کہا ہم طالب خون عثمان ہیں کہا اگر تم
انصاف کرو تو تمہیں نے اوسکو قتل کیا ہے تمہیں قسم ہے ای زبیر کیا اسکو یاد نہیں

کہ فلان دن حضرتؐ نی تم سے فرمایا تہا اما انک ستخرج علیہ وانت ظالم له
کہا اللہم بلی اور فلان دن یہ فرمایا تہا لتخرجن علیہ وانت ظالم کہا ہان اور
مین بہول گیا اگر تم پہلے سے مجہے یاد دلاتی تو مین ہرگز تیپر خروج نکرتا ولکن یہ
تصدیق ہے قول حضرتؐ کی پہر واپس ہوکر راہ مکہ اختیار کی اور ایک قوم پہ
نازل ہوئے عمرو بن جرموز نی اونکو دہوکے سی قتل کیا وہ سجدہ مین تہے اونکی
تلوار و مہر لیکر پاس علی کے آیا علی نی کہا ابشر بالنار مینے حضرتؐ کو سنا فرماتی تہی
بشروا قاتل الزبیر بالنار طلحہ کو ایک تیر مروان بن الحکم کا لگا وہ طرف عائشہ رضہ
کے تہا پہر لشکر عائشہ کو شکست ہوئی سوارون نی اون کے جمل کو گہیر لیا او
ایک قتال عظیم ہوا زمام جمل کو قریب ستر مرد کی قریش مین سے پکڑے تہے
انہین سے کوئی نہ بچا اور محمد بن زبیر مارے گئی اور اونکی بہائی عبداللہ کو
۷۳ زخم لگی کہتے ہین اس حرب جمل مین ۱۷ ہزار سات سو ۹۰ آدمی مارے گئے
منجملہ تیس ہزار کی اور لشکر علی مین دو ہزار ۷ مرد مقتول ہوئے یہ سب بیس ہزار
تہے جب خطام جمل پر کثرت قتل ہوئی علی رضی اللہ عنہ نی کہا اونٹ کی پاؤن
کاٹ دو چنانچہ اونٹ گر گیا عائشہ ہودج مین شام تک رہین علی نی قتلی پر نماز
پڑہی طلحہ کو مقتول دیکہکر استرجاع کیا اور کہا کنت اکرہ ان اری قریشا صرعی
اور تین دن ظاہر بصرہ مین قیام کرکے روز دوشنبہ داخل شہر ہوی اہل بصرہ نی
بیعت کی پہر عائشہؓ سے کہا کہ آپ مدینے کو جاؤ اور سامان سفر مہیا کر دیا اور

ایک دان کی راہ تک اپنی اولاد کو ہمراہ اونکی بطور مشایعت کی بہیجا وہ اوس سال حج کے لیے ٹہیر گئین پہر مدینہ کو گئین پہر ابن عباس کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خود کوفہ مین آ کے یہان کا انتظام کیا عراق و مصر و یمن و حرمین و فارس و خراسان سب پر قبضہ ہو گیا معاویہ شام مین تہے اور اہل شام اونکی مطیع تہے علی نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو پاس معاویہ کے بہیجا کہ اونسے بیعت لی معاویہ نے دیر کی یہان تک کہ عمرو بن عاص فلسطین سے آئے دیکہا اہل شام طالب خون عثمان ہین اونسے کہا تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہ بات ٹہیرائی کہ اگر فتح حاصل ہو تو مجہکو حاکم مصر کر دینا کذا فی تتمۃ المختصر **وقعہ صفین** بروزن سجین یہ ایک موضع ہے قریب رقہ کی کنارہ دریای فرات پر اس جگہہ لشکر ہر دو جانب مجتمع ہوا اکثر ذیحجہ سنہ ۳۶ھ کو علی نے بشیر بن عمرو انصاری وغیرہ کو واسطی فہمایش کی پاس معاویہ کے بہیجا معاویہ نے کسیکی نہ سنی تمام ماہ ذیحجہ لڑائی رہی کبہی ایک دن مین دو بار بہی جنگ ہوتی آغاز سنہ ۳۷ھ مین باہم رسل و رسائل بابت صلح جاری رہے ماہ محرم ختم ہو گیا صلح نہوئی تب علی نے مجبور ہو کر عذر اپنا بیان کیا اور افسران فوج مقرر کر کے لڑائی آغاز کی اور بذات خود بہی مبارزہ کیا اور بہت سی بہادران معاویہ کو وقتاً فوقتاً قتل کیا تفصیل اس مبارزہ علیؑ کی نور الابصار مین نام بنام لکہی ہے لیلۃ الہریر کی صبح کو گنتی مقتولین کی ۳۶ ہزار کو پہونچی ہر جانب سی لوائح نصر عساکر مرتضوی پر لائح تہے جب عمرو بن العاص نے آثار ہزیمت کی لشکر شام پر دیکہے

تب معاویہ کو یہ صلاح دی کہ اب مصاحف کو روس رماح پر رکھکر قطع حرب کرو
چنانچہ ایسا ہی کیا اشتر نے علی کو صلح سے روکا اور کہا یہ وقت درگذر کرنیکا نہین
ہے لیکن اور لوگون نے ناچار صلح پر مجبور کیا تب ناچار پنچایت ہو کر صلح ہو گئی اور
صلحنامہ لکھا گیا یہ کتابت دن چہارشنبہ کے ۱۳ صفر ۳۷ھ کو ہوئی علی کی طرف
۲۵ ہزار نفر مارے گئے منجملہ اونکے ۲۵ شخص اہل بدر تھے اور لشکر کی گنتی ۹۰ ہزار تھے
اور معاویہ کی طرف ۴۵ ہزار مقتول ہوئے گنتی لشکر کی ایک لاکھ بیس ہزار کے
تھی صفین مین ایک سو دس دن مقام رہا اور ستر یا نوے بار حرب ہوئی عمرو
بن العاص وزیر معاویہ تھے جب عمار بن یاسر مارے گئے تب قتال بند کر دیا
معاویہ نے کہا تم کیون نہین لڑتے کہا ہمنے اس شخص کو قتل کیا او حضرتؐ کو سنا
فرماتے تھے تقتله الفئة الباغية معلوم ہوا کہ ہم بغاۃ ہین معاویہ نے کہا چپ رہ تم
کاہی کو اوسکو مارا بلکہ علی نے مارا کہ وہ اوسکو اس جنگ مین لائے ہمنے تو مدافعت
کی ہے علی نے سنکر فرمایا اگر مینے عمار کو قتل کرایا تو حضرتؐ نے حمزہ کو قتل کرایا ہوگا جبکہ
اونکو واسطے قتال کفار کے بھیجا تھا علی کی ہمراہ خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین
اور اویس قرنی زاہد تابعین مارے گئے **وقعۂ خوارج** جب علی صفین سے
کوفہ مین واپس آئے حروریہ نے مخالفت کر کے خروج کیا اور منکر تحکیم ہو کر کہا لا حکم
الا لله ولا طاعة لمن عصى الله یہ پہلی بات ہے جو انسے ظاہر ہوئی یہ موضع حرورا
مین نازل ہوئے تھے اسلیے حروریہ کہلائے بارہ ہزار آدمی تھے علی نے ابن عباس

کو نزدیک انکی بہیجا لیکن وہ قابو مین نآئی علی نی عبد اللہ بن الکوا سی کہا تم نے
ہمپر کیون خروج کیا کہا بسبب تحکیم یوم صفین کی علی نی اونکو قائل کیا اور وہ ساکت
ہوی پہر علی واپس چلی آئی جب کسی طرح فہمایش نی اونمین اثر نکیا تب علی نی
لشکر طیار کیا اور افسر مقرر کیے اور کہدیا کہ جو کوئی اونمین سے طرف کوفہ و مداین
وغیرہا کے واپس جاوی وہ آمن سے چنانچہ فروہ بن نوفل پانسو سوار لیکر
چلا گیا اور ایک گروہ طرف کوفہ کی واپس ہوا اور دوسرا گروہ مدائن کو گیا اکثر
جمعیت متفرق ہوگئی بعد اسکی کہ وہ سب بارہ ہزار نفر تہے اب فقط چار ہزار
رہگیے جب اینسی مقابلہ ہوا فوج علی نی تیر و نیزہ و تلوار پر اونکو رکہہ لیا ایک لمحہ مین
سب کو صاف کر دیا چار ہزار مین سی نو نفر بچگیے دو طرف خراسان کی اور دو طرف
حران کی اور دو طرف یمن کی اور دو طرف جزیرہ کی اور ایک طرف تل موذن کیے
بہاگ گئی جماعت علی نی غنائم کثیرہ اونکی لیلیی اور ادہر کے فقط دو شخص مارے گیے
بجز ان نو نفر کی کوئی اور اون خوارج نہروان سی باقی نہ بچا وللہ الحمد وھذا کرامة
من امیر المومنین فانہ قال قبل ذلک نقتلھم ولا یقتل منا عشرة ولا یسلم
منھم عشرة تنبیہ یہ خوارج جنہون نی علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تہا وقت تحکیم حکمین
کے اور کہا تہا لا حکم الا للہ یہی لوگ ہین جنکی حق مین حضرت ؐ نی فرمایا تہا یمرقون
من الدین کما یمرق السھم من الرمیة رواہ البخاری انہین سی ایک عبد اللہ بن
ذی الخویصرہ تمیمی تہا جسنے وقت تقسیم صدقات کی حضرت ؐ سی کہا تہا اعدل یا

یارسول اللہ فانک لم تعدل اور حضرتؐ نی ارشاد کیا تہا ویلک ومن یعدل ان لم اعدل اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نی اذن چاہا تہا کہ اوس کی گردن مارین فرمایا دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ اور انہین کی حقمین یہ آیت آئی ہی ومنھم من یلمزک فی الصدقات **ف** بیان ان وقائع کا تاریخ الخلفا مین یون لکہا ہے کہ ابن سعد کہتے ہین کہ قتل عثمان سے دوسری دن بیعت خلافت علی سے کی گئی جتنے صحابہ مدینہ مین تہے سب نی بیعت کی طلحہ و زبیر کی بیعت کرہاً لا طوعاً ہوئی والہذا اون دونون نی مکہ جاکر عائشہ کو لیکر بطلب خون عثمان قصد بصرہ کا کیا علی نی یہ خبر پاکر سفر عراق کیا اور بصرہ مین جاکر اون سی ملاقات کی یہ وقعہ جمل ہے جو کہ ماہ جمادی الاخرہ مین سنہ ۳۶ھ مین ہوا اس لڑائی مین طلحہ و زبیر مارے گئے اور گنتی مقتولین کے ۱۳ ہزار کو پہنچی علی بصرہ مین پندرہ شب رہے پہر کوفہ مین آئی معاویہ بن ابی سفیان نی مع مردم شام علی علیہ السلام پر خروج کیا علی یہ سنکر روانہ ہوئے صفین مین سامنا آمنا ہوا سنہ ۳۷ھ مین مدت تک قتال قائم رہا اہل شام نی مصاحف اوٹہائی اور طرف حکم قرآن کی بلایا یہ فریب و مکر تہا عمرو بن العاص کا لوگون نی حرب کو مکروہ جانا اور خواہان صلح ہوئے اور دو حکم مقرر کیے گئی علی نی ابوموسیٰ اشعری کو اور معاویہ نی عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا اور آپسمین ایک تحریر لکہی کہ شروع سال پر اذرح مین یکجا جمع ہوکر امر امت مین نظر کیجائی

لوگ متفرق ہوگئے اور معاویہ شام کو اور علی کوفہ کو چلی آئی یہان ان کے
اصحاب مین سے کچہہ لوگون نی خروج کیا اور کہا لاحکم الا للہ اور حرورا مین
لشکر جمع ہوا علی نی اون کی پاس ابن عباس کو بہیجا اون سے خصومت و
حجت ہوئی قوم کثیر نی رجوع کیا اور ایک قوم اپنی قول پر جمی رہی اور طرف
نہروان کے چلے گئے علی نی اونکی طرف روانہ ہوکر نہروان مین اونکو
تہ تیغ کیا اور ذو الثدیہ کو مارا یہ واقعہ ۳۸ھ کو ہوا اوسی سال باہ شعبان لوگ
مقام اذرح مین جمع ہوئے اور سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و غیرہا حاضر آئی
عمرو نی ابو موسیٰ اشعری کو براہ فریب مقدم کیا اونہون نی تکلم کرکے علی کو خلع
کیا اور عمرو نی بات چیت کرکے معاویہ کو مقرر کہا اور بیعت لی اسپر لوگ متفرق
ہوگئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی اصحاب سی ورطہ خلاف مین پڑگئے یہان تک
کہ انگشت بدندان ہوکر کہا أعصى ويطاع معاوية پہر تین آدمی خوارج کے
عبد الرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی و عمرو بن بکیر تمیمی مکہ مین مجتمع
ہوی اور باہم عہد و عقد کیا کہ علی و معاویہ و عمرو بن العاص کو قتل کرنا چاہیے
تا کہ لوگ انکے ہاتہہ سی راحت مین ہوجاوین ابن ملجم نے کہا مین علی کو سمجہہ لونگا
برک نی کہا مین معاویہ کو لی ڈالونگا ابن بکیر نی کہا مین عمرو بن العاص کو
کفایت کرونگا ایا ۱۷ شب رمضان کو یہ عہد ایک شب مین کرکے ہر ایک اوس
شہر کو چلا جہان یہ ہر سہ اشخاص تہی ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اپنی اصحاب خوارج سے

ملا شب جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ کو وقت سحر علی جاگی اور اپنے فرزند حسن سے کہا آج کی رات مینے حضرتؐ کو خواب مین دیکھا اور کہا اے رسول خدا ما لقیت من امتك من الاود واللدد فرمایا بد دعا کر انپر اسوقت مینے کہا اللھم ابدلنی بھم خیرا الی منھم وابدل لھم بی شرا لھم منی انتہی مین ابن نباح موذن نے آکر کہا نماز طیار ہے علی وس دروازی سی نکلی جس سے یہ ندا کرتی تہے ایھا الناس الصلوۃ الصلوۃ ابن ملجم نی آکر تلوار ماری پیشانی سے سر تک زخم لگا اور دماغ تک پہونچا لوگ ہر طرف سی اوسپر دوڑ پڑے اور پکڑکر مشکین باندہین علی رضؓ جمعہ و سنیچر تک زندہ رہی شب یکشنبہ کو انتقال کیا حسن و حسین و عبداللہ بن جعفر نی اونکو غسل دیا حسن نی نماز پڑہی دار الامارۃ کوفہ مین وقت شب دفن کیا پہر اطراف ابن ملجم کو قطع کرکے قوصرہ مین رکھکر آگ سی جلادیا ھذا کلہ کلام ابن سعد وقد احسن فی تلخیصہ ھذہ الوقائع ولم یو سع فیھا الکلام کما صنع غیرہ لان ھذا ھو اللائق بھذا المقام حضرتؐ نی فرمایا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا و قال بحسب اصحابی القتل مستدرک مین سدی سے روایت کیا ہے کہ ابن ملجم ایک زن خارجیہ پر عاشق تہا اوسکو قطام کہتے تہے اوس سی نکاح کیا اور تین ہزار درہم مع قتل علی مہر مین دیے ابوبکر بن عیاش نی کہا ہے علی کی قبر مخفی کر دی تاکہ کہین خوارج اوسکو کہود نہ ڈالین شریک نی کہا امام حسن اونکی نعش کو مدینے لیگئے محمد بن حبیب نی کہا ہی اول من حول من قبر الی قبر علی رضی اللہ عنہ سعید بن

عبدالعزیز کا قول یہہ ہی کہ جب علی مقتول ہوی اونکی جنازہ کو لیچلی تاکہ پاس
حضرت کی دفن کریں راہ مین اونٹ بہچلا اور بہاگ گیا معلوم نہوا کہ کدہر گیا پہر
کسیکی ہاتہہ نہ آیا اخرجہ ابن عساکر اسی جگہہ سی اہل عراق کہتے ہین کہ علی
سحاب مین ہین بعض نے کہا وہ اونٹ بلاد طی مین جا پڑا وہان اونکو دفن کیا
عمر علیؑ کی وقت قتل کے ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۵۷ یا ۵۸ سال کی تہی اونکی ۱۹
کنیزین تہین انتہی کلام السیوطی نور الابصار مین کہا ہے جب ابن ملجم وغیرہ ہر سہ نفر
نے مشورہ قتل مذکور کا کیا تو برک دمشق مین آیا اور اوسنی معاویہ پر ضرب لگائی
اونکا سرین زخمی ہوا مگر جان بچگئی حیاۃ الحیوان مین کہا ہے فاصاب اوراکہ
فقطع منہ عرق النکاح فلم یولد لہ بعد ذالک جب اوسکو پکڑ لیا تو اوسنے کہا
الامان والبشارۃ فقد قتل علی فی ھذہ اللیلۃ معاویہ نی اوسکو زندہ رکہا یہانتک
کہ خبر قتل علی کی آئی تب معاویہ نی اوسکی ہاتہہ پاؤن کاٹکر اوسکو چہوڑ دیا اور
بعض نی کہا مارڈالا ابن بکیر مصر مین آیا اوس دن عمرو بن العاص کی پشت پا
شکم مین درد تہا اونہون نی بجای خود سہل عامری یا خارجہ کو بہیجا کہ لوگونکو نماز
پڑہا دو ابن بکیر نی اونکو عمرو بن العاص سمجہکر قتل کرڈالا اور لوگون نی اوسکو پکڑا
اور قتل کیا فصول مہمہ مین کہا ہی اوسکو پکڑ کر سامنے عمرو بن العاص کی لیگئے جب
اوسکو دیکہا کہا تو نی کس کو مارا لوگ کہتے ہین خارجہ کو کہا اردت عمرو اوارادا للہ
خارجۃ تب حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اور ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اوسنی علی کو قتل کیا

تفصیل اس قصہ کی نور الابصار مین ہے ذخائر العقبی مین کہا ہے علی نی فرمایا
فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص علی بالفاب
کا لفظ یہ ہے کہ جب ابن ملجم کو پکڑ کر پاس علی رض کے لائی فرمایا احبسوہ واطیبوا
طعامہ والینوا فراشہ فان اعش فانا ولی دمی عفوا او قصاصا وان مت
فالحقوہ بی اخاصمہ عند رب العالمین عمر اونکی وقت قتل کی ۶۳ سال کی تہی
مثل عمر نبی وابوبکر وعمر کے وہو من عجیب الاتفاق واقدی نی کہا وھذا ھو
المثبت عندنا وقیل غیر ذلک علی نی حسن کو وصیت کی اوسکی آخر مین یہہ کہا
لا تخوضوا دماء المسلمین خوضا تقولون قتل امیر المومنین الا لا تقتلوا بی الا
قاتلی انظروا اذا انا مت من ضربتہ ھذہ فاضربوہ ضربۃ بضربۃ ولا تمثلوا
الی اخرھا وھی طویلۃ حیدا پہر تین کپڑون مین دفن کیا جسمین قمیص وعمامہ نہتا
اور عزی مین دفن کیا یہ ایک مشہور جگہہ ہے اب تک اوسکی زیارت کرتی ہین
اور کسی نی کہا نجف مین اور بعض نی کہا درمیان گہر اور مسجد کے دفن کیا وقیل
غیر ذلک کذا فی الفصول جب دفن سی فارغ ہوی حسن نی ابن ملجم کو بلایا اور حکم دیا
کہ اوس کی گردن مارو پہر لوگون نی لاش لیجا کر آگ مین جلادی حدیث النس و
وفضالہ انصاری مین آیا ہے کہ حضرت نی اول ہی خبر دی تہی کہ اونکی موت
قتل سے ہوگی نہ بیماری سی اور وہ خود بہی انتظار اسطرح کی موت کا کرتے تہی اور
علی نی اپنے قتل سے پہلی خبر اپنے حال کی دی تہی اور کہتا تہا کہ میری سی ابن ملجم

کی ہاتھہ سی قتل ہونگا روایات اس مطلب کی نور الابصار مین بہت آئی ہین جبری
کہتے ہین جس دن علی مقتول ہوی کوئی سنگریزہ بیت المقدس کا اوٹہایا نہ گیا
لکن نیچی اوسکی خون تازہ وسرخ تہا ابوبکر خوارزمی نی کتاب المناقب مین قصہ
عذاب ابن ملجم کا بحوالہ ایک راہب کی لکہا ہے کہ ایک طائر مثل نسر کی اوسپر مسلط
ہے کہ اوسکو پارہ پارہ قی کرتاہی پہر نگل جاتا ہے پہر اسی طرح کرتا ہے ونعوذ باللہ مین
غضب اللہ علی مرتضی نی اپنی زمانہ خلافت مین کوئی حج نہین کیا اونکو حروب سے
فرصت نہین ملی ہان پہلی بہت سی حج کیے تہی بالجملہ مدت انکی خلافت کی بہت کم ہوئی

صدیق تقی سہ ماہ ودو سال — بر مسند شرع مصطفی بود
دہ سال خلیفہ بود وشش ماہ — فاروق کہ حاکم قضا بود
عثمان زکی دوازدہ سال — بر جملہ خلق مقتدا بود
نہ ماہ وچہار سال دیگر — ایام علی مرتضی بود

انکی انتقال سے مع خلافت شش ماہہ امام حسن رضی اللہ عنہ سی سال خلافت
راشدہ کی ختم ہو گئے پہر ملک عضوض کا زمانہ آیا معاویہ اول ملوک اسلام تہی وہلم جرا
واللہ اعلم **ف** لوگونکا اختلاف ہی تعداد اولاد علی رضی اللہ عنہ مین کسی نی زیادہ
کسی نے کم بتائی ہے ابوالقاسم اسمعیل نی کتاب الانوار مین کہاہی کہ اولاد علی ۳۲ نفر
تہے ۱۶ ذکر ۱۶ انثی اور یعمری نی کہا ۲۹ بارہ ذکر سترہ انثی محب طبری نی کہا ۱۴ ذکر
۱۸ انثی صفوۃ مین کہا ہے ۱۴ ذکر ۱۹ انثی بغیۃ الطالب مین کہاہی ۱۵ ذکر ۱۸ انثی

بالاتفاق اور ذکور مین بیس عدد تک اور انثی مین ۲۲ عدد تک اختلاف کیا ہے
ذکور مین حسن و حسین و محسن تہے محسن صغر سنی مین مرگئے انکی مان فاطمہ زہرا تہین
محمد اکبر کی مان خولہ بنت جعفر حنفیہ تہین عبد اللہ کو مختار بن ابی عبید نی قتل کیا
اور ابوبکر ہمراہ حسین کی مقتول ہوی ان دونون کی مان لیلی بنت مسعود نہشلی
تہے تزوجہا عبد اللہ بن جعفر بعد عمہ فجمع بین زوجۃ علی وابنتہ عباس
اکبر ملقب بسقا و عثمان و جعفر و عبد اللہ یہ سب ہمراہ حسین کی مارے گئی ان سب
کی مان ام البنین بنت حرام وحید یہ کلابیہ تہین محمد اصغر یہ ساتھ حسین کی مقتول
ہوئے ان کی مان ام ولد تہین و یحیی و عون ان دونون کی مان بنت عمیس
تہین عمر اکبر ان کی مان ام حبیب صہبا تغلبیہ منجملہ سبی ردت کی تہین محمد اوسط
انکی مان امامہ بنت ابی العاص بن ربیع عبشمیہ تہین یہ امامہ وہی ہین جنکو حضرت
نماز ظہر مین اپنی پشت مبارک پر لادلیتی تہے انکی مان زینب بنت حضرت تہین
اب باقی رہین دختران مرتضوی سو ام کلثوم کبری قبل وفات حضرت کی پیدا
ہوئین انکی شوہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تہے انسے زید اکبر و رقیہ متولد ہوئین
اور یہ مع زید کی وقت واحد مین مرگئین انکی نماز جنازہ ابن عمر نی پڑہی دوم
زینب کبری شقیقہ حسن و حسین و رقیہ شقیقہ عمر اکبر و ام الحسن و رملہ کبری ان
دونونکی مان ام سعد بنت عروہ بن مسعود ثقفی تہین و ام ہانی و میمونہ و رملہ صغری
و زینب صغری و ام کلثوم صغری و فاطمہ و امامہ و خدیجہ و ام الخیر و ام سلمہ و ام جعفر

وحمانو تقیہ یہ سب صاحبزادیان امہات شتی سے تہین اور عقب علی حسن حسین

و محمد اکبر و عمر و عباس سقا رسے ہی انتہی حاشیہ بحیری علی المنہج مین بہاوی سے

نقل کیا ہے کہ جملہ اولاد علی اونذکور سہی پانچ کی نسل باقی رہی حسن و حسین و

عباس و محمد بن حنفیہ و عمر اور اناث ۸ تہین منجملہ اونکی فقط ایک سے نسل چلی

زینب اخت سبطین فرزندان فاطمہ علیہا السلام ہی محمد بن حنفیہ کو جملہ شیعہ مہدی

خیال کرتی ہین سو یہ بات غلط ہی ہان وہ مرد شجاع و کریم و فصیح تھے اون کا

انتقال ۸۱ھ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ ہوا تہا اور بعض نی کہا طائف مین

علی کا لقب مرتضی و حیدر و امیر المؤمنین و انزع و بطین تہا اور کنیت ابو السبطین وغیرہ

اور نقش خاتم اسندت ظہری الی اللہ یا حسبی اللہ یا نعم القادر اللہ جس دن قتل

ہوی اوسدن فقط چار بیبیان تہین امامہ و لیلی و اسما بنت عمیس و ام البنین اور دس

امہات الاولاد تہین ہوا ابنکی سلمان فارسی تہی اور شاعر حسان بن ثابت اور

معاصر ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے

| | |
|---|---|
| من ذا یلیق بان یحصی الثناء علی | محمد و علی الصدیق صاحبه |
| وقد ترقی عمر الفاروق منزلة | وحاز عزا و فخرا فی مراتبه |
| وحاز عثمان فضلا بالنبي وقد | اثنت جمیع البرایا من مناقبه |
| وذو الفقار علی المرتضی فله | بحر من العلم یبد ومن عجائبه |
| فهم ملاذ لمن خاف الحساب اذا | ضاقت علیه امور فی مذاهبه |

علیہم صلوات اللہ ما لمعت ــــــ فی اللیل انوار برق فی غیاهبه

**حکایت** شریف ابونی نی مفتی الحرمین محب طبری رح سے کہا تمنی ابوبکر کو علی پر باوجود اوس غزارت علم و قرب رسول خدا کی مقدم کیا کہا ہمنے ابوبکر کو اپنی رائے سے مقدم نہین کیا اور نہ اس امر مین ہمکو کچھہ اختیار ہے ہماری جد رسول خدا صلعم نے فرمایا سدوا کل خوخة فی المسجد الا خوخة ابی بکر اور فرمایا مروا ابا بکر فلیصل بالناس اور یہ حدیث ہم نی بسند صحیح پڑہی ہے اور جب حضرتؐ مقبوض ہوئی صحابہ نی کہا من رضیه رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم لدیننا رضیناه لدنیانا شریف ابونی نی کہا سچ ہے پہر عمر کو کیون مقدم کیا کہا اس لیے کہ ابوبکر نی وقت اپنی موت کے اونکو پسند کیا کہا سچ ہی پہر عثمان کو کیون مقدم کیا کہا عمر نی امر خلافت کو بطور شوری ٹہرایا اون لوگونمین جنسے حضرتؐ راضی گئے اہل شوری نی عثمان کو مقدم کیا شریف نی کہا بہلا معاویہ کو کیا کہتے ہو کہا وہ مجتہد تھے جسطرح کہ علی مجتہد تھے کہا اگر تم معاویہ و علی کو پاتی تو کس کی ساتھہ ہوتی کہا ہمراہ علی کی شریف نی کہا فجزاک اللہ عنا خیرا شعرانی رح فرماتی ہین فانظر یا اخی ہذا الکلام النفیس من ہذا العالم الذی لا یخرج من التبعیة فی شئ فعلم ان الواجب علینا ان نحب اصحاب رسول اللہ صلعم تبعا لحب رسول اللہ صلعم ونحب اولادهم کذلک لحب رسول اللہ صلعم لا بحکم الطبع و نقدم اولاد فاطمة علی اولاد ابی بکر الصدیق کما کان ابوبکر یقدمهم علی اولاده عملا بحدیث لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من اهله و ولده والناس

اجمعین خاتمہ بیان مین فضائل بقیہ عشرہ مبشرہ بالجنۃ کی

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا نہیں ہی کوئی احق ساتھہ اس امر کی یعنی خلافت کی
ان لوگون سے کہ وفات کی حضرت نے اور حضرت ان سے راضی تھی پھر نام لیا علی و
عثمان و زبیر و طلحہ و سعد و عبد الرحمن کا رواہ البخاری قیس بن ابی حازم کہتے ہین
مینے طلحہ کا ہاتھہ دیکہا وہ خشک ہوگیا تھا طلحہ نے اوس ہاتھہ سے دن احد کے
حضرت کی وقایت کی تہی رواہ البخاری جابر کہتے ہین حضرت نے دن احزاب کے فرمایا
کون آدمی مجھکو خبر قوم کی لا کر دیگا زبیر نے کہا مین فرمایا ان لکل نبی حواریا و حواری
الزبیر متفق علیہ زبیر کہتے ہین حضرت نے کہا کون بنی قریظہ مین جاکر مجھے اونکی
خبر لا کر دیگا مین گیا جب پھر کر آیا فرمایا فداک ابی و امی متفق علیہ علی کہتے ہین
حضرت نے کسیکی لیے اپنی مان باپ کو جمع نہین کیا مگر واسطے سعد بن مالک کے
مینے سنا کہ دن احد کے فرماتی تہی یا سعد ارم فداک ابی و امی متفق علیہ سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ متفق علیہ عائشہ
کہتی ہین جب حضرت مدینہ مین آئی یعنی بعض غزوات سے تو اوس رات جاگی
کہا کاش کوئی مرد صالح میری حراست کرتا کہ اتنی مین سنے آواز ہتیار کی سنی فرمایا
یہ کون ہی کہا مین سعد ہون کہا کدہر آئی کہا میری جی مین حضرت پر خوف آیا
مین نگہبانی کو آیا ہون حضرت نے اونکو دعا دی اور سو رہی متفق علیہ حدیث
انس مین فرمایا ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

بن الجراح ہین متفق علیہ عائشہ سی پوچھا اگر حضرت کسیکو خلیفہ کرتی تو پہلا کسکو کرتی
کہا ابوبکر کو کہا پہر کس کو کہا عمر کو کہا پہر کس کو کہا ابو عبیدہ بن جراح کو روایت مسلم
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت کوہ حرا پر تہے اور آپکی ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ
و زبیر بہی تہے ایک پتہر ہلا فرمایا ٹہیر نہین ہے تجہپر مگر نبی یا صدیق یا شہید بعض نے
سعد بن ابی وقاص کو بہی زیادہ کیا ہے اور علی کا ذکر نہین کیا روایت مسلم عبد الرحمن
بن عوف کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عثمان
فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و طلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ و عبد الرحمن بن
عوف فی الجنۃ و سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ و ابو
عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن سعید بن زید حدیث
انس ہین رفعا آیا ہی ارحم امتی بامتی ابوبکر و اشدہم فی امر اللہ عمر و اصدقہم
حیاء عثمان و افرضہم زید بن ثابت و اقرءہم ابی بن کعب و اعلمہم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل و لکل امۃ امین و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح
رواہ احمد والترمذی و قال ہذا حدیث حسن صحیح و روی عن معمر عن قتادۃ مرسلا
وفیہ واقضاہم علی جابر کہتے ہین حضرت نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی دیکہکے فرمایا
جو شخص سچاہے کہ دیکہے طرف ایک مرد کی جو روی زمین پر چلتا ہے اور اپنا کام
پورا کرچکا وہ طرف اس شخص کے دیکہے و فی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی علی رضی اللہ عنہ

کہتی ہین میری کانون نے حضرتؐ کی دہن سے سنا کہ کہتے تھے طلحہ و زبیر میری ہمسایہ
ہین بہشت مین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب سعد بن ابی وقاص
کہتے ہین حضرتؐ نے دن احد کی فرمایا اللہم اسدد رمیتہ واجب دعوتہ رواہ فی
شرح السنہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہی اللہم استجب لسعد اذا دعاک رواہ
الترمذی علی نے کہا ہی ما جمع رسول اللہ صلعم اباہ وامہ الا لسعد قال لہ
یوم احد ارم فداک ابی وامی ایہا الغلام الحزور رواہ الترمذی جابر کہتے ہین
سعد آئی حضرتؐ نے کہا یہ میرا ماموں ہی اب کوئی مرد اپنا ماموں مجھے دکھلائی
رواہ الترمذی سعد بنی زہرہ مین سی تے اور حضرتؐ کی والدہ بہی بنی زہرہ مین
سے تہین اسلیے حضرتؐ نے سعد کو اپنا ماموں فرمایا سعد کہتے ہین مینی دیکہا کہ مین
ثالث ہون اسلام مین اور اسلام لایا کوئی مگر اوسی دن کہ مین مسلمان ہوا رواہ
البخاری ام سلمہ کہتی ہین مینی حضرتؐ کو سنا اپنی ازواج سے فرماتی تہے وہ شخص جو
تمکو بعد میری دیکھا وہ صادق بار ہے اللہم اسق عبد الرحمن بن عوف
من سلسبیل الجنۃ رواہ احمد

| | |
|---|---|
| دہ یار بہشتی اند قطعی | بوبکر و عمر علی و عثمان |
| طلحہ ست و زبیر و بو عبیدہ | سعد ست و سعید و عبد رحمن |

علی کہتے ہین حضرتؐ سے کہا ہم کس کو بعد آپکی امیر کرین فرمایا ان تومروا ابا بکر
تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الآخرۃ وان تومروا عمر تجدوہ قویا

امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ هادیا مهدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد و دوسرا لفظ الحکایہ ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الهجرة وصحبنی فی الغار واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللهم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب

الحمد للہ تعالیٰ کہ ختم اس رسالہ کا ذکر خلفاء اربعہ پر ہوا جس طرح کہ آغاز بھی انہیں کے ذکر خیر سے ہوا تھا کما قیل ع یطوی بہ الذکر الجمیل ویبلی ٭ هذا واقول اللهم اجعلنا من المتقین الابرار واسلک بنا سبیل عبادک الاخیار والهمنا رشدنا واجزل من رضوانک حظنا ولا تحرمنا بذنوبنا ولا تطردنا بعیوبنا ولا تقطع عنا برک ولا تنسنا ذکرک ولا تفک عنا سترک یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

الیک والا لا تشد الرکائب ومنک والا لا تنال الرغائب

وفیک والا فالرجاء مخیب وعنک والا فالمحدث کاذب

لدیک والا لا قرار یطیب لی علیک والا لا تسیل السواکب

رضاک والا فالغرام تصنع سناک والا فالبدور غیاهب

والحمد للہ اولا واخرا